حضرت کریم کارساز کی توفیق سے

شمائل النبی مترجم

یعنی

امام ترمذی کی کتاب الشمائل کی تمام حدیثین مع ترجمۂ اُردو جن مین
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی شکل وصورت آپکی سیرت وعادات
غرض ہر چیز نہایت صحیح ومستند طریقہ سے مذکور ہے اور ہر مسلمان کے لئے حرز جان ہے

جسکو

بندہ معترف بہ عجز وقصور محمد عبد الشکور عافاہ ربہ نے سنہ ۱۳۳۳ھ مین تالیف کرکے شائع
کیا تھا اور اب دوبارہ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۸ھ مین نظر ثانی کرکے انجم دور جدید کے نمبر ۵ و ۶ و ۷ و ۸ مین

گفت مشق نام لیلی میکنم ٭ خاطر خود را تسلی میدہم ٭

عمدۃ المطابع لکھنؤ مین چھپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

عرض مترجم

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ آج تک اس بندۂ بہزار گناہ شرمندہ کی کوئی تالیف بلکہ کوئی خدمت کسی امیر، رئیس، بادشاہ کے نام پر معنون نہین ہوئی بلکہ ہمیشہ دل یہی چاہتا رہا کہ اپنے سب کام اگرچہ ناکارے ہین صرف حق تعالیٰ کی بے نیاز بارگاہ کی نذر ہون اور وہ محض اپنے فضل کرم سے اس بضاعۃ مزجاۃ کو قبول فرمائے وما ذلک علی اللہ بعزیز لہذا اس کتاب کو بھی جو اسکے حبیب کریم اشرف المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمائل قدسیہ کا ترجمہ ہے اسی چوکھٹ پر نذر کرتا ہون اور اس کا صلہ اگر چاہتا ہون تو صرف یہ کہ اس روضۂ مبارک کی زیارت نصیب ہو جائے جسکی تعریف مین کسی محب صادق نے کہا ہی کہ ؎

ہمسر ہی فلک کا اُسے گردش بھی لازم　　آنکھون مین پھرے قبۂ خضرائے مدینہ

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

ناچیز محمد عبد الشکور مدیر النجم لکھنؤ عافاہ ربہ۔

مختصر فہرست تصانیف حضرت مولٰنا مولوی محمد عبد الشکور صاحب مدیر النجم دامت برکاتہم

نمبر شمار	نام کتاب	مختصر کیفیت	قیمت
۱	تفسیر آیات مدح مہاجرین	بیس آیات قرآنی کی تفسیروں کا بےنظیر مجموعہ ایک آیت خاص حضرت صدیق کی شان میں اور ایک تمام صحابہ کے متعلق اور آٹھ آیتیں خاص مہاجرین کے بے مثال فضائل میں قیمت	۲ر
۲	مقدمہ تفسیر آیات خلافت	اس سلسلہ تفسیر کی خصوصیات تفسیر بالرائے کا مطلب تفاسیر شیعہ کا نمونہ مذہب شیعہ کے آغاز کا بیان	۴ر
۳	تفسیر آیت استخلاف	سورۂ نور کی آیت وعد اللہ الذین امنوا سے حضرت خلفائے ثلثہ کی حقیت کا ناقابل انکار ثبوت	۳ر
۴	تفسیر آیت تمکین	ان مکناھم فی الارض کی تفسیر اور حضرات خلفائے ثلثہ کی خلافت کا بے نظیر اثبات۔	لر
۵	تفسیر آیت دعوت اعراب	قل للمخلفین من الاعراب کی تفسیر اور تینوں خلافتوں کے برحق ہونے کا ثبوت	۱ر
۶	تفسیر آیت مودۃ القربیٰ	قل لا اسئلکم کی صحیح تفسیر شیعوں کے اس افترا کا مکمل جواب کہ پیغمبر خدا اپنی تعلیم کی مزدوری طلب کرتے تھے اور محبت اہلبیت اجر رسالت ہے۔	۵ر
۷	تفسیر آیت قتال مرتدین و لاحقہ	دو آیتوں کی تفسیر ایک سے حضرت خلفائے ثلثہ کے برحق ہونیکا ثبوت دوسری سے خلافت بلافصل تعصہ[?] انگشتری کا ابطال	لر
۸	تفسیر آیت مباہلہ	قل تعالوا ندع کی صحیح تفسیر شیعوں کے ایک بڑے مغالطہ کا ازالہ	ار
۹	تفسیر آیت میراث الارض	آیت ولقد کتبنا فی الزبور سے خلفائے راشدین کی خلافت کا ثبوت	
۱۰	تفسیر آیت اولی الامر	آیت اطیعوا اللہ الخ کی تفسیر اور شیعوں کے مغالطوں کا شافی جواب	۱ر
۱۱	تفسیر آیت اظہار دین	آیہ لیظہرہ علی الدین کلہ سے ہر سہ خلافت اور مذہب اہل سنت کی حقیت کا ثبوت	ار
۱۲	تفسیر آیت معیت	آیہ محمد رسول اللہ والذین معہ کی تفسیر اور ہر سہ خلافت کا بے نظیر اثبات	ار
۱۳	تفسیر آیت تطہیر	آیہ انما یرید اللہ کی صحیح تفسیر اور شیعوں کی فریب آمیز کارروائیوں کا مکمل جواب	
۱۴	تفسیر ملک آیت طالوت	قرآن مجید کے دوسرے پارہ کی آخری آیتوں کی تفسیر سے مسائل خلافت فیصلہ۔	۲ر
۱۵	تفسیر آیت تبلیغ	سورۂ مائدہ کی آیت تبلیغ یعنی آیۂ کریمہ یاایھا الرسول بلغ کی صحیح تفسیر	ار
		فقہ	
۱۶	علم الفقہ جلد اول	در بیان طہارت	
۱۷	؍؍ ؍؍ دوم	در بیان نماز	عہ ر
۱۸	علم الفقہ جلد سوم	در بیان روزہ	۸ر
۱۹	؍؍ ؍؍ چہارم	در بیان زکوٰۃ	۸ر
۲۰	؍؍ ؍؍ پنجم	در بیان حج	۸ر
۲۱	؍؍ ؍؍ ششم	در بیان نکاح	۸ر
		(مناظرہ رد رافض)	
۲۲	مناظرہ بمبئی	جو ۱۳۳۵ھ میں شیعوں کے قبلہ و کعبہ مجتہد صاحب سے بمبئی میں ہوا اور خلفائے ثلثہ کی خلافت پر اتفاقیہ اخلاق سے کتابت [illegible]	۳ر
۲۳	ہزیمت ایڈیٹر اصلاح	ایڈیٹر اصلاح سے مناظرہ کیلئے سیوں کا پہلا سفر قابل دید خط کتابت اور ایڈیٹر اصلاح کی ہزیمت	ار

نمبر شمار	نام کتاب	مختصر کیفیت	قیمت
۲۴	فتح مبین	ایڈیٹر اصلاح سے مناظرہ کیلئے سیوان کا دوسرا سفر قابل دید خط کتابت اور زبانی گفتگو	۳ر
۲۵	مباحثہ بکریان	جو ۱۳۴۹ھ میں بمقام بکریان ضلع ہوشیار پور خلیفہ شیعہ مولوی احمد علی فاضل امرتسری سے ہوا۔ حضرات خلفاء ثلٰثہ کے مومن کامل ہونے پر چالیس دلائل ہیں جو عجیب کے ہیں ہر ہر رنگ کے دیکھنے کا آئینہ	۵ر
۲۶	صیحۂ رنگون	سنہ ۱۹۳۰ء میں خواجہ کمال الدین سے مناظرہ کیلئے رنگون کا سفر قابل دید خط کتابت مرزائیت کا مکمل	۸ر
۲۷	تحفۂ ایمانی	سنہ ۱۹۳۵ء میں بمقام سادات داری ملک کوکن حافظ روشن علی سے ہوا۔	۱ر
		(مناظرہ رضا خانی)	
۲۸	تحفہ لاثانی	یہ وہ مناظرہ ہے جو بمبئی میں مولوی نثار احمد کانپوری سے ہوا تھا جس سے بمبئی میں ہا ہو مچی کر لوٹ گئی	۴ر
۲۹	فتح حقانی	یہ وہ مناظرہ ہے بمقام گوہر میں مولوی نثار احمد کانپوری سے ہوا تھا جس میں مدعی نے اسے صد روپیہ نذرانہ وصول کیا	۵ر
۳۰	نصرت آسمانی	اسمیں دو مناظرے ہیں ایک سادہ گڑھ کا جس میں مولوی خلیل خزالہ آبادی ایسے مغلوب ہوئے ... دوسرا گجرات کا جس میں احمد رضا کو شکست ہوئی	۵ر
		(رد روافض)	
۳۱	الاول من الماسئین	چار نمبر ہیں اس امر کا ثبوت کہ شیعوں کا ایمان قرآن شریف پر نہیں ہے اور کتب اہلسنت پر روایات تحریف قرآن	۴ر
۳۲	الثانی من الماسئین	تین نمبر اس کے ثبوت میں کہ مذہب شیعہ میں جھوٹ بولنا عبادت ہے	
۳۳	الثالث من الماسئین	اس میں بحوالہ کتب شیعہ عقیدہ بداء کی تحقیق کرکے یہ بات ظاہر کیگئی ہے کہ مذہب شیعہ خدا کے لیے بداء کو نہایت ضروری قرار دیکر اپنے خدا کے جاہل کہنے پر اصرار کرتا ہے اور اسپر نازاں ہے۔	۲ر
		(تراجم کتب)	
۳۴	ترجمہ اسد الغابہ جلد اول	اس میں اول حضور صلعم کی سیرۃ پھر ۲۶۴ صحابہ کرام کا تذکرہ ہے۔	۴ عار
۳۵	ر ر جلد دوم	اس میں ۶۶۳ صحابہ کا ذکر ہے۔	۴ عار
۳۶	ر ر جلد سوم	اس میں ۵۷۸ صحابہ رسول کے حالات ہیں۔	۴ عار
۳۷	ر ر جلد چہارم	اس میں ۷۰۳ صحابہ کرام کے تذکرہ ہیں۔	۴ عار
۳۸	ر ر جلد پنجم	اس میں ۶۲۱ صحابہ کرام تذکرہ درج ہیں۔	۴ عار
۳۹	ر ر جلد ششم	اس میں ۴۴۸ صحابہ کرام کے تذکرہ درج ہیں۔	۴ عار
۴۰	ر ر جلد ہفتم	اس میں ۷۰۶ صحابہ کا تذکرہ درج ہے۔	۴ عار
۴۱	ترجمہ ازالۃ الخفا جلد اول	یہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی نادر تصنیف ہے جو ضخامت میں ترجمہ حاشیہ پر متن	کاغذ ولایتی ۴ معمولی للعہ
۴۲	ترجمہ تاریخ طبری جلد اول	عربی کی قدیم اور مستند تاریخ کا ترجمہ جلد اول تیار ہے۔	۷ر
۴۳	ترجمۂ انصاف	حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے رسالہ انصاف کا ترجمہ ائمہ مجتہدین میں فروعی اختلاف کے اسباب کا بیان	۶ر
۴۴	ترجمہ چہل حدیث امام ربانی	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی جمع کیے ہوئے نماز روزہ کے متعلق چالیس حدیثوں کا ترجمہ	۱ر
۴۵	تحفہ عجیبہ بر رسالہ صلاح ...	یہ علم نحو سیرۃ مجید مقبول ہوئی ہے عورتوں اور بچوں کو پڑھانے کے قابل ہے۔	۴ر
۴۶	رسالہ ... من جمیع ...	علماء شیعہ سے تین سوال کیے گئے ہیں اور اس ضمن میں مذہب شیعہ کی حقیقت ظاہر کی گئی ہے۔	۴ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

مسلمان کے لیے اس سے زیادہ سعادت اور کیا ہو سکتی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ذکر مبارک اُس کا وردِ زبان اور حرزِ جان ہو آپ کی شکل و شمائل آپ کے عادات و خصائل آپ کی رفتار و گفتار کا نقشہ اُس کے دل میں رہے اُسکی آنکھوں میں پھرے انسان وہی جسکو آپ کی معرفت و محبت سے کچھ حصّہ ملا ہو کمال یہی ہے باقی سراسر نقصان ہے۔

جامی ارباب وفا جز رہ عشقش نزدند　　　سرِ سعادت گر ازین راہ قدم باز کشی

مگر اسکے ساتھ ہی غیر مستند روایات کا آپ کی شان میں بیان کرنا بڑا وبال ہے اسلیئے امام ابو عیسیٰ ترمذی کی کتاب الشمائل کا حامل المتن ترجمہ شائع کیا جاتا ہے کہ اُس میں تمام ضروری حصّہ آپ کے مبارک حالات کا بھی ہے اور روایات بھی صحیح و مستند ہیں۔

امام ابو عیسیٰ ترمذی۔

اکابر محدثین میں ہیں۔ نام ان کا محمد بن عیسیٰ ہے۔ ان کا وطن ترمذ دریائے جیحون کے شرقی جانب میں مشہور مقام ہے ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے اور شب دوشنبہ ۱۳ رجب ۲۷۹ھ میں وفات پائی امام بخاری کے نامور شاگردوں میں ہیں۔ انکی کتاب جامع ترمذی صحاح ستہ میں داخل ہے محدثین نے لکھا ہے کہ جس گھر میں انکی کتاب جامع ترمذی ہو گویا اس گھر میں ایک پیغمبر موجود ہے جو باتیں کر رہا ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

نام اس ترجمہ کا میں نے شمائل النبی مترجم رکھا ہے اُمید ہے کہ جو برادران دینی اس کتاب سے فائدہ اُٹھائینگے وہ اس حقیر کو بھی دعاؤں میں یاد رکھینگے۔

میں اس خدمت کا صلہ بارگاہ خداوندی سے یہ چاہتا ہوں کہ زندگی میں اس مُبارک سرزمین کی زیارت ملجائے جس کا پاک نام مدینہ طیبہ ہے۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْز۔

کی بود یارب کہ رو در یثرب و بطحا کنم　　　گہ بمکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن انس بن مالك انه سمعه يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بالطويل البائن ولا بالقصير ولا بالابيض الامهق ولا بالآدم ولا بالجعد القطط ولا بالسبط بعثه الله تعالى على رأس اربعين سنة فاقام بمكة عشر سنين وبالمدينة عشر سنين فتوفاه الله تعالى على رأس ستين سنة وليس في رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء۔

عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ربعة ليس بالطويل ولا بالقصير حسن الجسم وكان شعره ليس بجعد ولا سبط اسمر اللون اذا مشى يتكفأ۔

عن البراء بن عازب يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا مربوعا بعيد ما بين المنكبين عظيم الجمة الى شحمة اذنيه عليه حلة حمراء ما رأيت شيئا قط احسن منه۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خلقت (یعنی شکل و صورت) کے بیان میں اس باب میں (۱۵) حدیثیں ہیں

(۱) حضرت انس بن مالک سے مروی ہے وہ فرماتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا قد نہ بہت لانبا تھا اور نہ بہت پست اور رنگ آپکا نہ خالص سفید تھا اور نہ گندمی بال آپکے نہ زیادہ پیچدار تھے اور نہ بالکل سیدھے چالیس برس کی عمر میں خدا نے آپکو مبعوث کیا پھر دس برس آپنے مکہ میں قیام فرمایا اور دس برس مدینہ میں پھر شروع ساٹھ برس میں اللہ تعالی نے آپکو وفات دی اور آپکے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

(۲) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے وہ فرماتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا قد متوسط تھا نہ دراز تھا اور نہ پست جسم خوب صورت تھا اور بال آپ کے نہ زیادہ پیچدار تھے اور نہ بالکل سیدھے رنگ آپ کا مائل بہ گندمی تھا جب چلتے تھے تو قدم اٹھا کر چلتے تھے

(۳) حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا قد میانہ تھا دونوں شانوں کے درمیان میں کچھ فصل تھا (یعنی سینہ کشادہ تھا) بال آپکے دونوں کانوں کی لو تک تھے (ایک وقت) حلہ سرخ آپکے جسم پر تھا میں نے آپ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا

عن البراء بن عازب قال ما رأیت من ذی لمة فی حلة حمراء احسن من رسول الله صلی الله علیه وسلم له شعر یضرب منکبیه بعید ما بین المنکبین لم یکن بالقصیر ولا بالطویل۔

عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال لم یکن النبی صلی الله علیه وسلم بالطویل ولا بالقصیر شثن الکفین والقدمین ضخم الراس ضخم الکرادیس طویل المسربة اذا مشی تکفأ تکفأ کانما ینحط من صبب لم ار قبله ولا بعده مثله صلی الله علیه وسلم۔

عن ابی المسعود بهذا الاسناد نحوه بمعناه۔

عن علی بن ابی طالب قال کان علی اذا وصف رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لم یکن رسول الله صلی الله علیه وسلم بالطویل الممغط ولا بالقصیر المتردد وکان ربعة من القوم لم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط کان جعدا رجلا ولم یکن بالمطهم ولا بالمکلثم

(۴) حضرت براء ابن عازب سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی شخص کو جسکے بال شانوں تک ہوں اور حلۂ سرخ پہنے ہوئے ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا آپکے بال دونوں شانوں تک پہونچتے تھے دونوں شانوں کے درمیان کچھ فصل تھا قد آپ کا نہ بہت پست تھا نہ بہت دراز۔

(۵) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قد نہ دراز تھا نہ کوتاہ دونوں ہتیلیاں اور دونوں قدم کشادہ تھے۔ سر بڑا تھا۔ اعضا کے جوڑ فربہ تھے سینہ سے ناف تک ایک بالوں کا لانبا خط نمودار تھا جب چلتے تھے تو اس طرح قدم اٹھاکر چلتے تھے کہ گویا آپ بلندی[له] سے پستی کی طرف اتر رہے ہیں میں نے آپسے پہلے آپ کا مثل دیکھا اور نہ آپکے بعد صلی اللہ علیہ وسلم

(۶) حدیث سابق ایک دوسری سند سے بھی تھوڑے تغیر کے ساتھ مروی ہے۔

(۷) حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے وہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی شکل و صورت بیان کرتے تھے تو کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا قد نہ بہت دراز تھا اور نہ بہت کوتاہ آپکا قد تمام قوم میں متوسط تھا بال آپکے نہ بہت پیچدار تھے اور نہ بالکل سیدھے کچھ پیچدار تھے اور کچھ سیدھے رخسارہ مبارک آپکے پھولے ہوئے نہ تھے پیشانی بھی نہ تھی

[له] تکفأ: جیسے کوئی بلندی سے اترتا ہے حالت میں جو انکسار کی کیفیت ہوتی ہے ۱۲

وكان في وجهه تدوير
ابيض مشرب ادعج العينين
اهدب الاشفار جليل
المشاش والكتد
اجرد ذو مسربة شثن
الكفين والقدمين اذا
مشى تقلع كانما ينحط في
صبب واذا التفت التفت
معا بين كتفيه خاتم
النبوة وهو خاتم النبيين
اجود الناس صدرا واصدق
الناس لهجة والينهم عريكة
واكرمهم عشيرة من رآه
بداهة هابه ومن خالطه معرفة
احبه يقول ناعته لم ار قبله ولا
بعده مثله صلى الله عليه وسلم۔
عن الحسن بن علي قال سألت
خالي هند بن ابي هالة
وكان وصافا عن حلية
رسول الله صلى الله عليه
وسلم وانا اشتهي ان
يصف لي شيئا اتعلق به فقال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم

چہرۂ مبارک مین ایک نوع کی گولائی معلوم ہوتی تھی۔ رنگ آپکا سفید بمائل سُرخی تھا آنکھین آپ کی سیاہ تھین اور مژگان دراز تھین کہنی اور شانہ کے جوڑ فربہ تھے۔ جسم پر بال نہ تھے بفقط سینہ سے ناف تک ایک باریک خط بالون کا تھا دونون قدم اور دونون ہتھیلیان کشادہ تھین جب چلتے تھے تو اسطرح کہ گویا بلندی سے پستی کی طرف اُتر رہے ہین جب کسی طرف دیکھتے تو پُوری نظر سے دیکھتے (یعنی گوشۂ چشم سے دیکھنے کی عادت نہ تھی) دونون شانون کے درمیان مین مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النبیین تھے۔ دل آپ کا سب سے زیادہ سخی تھا کلام آپ کا سب سے زیادہ سنجیدہ تھا طبیعت آپکی سب سے زیادہ نرم تھی اپنے قرابت والون کے ساتھ سب سے زیادہ سلوک کرتے تھے جو شخص آپکو یکایک دیکھ لیتا اُسپر ایک ہیبت طاری ہوتی اور جب کوئی شخص آپکے حسن خلق سے واقف ہوکر آپ کی صحبت مین رہتا وہ آپسے محبت کرتا آپ کی صفت کا بیان کرنے والا کہتا ہی کہ مین نے کوئی آپ کا مثل نہ آپ سے پہلے دیکھا اور نہ بعد صلی اللہ علیہ وسلم

(۸) حضرت حسن بن علی سے روایت ہی کہتے تھے کہ مین نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے پوچھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیۂ مبارک اکثر بیان کیا کرتے تھے اور مجھے خواہش تھی کہ کچھ حصہ اس مین سے وہ مجھسے بیان کرین تاکہ مین اس سے تعلق پیدا کرون تو انھون نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

فخماً مفخماً يتلألأ وجهه تلألؤ
القمر ليلة البدر اطول من
المربوع واقصر من المشذب
عظيم الهامة رجل الشعران
انفرقت عقيصته فرق ولا
فلا يجاوز شعره شحمة اذنيه
اذا هو وفره ازهر اللون
واسع الجبين ازج الحواجب
سوابغ من غير قرن بينهما
عرق يدره الغضب اقنى
العرنين له نور يعلوه يحسبه
من لم يتامله اشم كث اللحية
سهل الخدين ضليع الفم
مفلج الاسنان دقيق المسربة
كان عنقه جيد دمية في صفاء
الفضة معتدل الخلق بادن
متماسك سواء البطن والصدر
عريض الصدر بعيد ما بين
منكبين ضخم الكراديس انور المتجرد
موصول ما بين اللبة والسرة بشعر يجري
كالخط عاري الثديين والبطن مما
سوى ذلك اشعر الذراعين والمنكبين
واعالي الصدر طويل الزندين رحب الراحة

لوگون کی آنکھون مین بھی بزرگ تھے اور دلون مین
بھی چہرۂ مبارک اس طرح چمکتا تھا جیسے چاند شب
بدر مین چمکتا ہے - قد آپ کا متوسط سے کچھ بلند تھا
اور لانبے سے کم تھا سر آپ کا بڑا تھا بال آپکے سیدھے
تھے کہ اگر انکو جُدا کرنا چاہتے تو جدا ہو جاتے ورنہ جدا
نہوتے آپکے بال بحالت وفرہ دونون کانون کی لو سے
آگے بڑھے ہوئے ہوتے تھے - رنگ آپ کا چمکدار تھا
پیشانی کشادہ تھی دونون ابرو باریک اور گھنے تھے
آپس مین ملے ہوئے نہ تھے دونون کے درمیان مین
ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت اُبھرتی تھی بینی
مبارک بلند تھی اسپر ایک نور تھا جو چھایا ہوا تھا جو
شخص غور نہ کرتا وہ بھی آپ کی بلندی بینی کو محسوس کر
لیتا - ڈاڑھی گھنی تھی - رخسارے نرم تھے منہ کشادہ
تھا دانت علٰحدہ علٰحدہ تھے بالون کا ایک باریک
خط سینے سے ناف تک تھا گردن آپکی ایسی سفید تھی
گویا ہاتھی کا دانت اور صفائی اس مین چاندی کے مثل تھی -
تمام اعضا مناسب اور دوہرا بدن تھا اور گٹھا ہوا -
پیٹ اور سینہ برابر تھا سینہ چوڑا تھا دونون شانون
کے درمیان کچھ دوری تھی ہڈیون کے جوڑ فربہ تھے
جو بدن کھلا ہوا تھا وہ چمکتا تھا گلوے مبارک سے
ناف تک ایک خط بالون کا تھا سوا اسکے پستان پر
یا شکم پر کہین بال نہ تھے دونون کلائیون پر اور شانون پر
اور سینہ کے اوپر بال تھے کلائیان لانبی تھین دونون

شثن الكفين في القدمين سائل الاطراف
اوقال شائل الاطراف خمصان الاخمصين
مسيح القدمين ينبو عنهما الماء
اذا زال زال تقلعا يخطو تكفيا ويمشي
هونا ذريع المشية اذا مشى كانما
ينحط من صبب واذا التفت التفت
جميعا خافض الطرف نظره الى الارض
اكثر من نظره الى السماء جل نظره
الملاحظة يسوق اصحابه يبدأ من
لقي بالسلام

عن جابر بن سمرة يقول كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم ضليع الفم اشكل العين منهوس
العقب قال شعبة قلت لسماك ما ضليع
الفم قال عظيم الفم قلت ما اشكل
العين قال طويل شق العين قلت ما
منهوس العقب قال قليل لحم العقب۔

عن جابر بن سمرة قال رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم في ليلة اضحيان وعليه حلة
حمراء فجعلت انظر اليه والى القمر فهو عندي
احسن من القمر

عن ابي اسحق قال سأل رجل البراء بن عازب
اكان وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم
مثل السيف قال لا بل مثل القمر

ہتھیلیاں اور دونوں قدم کشادہ تھے انگلیاں دراز
تھیں ایڑیاں کم گوشت تھیں دونوں پیر نرم اور چکنے
تھے کہ گویا اُنسے پانی جوش کرتا ہے جب قدم اُٹھاتے تھے
تو پورا پیر اُٹھا لیتے تھے جب چلتے تو قدم اُٹھا کر اور نرم چال
چلتے تھے تیز رفتار تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا بلندی سے
پستی کی طرف اُتر رہے ہیں جب کسی طرف دیکھتے تھے پوری
نظر سے دیکھتے تھے نگاہ نیچی رکھتے تھے نظر آپ کی زمین
کیطرف بہ نسبت آسمان کے زیادہ رہتی تھی اکثر دیکھنا
آپ کا بطور عبرت کے ہوتا تھا اپنے صحابہ سے پیچھے
چلتے تھے جو شخص ملتا سلام مین سبقت کرتے۔

(۹) حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا منھ کشادہ تھا اور
آنکھیں بڑی تھین اور ایڑیان کم گوشت تھین۔

(۱۰) حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے وہ کہتے
تھے کہ مین نے ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
چاندنی رات مین دیکھا اُس وقت آپ کے جسم پر
ایک حُلّہ سُرخ تھا کبھی مین آپکی طرف دیکھتا تھا اور
کبھی چاند کی طرف پس میرے نزدیک یقیناً آپ چاند سے
زیادہ خوبصورت تھے۔

(۱۱) ابو اسحق سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
حضرت براء بن عازب سے پوچھا کہ کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک مثل تلوار کے
چمکدار تھا اُنھوں نے کہا نہیں بلکہ مثل چاند کے

عن ابی هریرة قال کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم ابیض کانما صیغ
من فضة رجل الشعر۔

عن جابر بن عبد الله ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال عرض
علی الانبیاء فاذا موسی علیه السلام
ضرب من الرجال کانه من رجال
شنوءة ورایت عیسی بن مریم علیه السلام
فاذا اقرب من رایت به شبها عروة بن
مسعود ورایت ابراهیم علیه السلام
فاذا اقرب من رایت به شبها صاحبکم
یعنی نفسه الکریمة ورایت جبرئیل
علیه السلام فاذا اقرب من رایت به شبها دحیة

عن سعید الجریری قال سمعت
ابا الطفیل یقول رایت
رسول الله صلی الله علیه وسلم
وما بقی علی وجه الارض
احد راه غیری قلت صفه
لی قال کان ابیض
ملیحا مقصدا صلوات الله علیه

عن ابن عباس رضی الله
عنهما قال کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم افلج الثنیتین

(۱۲) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ ایسا سفید تھا گویا چاندی سے بنایا گیا ہے بال آپکے پیچدار تھے۔

(۱۳) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام انبیا علیہم السلام میرے سامنے پیش کیے گئے موسے علیہ السلام ایک دبلے پتلے آدمی ہیں گویا کہ قبیلہ شنوءہ کے ایک مرد ہیں اور میں نے عیسی بن مریم علیہ السلام کو دیکھا تو انکے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ عروہ بن مسعود ہیں اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا سب سے زیادہ انکے مشابہ تمہارے صاحب ہیں یعنی خود آپکی ذات اقدس میں نے جبرئیل کو دیکھا اُن کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت دحیہ کو ہے۔

(۱۴) سعید جریری سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت ابو طفیل سے سُنا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اب روے زمین پر میرے سوا کوئی نہیں ہے جس نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو میں نے کہا کچھ آپکا حلیہ مجھے بیان کیجیے انھوں نے کہا کہ آپکا رنگ سفید اور نمکین تھا ایک متوسط حالت تھی اللہ کی رحمتیں آپ پر ہوں۔

(۱۵) حضرت ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے والے دانت

اذا تکلم رئی کالنور یخرج من بین ثنایاہ

باب ماجاء فے خاتم النبوة

عن الجعد بن عبد الرحمن قال سمعت السائب بن یزید یقول ذھبت بی خالتی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابن اختی وجع فمسح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم راسی ودعا لی بالبرکة وتوضا فشربت من وضوئہ وقمت خلف ظھرہ فنظرت الی الخاتم الذی بین کتفیہ فاذاھو مثل زر الحجلة۔

عن جابر بن سمرة قال رأیت الخاتم بین کتفی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غدة حمراء مثل بیضة الحمامة

عن رمیثة قالت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولو اشاء ان اقبل الخاتم

علیحدہ علیحدہ تھے جس وقت آپ گفتگو کرتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپکے دانتون کے درمیان سے روشنی نکل رہی ہے۔

باب مُہر نبوت کے بیان مین

اس باب مین (۸) حدیثین ہین

(۱) جعد بن عبد الرحمن سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ مین نے سائب بن یزید سے سُنا وہ کہتے تھے کہ مجھکو میری خالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لیگئین اور انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری بہن کا بیٹا کچھ بیمار ہے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا اور مجھے برکت کی دعا دی اور آپنے وضو کیا اور مین نے آپکے وضو کا بچا ہوا پانی پیا اور مین آپکے پس پشت کھڑا ہوا تھا مین نے مہر نبوت کو دیکھا کہ آپکے دونون شانون کے درمیان مین تھی اور اُسکی شکل مثل پردے کی گھنڈی کے تھی۔

(۲) حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ مین نے مہر نبوت کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دونون شانون کے درمیان مین دیکھا تھا وہ ایک سُرخ غدہ تھا مثل بیضۂ کبوتر کے۔

(۳) حضرت رمیثہ سے روایت ہے وہ کہتی تھین کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ حضرت سعد بن معاذ کے متعلق فرماتے تھے جس دن

الخاتم الذی بین کتفیه من قربه لفعلت یقول لسعد بن معاذ یوم مات اهتز له عرش الرحمن۔

عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال کان علی رضی الله عنه اذا وصف رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر الحدیث بطوله وقال بین کتفیه خاتم النبوة وهو خاتم النبیین۔

عن عمرو بن اخطب الانصاری قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ابا زید ادن منی فامسح ظهری فمسحت ظهره فوقعت اصابعی علی الخاتم قلت وما الخاتم قال شعرات مجتمعات۔

عن عبد الله بن بریدة قال سمعت ابی بریدة یقول جاء سلمان الفارسی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین قدم المدینة بمائدة علیها رطب فوضعها بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا سلمان ما هذا فقال صدقة علیک وعلی اصحابک فقال ارفعها

انکی وفات ہوئی گر انکے لیے عرش رحمن کا ہل گیا مین اس قدر آپکے قریب تھی کہ اگر چاہتی کہ مہر نبوت کو جو آپکے دونون شانون کے درمیان مین تھی بوسہ لون تو لے سکتی تھی۔

(۴) حضرت علی سے روایت ہے وہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیۂ اقدس بیان کرتے اسکے بعد راوی نے پوری حدیث طول کے ساتھ بیان کی اور اس مین یہ جملہ بھی تھا کہ آپکے دونون شانون کے درمیان مین مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النبیین تھے۔

(۵) ابو زید یعنی عمرو بن اخطب انصاری سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو زید میرے قریب آؤ اور میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرو چنانچہ مین نے آپکی پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا تو میری انگلیان مہر نبوت پر پہونچین۔ راوی کہتا ہے مین نے ابو زید سے پوچھا کہ مہر نبوت کیسی تھی انھون نے کہا (اس کے گرد) کچھ بال جمع تھے۔

(۶) عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے مین نے اپنے والد حضرت بریدہ سے سنا وہ کہتے تھے سلمان فارسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جبکہ آپ مدینہ مین تشریف لائے ایک خوان چھوہارون کا لائے اور اسکو آپکے سامنے رکھدیا آپ نے پوچھا کہ اے سلمان یہ کیا چیز ہے انھون نے کہا کہ یہ صدقہ ہے آپکے لیے اور آپکی اصحاب کے لیے آپنے فرمایا اسکو اٹھا لیجاؤ

فانا لا ناکل الصدقة قال فرفعها فجاء
الغد بمثله فوضعه بين يدى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا يا سلمان
فقال هدية لك فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لاصحابه ابسطوا ثم نظر
الى الخاتم على ظهر رسول الله صلى الله
عليه وسلم فآمن به وكان لليهود
فاشتراه رسول الله صلى الله عليه
وسلم بكذا وكذا درهما على ان يغرس
لهم نخيلا فيعمل سلمان فيه حتى
تطعم فغرس رسول الله صلى الله عليه وسلم
النخل الا نخلة واحدة غرسها عمر رضي الله
عنه فحملت النخل من عامها ولم تحمل
نخلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما شان هذه النخلة فقال عمر يا رسول الله
انا غرستها فنزعها رسول الله
صلى الله عليه وسلم فغرسها
فحملت من عامه۔

عن ابى نضرة قال سالت ابا سعيد الخدرى
عن خاتم رسول الله صلى الله عليه
وسلم يعنى خاتم النبوة
فقال كان فى ظهره بضعة
ناشزة۔

کیونکہ ہم صدقہ نہیں کھاتے عبداللہ بن بریدہ کہتے ہیں
پس سلمان نے اسکو اٹھا لیا پھر دوسرے دن ویسا ہی
ایک خوان لاکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
سامنے رکھا آپ نے پوچھا اے سلمان یہ کیا ہے انھوں
نے عرض کیا کہ یہ ہدیہ ہے پس آپنے اپنے صحابہ سے فرمایا
کہ اپنے ہاتھوں کو بڑھاؤ یعنی اسکو کھاؤ پھر سلمان نے
مہر نبوت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت
مبارک پر دیکھی اور وہ آپ پر ایمان لے آئے وہ
ایک یہودی کے غلام تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے اس قدر درم کے عوض میں ان کو مول لیا
اس شرط پر کہ سلمان ان یہودیوں کے لیے ایک باغ چھوہاروں کا
تیار کر دیں اور اسکی خدمت کریں یہانتک کہ وہ باغ پھلنے لگے پس
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام درخت باغ کے اپنے ہاتھ سے گاڑے مگر ایک
درخت حضرت عمر نے گاڑا تھا سب درخت اسی سال پھل گئے مگر اس عہ درخت
کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اس درخت کا کیا حال ہے تو
حضرت عمر نے کہا کہ اسکو میں نے گاڑا تھا پس رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو اکھاڑ کر پھر گاڑ دیا اور وہ
درخت بھی اسی سال پھل گیا۔

(۷) ابو نضرہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے
حضرت ابو سعید خدری سے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کی مہر یعنی مہر نبوت کی بابت پوچھا تو انھوں نے
کہا وہ آپکی پشت مبارک میں بھی ایک ٹکڑا گوشت کا
ابھرا ہوا تھا۔

عہ کھجور کے درخت کا اسی سال پھل جانا معجزہ تھا اسی وجہ سے جو درخت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لگایا تھا وہ نہ پھلا ۱۲

عن عبد الله بن سرجس قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في ناس من اصحابه فدرت هكذا من خلفه فعرف الذي اريد فالقى الرداء عن ظهره فرأيت موضع الخاتم على كتفيه مثل الجمع حولها خيلان كانها ثاليل فرجعت حتى استقبلته فقلت غفر الله لك يا رسول الله فقال ولك فقال القوم استغفر لك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم ولكم ثم تلا هذه الاية واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات۔

باب ما جاء في شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن انس بن مالك قال كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى نصف اذنيه

عن عائشة رضي الله عنها قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم

(۱۰) عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے وہ کہتے ہے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اسوقت آپ اپنے صحابہ کے درمیان مین بیٹھے ہوئے تھے تو مین نے اس طرح آپکے پیچھے سے دورہ کیا آپ میرا مقصد سمجھ گئے پس آپ نے اپنی چادر اپنے پشت سے اتار دی تو مین نے مہر نبوت کی جگہ جو کہ آپ کے دونون شانون کے درمیان مین تھی دیکھی وہ شکل مٹھی کے تھی اسکے گرد کچھ تل تھے شکل سر پستان کے پھر مین آپکے سامنے گیا اور مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا آپ کو بخشدے آپ نے فرمایا خدا تمکو بھی بخشدے لوگون نے (مجھسے) کہا کہ تم بڑے خوش نصیب ہو کہ تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی دعا دی مین نے کہا ہان اور تمھارے لیے بھی تو پھر عبد اللہ بن سرجس نے یہ آیت پڑھی واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات۔

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موے مبارک کے بیان مین (اس باب مین ۸ حدیثین ہین)

(۱) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال آپکے کانون کے نصف تک تھے۔

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی تھین کہ (ایک مرتبہ) مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

من اناء واحد وكان له شعر فوق الجمة ودون الوفرة۔

عن البراء بن عازب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مربوعا بعيد ما بين المنكبين وكانت جمته تضرب شحمة اذنيه

عن قتادة قال قلت لانس كيف كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لم يكن بالجعد ولا بالسبط كان يبلغ شعره شحمة اذنيه۔

عن ام هانئ بنت ابى طالب قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا مكة قدمة وله اربع غدائر۔

عن انس ان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم كان الى انصاف اذنيه۔

عن ابن عباس رضى الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسدل شعره وكان المشركون يفرقون رؤسهم وكان اهل الكتاب يسدلون رؤسهم وكان يحب

ایک ہی ظرف سے غسل کر رہے تھے آپکے بال جمہ سے اونچے اور وفرہ سے نیچے تھے۔

(۳) حضرت براء بن عازب سے روایت ہی وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک متوسط تھا دونوں شانوں کے درمیان مین کچھ فصل تھا (یعنی سینہ کشادہ تھا) اور بال آپ کے کانوں کی لوسے ملے ہوئے تھے۔

(۴) حضرت قتادہ سے روایت ہی وہ کہتے تھے مین نے حضرت انس سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کیسے تھے انھوں نے کہا سخت پیچدار بھی نہ تھے اور بالکل سیدھے بھی نہ تھے اور بال آپکے کانوں کی لوسے ملے ہوئے تھے۔

(۵) حضرت ام ہانی بنت ابی طالب سے روایت ہی وہ کہتی تھین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس مکہ مین (بوقت فتح مکہ) تشریف لائے اس وقت آپکے چار گیسو تھے۔

(۶) حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک آپکے کانوں کے نصف تک تھے۔

(۷) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ابتدا مین) اپنے بال لٹکا لیا کرتے تھے (مانگ نہ نکالتے تھے) اور مشرکین اپنے سروں مین مانگ نکالا کرتے تھے اور اہل کتاب مانگ نکالتے تھے اور آپکی عادت تھی کہ جس چیز کی بابت

موافقة اهل الكتاب فيما لم يؤمر فيه بشيء ثم فرق رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه۔

عن مجاهد عن ام هانی قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذا ضفائر اربع

باب ما جاء في ترجل رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن عائشة رضي الله عنها قالت كنت ارجل رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا حائض۔

عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر دهن راسه وتسريح لحيته ويكثر القناع حتى كان ثوبه ثوب زيات۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليحب التيمن في طهوره اذا تطهر وفي ترجله اذا ترجل وفي انتعاله اذا انتعل۔

آپکو کوئی حکم نہ ملتا اس میں آپ اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے مگر پھر (آخر میں) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر میں مانگ نکالنا شروع کی۔

(۸) مجاہد نے حضرت ام ہانی سے روایت کی ہے وہ کہتی تھیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چار گیسو تھے۔

باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کنگھی کرنے کے بیان میں (اس باب میں (۵) حدیثیں ہیں)

(۱) حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں بحالت حیض رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی۔

(۲) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر میں تیل بہت ڈالتے تھے اور ڈاڑھی میں کنگھی اکثر کیا کرتے تھے اور ایک کپڑا سر پر اکثر رکھا کرتے تھے (کثرت روغن کے سبب سے یہ معلوم ہوتا تھا) کہ گویا آپکا کپڑا روغن فروشوں کا کپڑا ہے۔

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داہنے جانب سے کام کی ابتدا کرنے کو پسند فرماتے تھے طہارت میں بھی جبکہ آپ طہارت کرتے اور کنگھی کرنے میں بھی جبکہ آپ کنگھی کرتے اور جوتی پہننے میں بھی جبکہ آپ جوتی پہنتے۔

عن عبد الله بن مغفل قال نهی رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الترجل الا غبا۔

عن حميد بن عبد الرحمن عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يترجل غبا۔

باب ما جاء فی شیب رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن قتادة قال قلت لانس ابن مالك هل خضب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لم يبلغ ذلك انما كان شيئا فی صدغيه ولكن ابو بكر خضب بالحناء والكتم۔

عن انس قال ما عددت فی راس رسول الله صلى الله عليه وسلم ولحيته الا اربع عشرة شعرة بيضاء۔

عن سماك بن حرب قال سمعت جابر ابن سمرة يسأل عن شيب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان اذا دهن راسه لم ير منه شيب

(۴) حضرت عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر ایک روز درمیان دیگر۔ عہ

(۵) حمید بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے نقل کیا ہے کہ آپ ایک دن درمیان دیگر کنگھی کیا کرتے تھے

باب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بالوں کے بیان میں (اس باب میں ۷ حدیثیں ہیں)

(۱) حضرت قتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خضاب لگاتے تھے انھوں نے کہا اس حالت کو آپ پہونچے ہی نہیں سفید بال صرف آپ کی کنپٹی میں تھے ہاں حضرت ابوبکر نے مہندی عہ اور نیل کا خضاب لگایا ہے۔

(۲) حضرت انس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سر و ریش مبارک میں سفید بال چودہ سے زیادہ نہیں گنے۔

(۳) سماک بن حرب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت جابر بن سمرہ سے سنا انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بالوں کی بابت پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ آپ جب اپنے سر میں تیل لگا لیتے تھے اس وقت تو کوئی سفید بال آپ کا نظر نہ آتا تھا۔

عہ بمخالفت یہود کہ ہمیشہ کنگھی کرتے ہیں اور اس حالت کے ساتھ مخصوص ہے کہ جب بالوں میں پراگندگی ... کی صورت میں روزانہ کنگھی کرنا مکروہ نہیں ۱۲

عہ مہندی اور نیل کو ملا کر خضاب کرنے سے خالص کالا نہیں ہوتا بلکہ سیاہ خضاب منع ہے ۱۲

فاذا لم یدهن رأی منه

عن نافع عن ابن عمر قال انما کان شیب رسول الله صلی الله علیه وسلم نحوا من عشرین شعرة بیضاء

عن ابن عباس قال قال ابوبکر یا رسول قد شِبتَ قال شَیَّبَتنی هود والواقعة والمرسلات وعمّ یتساءلون واذا الشمس کورت

عن ابی جحیفة قال قالوا یا رسول الله نراك قد شبت قال شَیَّبَتنی هود واخواتها

عن ابی رمثة التیمی تیم الرباب قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم ومعی ابن لی قال فاریته فقلت لما رأیته هذا نبی الله وعلیه ثوبان خضران وله شعر قد علاه الشیب وشیبه احمر

عن سماك بن حرب قال قیل لجابر ابن سمرة کان فی رأس رسول الله صلی الله علیه وسلم شیب قال لم یکن فی رأس رسول الله صلی الله علیه وسلم شیب الا شعرات

البتہ جب تیل نہ لگاتے تھے تو دکھلائی دیتے تھے۔

(۴) نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سفید بال قریب بیس بال کے تھے۔

(۵) حضرت ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے تھے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ (جلد) بوڑھے ہوگئے آپ نے فرمایا مجھے سورۂ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کردیا۔

(۶) حضرت ابو جُحیفہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ بوڑھے ہوگئے آپ نے فرمایا مجھے سورۂ ہود اور اس کی مثل سورتوں نے بوڑھا کردیا۔

(۷) حضرت ابو رمثہ تیمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور اس وقت میرا ایک لڑکا بھی میرے ہمراہ تھا جب میں نے آپ کو دیکھا تو میں نے کہا کہ یہ خدا کے نبی ہیں اس وقت آپ کے جسم مبارک پر دو سبز کپڑے تھے بڑھاپا آپ پر نمودار ہو چلا تھا اور بال آپ کے سُرخ تھے۔

(۸) حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے اُن سے کسی نے پوچھا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کچھ بال سفید تھے انھوں نے کہا سر مبارک میں سفید بال نہ تھے مگر چند بال

فی مفرق راسه اذا دهن واراهن الدهن -

باب ماجاء فی خضاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم

عن ابی رمثه قال اتیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ومعی ابن لی فقال ابنك هذا فقلت نعم اشهد به قال لا یجنی علیك ولا تجنی علیه قال ورایت الشیب احمر قال ابو عیسٰی هذا احسن شیء روی فی هذا الباب وافسره لان الروایات الصحیحة ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لم یبلغ الشیب وابو رمثة اسمه رفاعة بن یثربی التیمی -

عن عثمان بن موهب قال سئل ابو هریرة هل خضب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال نعم قال ابو عیسٰی وروی ابو عوانة هذا الحدیث عن عثمان بن عبد اللّٰه بن موهب فقال عن ام سلمة -

جو آپکے سر مین متفرق تھے دکھائی دیتے تھے (جب آپ تیل لگاتے تھے تو تیل ان بالون کو چھپا لیتا تھا -

باب رسول خدا صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے خضاب کے بیان مین اس باب مین (۴) حدیثین ہین

(۱) حضرت ابو رمثہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلے اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنے ایک لڑکے کو ساتھ لیکر گیا حضرت نے فرمایا یہ تمھارا لڑکا ہے مین نے عرض کیا کہ ہان آپ اسپر گواہ رہیئے آپنے فرمایا نہ وہ تمھارے اوپر جنایت[1] کر سکتا ہے نہ تم اسکے اوپر - ابو رمثہ کہتے ہین مین نے دیکھا کہ سفید بال آپ کے سُرخ تھے -

ابو عیسٰی کہتا ہے[2] کہ یہ حدیث تمام اُن حدیثون سے جو اس باب مین مروی ہین عمدہ اور مفصل ہے کیونکہ روایات صحیحہ مین ہے کہ نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے بال سفید نہ ہوئے تھے ابو رمثہ کا نام رفاعہ بن یثربی تیمی ہے -

(۲) عثمان بن موہب کہتے ہین کہ حضرت ابو ہریرہ سے پوچھا گیا کہ رسول خدا صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے (کبھی) خضاب لگایا تھا انھون نے کہا کہ ہان -

ابو عیسٰی کہتا ہے کہ ابو عوانہ نے اس حدیث کو عثمان بن عبد اللّٰہ بن موہب سے انھون نے حضرت ام سلمہ سے روایت کیا ہے

---

[1] جنایت کے معنی قصور مطلب یہ کہ اسکا قصور تمھارے ذمہ عائد نہین ہو سکتا نہ تمھارا اُسکے ذمہ ۱۲

[2] یہ قول خود امام ترمذی کا ہے اگلے مصنفین اپنے آپ کو غائب کے ساتھ تعبیر کیا کرتے تھے متکلم کے صیغہ مین ایکقسم کی انانیت کا وہم ہوتا ہے اسلیے اُسکو استعمال نہ کرتے تھے ۱۲

عن الجهذمة امرأة بشير بن الخصاصية قالت انا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من بيته ينفض رأسه وقد اغتسل وبرأسه ردع او قال ردع من حناء شك في هذا الشيخ

(۳) حضرت جہذمہ زوجہ بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے وہ کہتی تھیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنے گھر سے باہر تشریف لا رہے تھے اور غسل کر چکے تھے لہذا اپنے سر کے بالوں کو جھاڑ رہے تھے (اسوقت) آپکے سر مبارک میں کچھ رنگ حنا کا تھا یا خوشبو حنا کی تھی یہ شک [1] شیخ نے کیا ہے۔

عن انس قال رأيت شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم مخضوباً قال حماد وانا عبد الله بن محمد بن عقيل قال رأيت شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم عند انس بن مالك مخضوباً۔

(۴) حضرت انس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے موے مبارک دیکھے ان میں خضاب لگا ہوا تھا۔ حماد (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن محمد بن عقیل نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے موی مبارک حضرت انس کے پاس دیکھے ان میں خضاب لگا ہوا تھا۔

باب ما جاء في كحل رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سُرمہ لگانے کے بیان میں اس باب میں (۵) حدیثیں ہیں

عن ابن عباس رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اكتحلوا بالاثمد فانه يجلو البصر وينبت الشعر وزعم ان النبي صلى الله عليه وسلم كانت له مكحلة يكتحل منها كل ليلة

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِثمد [2] کا سُرمہ لگایا کرو وہ بینائی کو صاف کرتا ہے اور پلکوں کو اُگاتا ہے اور اُنھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی اس سے آپ ہر شب میں سُرمہ لگایا کرتے تھے

[1] یعنی یہ تردید کہ حنا کا رنگ تھا یا حنا کی خوشبو امام ترمذی کے اُستاد کی طرف سے ہے ۱۲

[2] اثمد اصفہانی سُرمہ کو کہتے ہیں جسکی ڈلی بازاروں میں بکثرت ملتی ہے ۱۲

ثلثة فی ھذہ وثلثة فی ھذہ

عن ابن عباس قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یکتحل قبل ان ینام بالاثمد ثلثا فی کل عین وقال یزید بن ھرون فی حدیثہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کانت لہ مکحلۃ یکتحل منھا عند النوم ثلثا فی کل عین۔

عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیکم بالاثمد عند النوم فانہ یجلو البصر وینبت الشعر

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان خیر اکحالکم الاثمد یجلوا البصر وینبت الشعر

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیکم بالاثمد فانہ یجلوا البصر وینبت الشعر۔

باب ما جاء فی لباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عن ام سلمۃ قالت کان احب الثیاب الی

تین سلائی اس آنکھ مین اور تین اس آنکھ مین۔

(۲) حضرت ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے اثمد کا سرمہ لگایا کرتے تھے تین تین سلائیان ہر آنکھ مین اور یزید بن ہارون نے اپنی روایت مین بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی آپ اسی سے سرمہ لگایا کرتے تھے سوتے وقت تین سلائیان ہر آنکھ مین۔

(۳) حضرت جابر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت اثمد (کا سرمہ) اپنے اوپر لازم کرو وہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور پلکون کو اگاتا ہے۔

(۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے سرمون مین سب سے بہتر اثمد کا سرمہ ہے وہ بینائی کو صاف کرتا ہے اور پلکون کو اگاتا ہے۔

(۵) حضرت ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اثمد کو اپنے اوپر لازم سمجھو وہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور پلکون کو اگاتا ہے۔

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لباس کے بیان مین (اس باب مین (۱۷) حدیثین ہین)

(۱) حضرت ام سلمہ سے روایت ہے وہ کہتی ہین کہ رسول خدا

رسول الله صلی الله علیه وسلم القمیص

(بسند آخر) عن ام سلمة قالت کان احب الثیاب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم القمیص

عن ام سلمة قالت کان احب الثیاب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یلبسه القمیص

عن اسماء بنت یزید قالت کان کم قمیص رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الرسغ۔

عن معاویة بن قرة عن ابیه قال اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رهط من مزینة لنبایعه وان قمیصه لمطلق او قال زر قمیصه مطلق قال فادخلت یدی فی جیب قمیصه فمسست الخاتم۔

عن انس بن مالک ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج وهو متکئ علی اسامة بن زید علیه ثوب قطری

صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتہ سب لباسوں میں زیادہ پسند تھا۔

(۲) حضرت ام سلمہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سب لباسوں سے زیادہ پسند کرتہ تھا۔

(۳) حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام ان لباسوں میں جنکو آپ استعمال کرتے تھے کرتہ زیادہ پسند تھا۔

(۴) حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کرتہ کی آستین پہونچے[۱] تک رہتی تھی۔

(۵) معاویہ بن قرہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں قبیلہ مزینہ کے چند لوگوں کے ہمراہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا ہم لوگ بیعت کرنے کے لئے گئے تھے اسوقت آپ کا کرتہ کھلا ہوا تھا یا کہا کہ آپ کے کرتہ کی گھنڈی کھلی ہوئی تھی وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے کرتہ کے گریبان میں ڈالکر مہر نبوت کو (تبرکاً) مس[۲] کیا۔

(۶) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (ایک روز) اسامہ بن زید پر سہارا دیئے ہوئے گھر سے باہر تشریف لائے اسوقت آپکے جسم مبارک پر ایک قطری[۳] لباس تھا اسکو آپ

---

[۱] بعض روایات میں جو آستینوں کا پہونچے سے آگے ہونا بیان ہوا ہے ممکن ہے کہ کبھی ایسا بھی ہوا ہو مگر اکثری عادت یہی تھی

[۲] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاک گریبان وسیع ہوتا تھا کہ ہاتھ اس میں باسانی جا سکے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کرتہ میں گھنڈی تکمہ رہتا تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کبھی گھنڈی کھلی رہتی تھی ۱۲

[۳] قطری ایک خاص قسم کا کپڑا تھا جس میں کچھ سرخ خطوط ہوتے تھے اور کھردرا کپڑا ہوتا تھا ۱۲

فدنوت منه فصلی بهم قال عبد بن
حمید قال محمد بن الفضل سألنی یحیی
بن معین عن هذا الحدیث اول ما
جلس الی فقلت ثنا حماد بن سلمة
فقال لو کان من کتابك فقمت
لاخرج کتابی فقبض علی
ثوبی ثم قال املہ علی فانی
اخاف ان لا القاك قال
فاملیته علیه ثم اخرجت کتابی
فقرأت علیه

عن ابی سعید الخدری
قال کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم اذا استجد ثوبا
سماہ باسمه عمامة وقمیصا
او رداء ثم یقول اللهم
لك الحمد کما کسوتنیه
اسألك خیره وخیر ما
صنع له واعوذ بك من شره
وشر ما صنع له۔

عن ابی سعید الخدری
عن النبی صلی الله علیه
وسلم نحوه

عن انس بن مالك قال

شانون سے اُڑے ہوئے تھے پھر آپ نے لوگون کو نماز پڑھائی
محمد بن فضل (راوی اسی حدیث کے) کہتے ہین کہ امام المحدثین
یحیی بن معین نے میرے پاس بیٹھتے ہی مجھسے یہ حدیث
پوچھی مین نے اسکی سند پڑھنا شروع کی تو انھون نے کہا
کہ کاش آپ اپنی کتاب سے پڑھکر سُناتے پس مین اُٹھا
تاکہ اپنی کتاب نکالون تو انھون نے میرا کپڑا پکڑ لیا اور
کہا کہ اب تو زبانی بیان کر دیجئے مین ڈرتا ہون کہ
پھر آپ سے مین نہ مل سکون چنانچہ مین نے وہ
حدیث انکو زبانی پڑھکر سُنادی بعد اسکے مین نے اپنی
کتاب نکالی اور وہ بھی انکو پڑھکر سُنادی۔

(۷) حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے
وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نیا
کپڑا بناتے تو اُسکا نام رکھدیتے تھے عمامہ ہو یا قمیص
یا چادر بعد اسکے فرماتے تھے کہ یا اللہ تیرا شکر ہے
جسطرح تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا مین تجھسے اس کپڑے
کی بھلائی مانگتا ہون اور جس مقصد کے لیے یہ کپڑا
بنایا گیا ہے اسکی بھلائی مانگتا ہون اور مین تجھ سے
اس کپڑے کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہون اور جس مقصد
کے لیے یہ کپڑا بنایا گیا ہے اس مقصد کی بُرائی سے
پناہ مانگتا ہون۔

(۸) نیز ایک دوسری سند سے یہی حدیث حضرت
ابو سعید خدری سے منقول ہے۔

(۹) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ

كان احب الثياب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبسه الحبرة ۔

عن ابي جحيفة عن ابيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وعليه حلة حمراء كاني انظر الى بريق ساقيه قال سفيان اراها حبرة ۔

عن البراء بن عازب قال ما رايت احدا من الناس احسن في حلة حمراء من رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كانت جمته لتضرب قريبا من منكبيه

عن ابي رمثة قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم وعليه بردان اخضران ۔

عن قيلة بنت مخرمة قالت رايت النبي صلى الله عليه وسلم وعليه اسمال مليتين كانتا بزعفران وقد نفضته وفي الحديث قصة طويلة

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالبياض من الثياب ليلبسها احياؤكم

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام اُن لباسوں میں جو آپ پہنتے تھے حبرہ[1] زیادہ پسند تھا۔

(۱۰) حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (اُسوقت) آپ کے جسم مبارک پر ایک سرخ حلہ[2] تھا گویا میں اب بھی آپکی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں سفیان (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں خیال کرتا ہوں کہ وہ حلہ حبرہ کا تھا۔

(۱۱) حضرت براء ابن عازب کہتے ہیں کہ میں نے کسی شخص کو حلۂ سرخ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ زیبا نہیں دیکھا آپکے سر کے بال دونوں شانوں کے قریب تھے

(۱۲) حضرت ابو رمثہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اسوقت آپکے جسم اطہر پر دو سبز چادریں تھیں۔

(۱۳) حضرت قیلہ بنت مخرمہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دو پرانی[3] چادریں بے جوڑ کی پہنے ہوئے تھے زعفران میں رنگی ہوئی تھیں مگر رنگ میں نے دھو ڈالا اس حدیث میں اور مضامین بھی ہیں جو بیان نہیں روایت کیے گئے)

(۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہننا اپنے اوپر لازم سمجھو چاہیئے کہ تمہارے زندہ

[1] حبرہ یمنی چادر کو کہتے ہیں ۱۲ [2] حلہ ایک جوڑہ کپڑے کو کہتے ہیں جس میں کم از کم ایک چادر اور ایک تہ بند ہو اور سرخ سے مراد یہ ہے کہ اس میں سرخ خطوط تھے بیرنگ سرخ کپڑا آپنے کبھی نہیں پہنا اور اسکا پہننا مکروہ ہے ۱۲ [3] ایک کی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ایک کی تہ بند باندھے تھے۔

وکفنوا فیہا موتاکم فانہا من خیار ثیابکم۔

عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا البیاض فانہا اطہر واطیب وکفنوا فیہا موتاکم۔

عن عائشۃ قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ وعلیہ مرط من شعر اسود۔

عن المغیرۃ بن شعبۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین۔

باب ماجاء فی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن محمد بن سیرین قال کنا عند ابی ہریرۃ وعلیہ ثوبان ممشقان من کتان فتمخط فی احدہما فقال بخ بخ یتمخط ابو ہریرۃ

بھی سکو پہنیں اور اپنے مردون کو بھی اس میں کفن دو کیونکہ وہ تمھارے کپڑون میں سب سے بہتر ہیں

(۱۵) حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ زیادہ پاک[۱] اور زیادہ پاکیزہ ہوتے ہین اور اپنے مردون کو بھی سفید کفن دیا کرو۔

(۱۶) حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ کہتی ہین کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اس حال مین کہ آپ کے جسم پر سیاہ بالون کا ایک کمل تھا۔

(۱۷) حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) رومی[۲] جبہ تنگ آستینون کا پہنا تھا۔

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گذران کے بیان مین (اس باب مین (۲) حدیثین ہین)۔

(۱) محمد بن سیرین کہتے ہین کہ ہم ایک روز حضرت ابوہریرہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اُنکے جسم پر دو کپڑے کتان کے سرخ مٹی سے رنگے ہوئے تھے مین ایک سے اُنھون نے اپنی ناک صاف کی بعد اسکے کہنے لگے بخ بخ[۳] ابوہریرہ

[۱] زیادہ پاک ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس مین نجاست لگجائے تو اُسکا دھبہ وغیرہ فوراً محسوس ہوجاتا ہی بخلاف اور رنگون کے ۱۲ [۲] رومی جبہ عیسائی بناتے تھے رومی سے مُراد عیسائی ہوا کرتے ہین کیونکہ روم مین انھین کی بود و باش اور انھین کی سلطنت تھی اس سے بعض کم فہمون نے عیسائیون کے مشابہ لباس پہننے کی اجازت نکالی ہے مگر یہ محض کج فہمی یا فریب دہی ہے تا وقتیکہ یہ ثابت نہو کہ اس جبہ کا استعمال عیسائیون مین مخصوص یا معروف تھا ۱۲ [۳] ایک کلمہ ہے جو خوشی یا تہنیت کے وقت مین استعمال ہوتا ہے ۱۲

فی الکتان لقد رأیتنی وانی لاخر فیما بین منبر رسول الله صلی الله علیه وسلم وحجرة عائشة مغشیا علی فیجئ الجائی فیضع رجله علی عنقی یری ان بی جنونا وما بی جنون وما هو الا الجوع۔

عن مالك بن دینار قال ما شبع رسول الله صلی الله علیه وسلم من خبز قط ولحم الا علی ضفف قال مالك سالت رجلا من اهل البادیة ما الضفف فقال ان یتناول مع الناس۔

باب ما جاء فی خف رسول الله صلی الله علیه وسلم

عن بریدة ان النجاشی اهدی للنبی صلی الله علیه وسلم خفین اسودین ساذجین فلبسهما ثم توضأ ومسح علیهما۔

قال المغیرة بن شعبة اهدی دحیة للنبی صلی الله علیه وسلم خفین

اب کتان میں ناک صاف کرتا ہے حالانکہ ایک وہ وقت آچکا ہے کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر اور حضرت عائشہ کے حجرے کے درمیان میں بیہوش ہو کر گر جاتا تھا چلنے والے اپنا پیر میری گردن پر رکھتے سمجھتے تھے کہ مجھے جنون ہے حالانکہ مجھے جنون نہ تھا بلکہ یہ حالت بھوک[1] کے سبب سے تھی۔

(۲) حضرت مالک بن دینار سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کبھی گوشت اور روٹی سے سیر نہیں ہوئے مگر مہمانوں کے ساتھ مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے ایک بدوی سے لفظ ضفف کا جو اس روایت میں ہے مطلب پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ضفف یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ کھانا کھایا جائے۔

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے موزہ کے بیان میں (اس باب میں (۲) حدیثیں ہیں)

(۱) حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ نجاشی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سیاہ سادے موزے تحفۃً بھیجے تھے آپ نے انکو پہنا اور اسکے بعد جو وضو کیا تو پیر نہ دھوئے بلکہ موزوں پر مسح کر لیا۔

(۲) حضرت مغیرہ بن شعبہ سے کہتے ہیں کہ دحیہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو موزے ہدیۃً بھیجے

[1] اس حدیث کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گذران کے بیان میں لانا اس سبب سے ہے کہ اگر آپ کے پاس کھانے کو ہوتا تو اپنے اصحاب کو اس تکلیف میں ہرگز نہ دیکھ سکتے ۱۲

فلبسهما وقال اسرائيل عن جابر عن عامر وجبة فلبسهما حتى تخرقا لا يدرى النبي صلى الله عليه وسلم اذكى هما ام لا

آپ نے ان دونوں کو پہنا - اور بروایت عامر منقول ہے کہ دحیہ نے موزوں کے ساتھ ایک جبہ بھی بھیجا تھا آپ نے دونوں موزوں کو پہنا یہاں تک کہ وہ پھٹ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی نہ جانا[1] کہ وہ پاک تھے یا نہیں -

باب ماجاء فی نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین مبارک کے بیان میں (اس باب میں (۱۰) حدیثیں ہیں -

عن قتادة قلت لانس بن مالك كيف كان نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهما قبالان

(۱) حضرت قتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک سے پوچھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نعلین مبارک کیسی تھیں انھوں نے کہا کہ ان میں دو تسمے لگے ہوئے تھے -

عن ابن عباس قال كان لنعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قبالان مثنى شراكهما -

(۲) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نعلین مبارک میں دو دو تسمے تھے اور شراک[2] انکا دوہرا تھا -

عن عيسى بن طهمان قال اخرج الينا انس بن مالك نعلين جرداوين لهما قبالان قال فحدثني ثابت بعد عن انس انهما كانتا نعلي رسول الله صلى الله عليه وسلم

(۳) عیسیٰ بن طہمان کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک نے دو جوتیاں بے بال[3] کی ہمارے سامنے نکالیں انمیں دو دو تسمے تھے پھر اسکے بعد ثابت نے حضرت انس سے روایت کرکے مجھسے بیان کیا کہ وہ دونوں جوتیاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تھیں -

عن عبيد بن جريج انه

(۴) عبید بن جریج سے روایت ہے کہ انھوں نے

[1] مطلب یہ ہے کہ زیادہ اہتمام انکے متعلق نہیں کیا ورنہ ناپاک چیز کا استعمال آپ نہ کرتے تھے اور چمڑے کی طہارت کے لیے زیادہ اہتمام کی حاجت بھی نہیں ہوتی ۱۲

[2] تسمہ وہ ہے جو انگلیوں میں ڈالا جاتا ہے اور شراک وہ ہے جو پیر پر رہتا ہے ۱۲

[3] یعنی چمڑے کے بال دور کردیے گئے تھے جیسا کہ آجکل اکثر و بیشتر جوتیاں ایسی ہوتی ہیں ۱۲

انه قال لابن عمر ارایتك تلبس
النعال السبتیة قال انی رأیت
رسول الله صلے الله علیه وسلم
یلبس النعال التی لیس فیها
شعر ویتوضا فیها فانا احب
ان البسها۔

عن ابی هریرة قال کان
لنعل رسول الله صلے الله علیه
وسلم قبالان۔

عن عمرو بن حریث یقول رأیت
رسول الله صلے الله علیه وسلم
یصلی فی نعلین مخصوفتین۔

عن ابی هریرة ان رسول الله صلے
الله علیه وسلم قال لایمشین احدکم
فی نعل واحد لینعلهما جمیعا اولیحفهما جمیعا
حدثنا قتیبة عن مالك عن ابی الزناد نحوه۔

عن جابر ان النبی صلے الله علیه
وسلم نهی ان یاکل یعنی الرجل بشماله
او یمشی فی نعل واحدة۔

عن ابی هریرة ان النبی صلے
الله علیه وسلم قال اذا انتعل
احدکم فلیبدأ بالیمین واذا نزع

ابن عمر سے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم سبتی جوتیاں بہت
پہنتے ہو اُنھوں نے کہا ہاں اسکی وجہ یہ ہے کہ
میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ
ایسی ہی جوتیاں پہنتے تھے جن میں بال نہوتے تھے
اور اُنھیں میں وضو کرتے تھے[1] لہذا میں بھی پسند
کرتا ہوں کہ ایسی ہی جوتیاں پہنوں۔

(۵) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں میں دو
تسمے تھے۔

(۶) حضرت عمرو بن حریث سے روایت ہے وہ کہتے ہیں
کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دوہرے
تلے کی جوتیوں میں نماز پڑھتے تھے۔

(۷) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز کوئی شخص تم میں سے
ایک جوتی پہنکر نہ چلے[2] دونوں جوتیاں پہنے یا
دونوں اُتار ڈالے۔

(۸) حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص بائیں ہاتھ
سے کھانا کھائے یا ایک جوتی پہنکر چلے۔

(۹) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے جوتی پہنے تو
چاہیے کہ دہنی جانب سے ابتدا کرے اور جب اُتارے

[1] یعنی وضو کرکے بھیگے ہوے پیر میں انکو پہن لیتے تھے ۱۲ [2] یہ ممانعت اسلیے معلوم ہوتی ہے کہ یہ فعل خلاف تہذیب ہے ۱۲

فلیبدء بالشمال فلتکن
الیمنی اولھما تنعل واٰخرھما
تنزع۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یحب التیمن ما استطاع
فی ترجلہ وتنعلہ وطھورہ۔

عن ابی ھریرۃ قال کان
لنعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قبالان وابی بکر وعمر رضی اللہ
عنھما واول من عقد عقدا واحدا
عثمان رضی اللہ عنہ

توچاہیئے کہ بائین جانب سے ابتدا کرے تاکہ داہنے
پیر مین سب سے پہلے جوتی پہنی جائے اور سب کے
آخر مین اُتاری جائے۔

(۱۰) حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم حتے الامکان داہنی جانب سے ابتدا کرنے
کو پسند کرتے تھے کنگھی کرنے مین بھی اور جوتی پہننے
مین بھی اور طہارت کرنے مین بھی۔

(۱۱) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جوتی مین دو دو تسمے
ہوتے تھے اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی جوتی مین بھی اور
سب سے پہلے جس نے ایک تسمہ کو رواج دیا وہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ ہین۔

باب ما جاء فی ذکر خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مُہر کے بیان مین (اس باب مین (۸) حدیثین ہین۔

عن انس بن مالک قال کان خاتم النبی صلی
اللہ علیہ وسلم من ورق وکان فصہ حبشیا

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من فضۃ
فکان یختم بہ ولا یلبسہ

عن انس قال کان خاتم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ فصہ منہ

عن انس بن مالک قال لما

(۱) حضرت انس بن مالک سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی مہر چاندی کی تھی اور نگینہ اسکا حبشی تھا۔

(۲) حضرت ابن عمر سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک انگوٹھی چاندی کی بنائی تھی جس سے مہر کیا کرتے تھے
اسکو پہنتے نہ تھے۔

(۳) حضرت انس سے روایت ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور نگینہ بھی اسکا چاندی کا تھا۔

(۴) حضرت انس سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ جب

اراد النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی العجم قیل لہ ان العجم لایقبلون الاکتابا علیہ خاتم فاصطنع خاتما فکانی انظر الے بیاضہ فی کفہ۔

عن انس بن مالك قال كان نقش خاتم النبی صلے اللہ علیہ وسلم محمد سطر و رسول سطر و اللہ سطر

عن انس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم كتب الی کسری وقیصر والنجاشی فقیل لہ انہم لایقبلون کتابا الا بخاتم فصاغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما حلقتہ فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ

عن انس بن مالك ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ

عن ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق فکان فی یدہ ثم کان فی ید ابی بکر و عمر ثم کان فی ید عثمان رضی اللہ عنہم حتے وقع فی بئر اریس نقشہ محمد رسول اللہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کی طرف فرمان بھیجنے کا ارادہ کیا تو آپ سے بیان کیا گیا کہ اہل عجم اس تحریر کا اعتبار کرتے ہین جس پر مہر ہو پس آپنے ایک مہر بنوائی گویا کہ مین اب اُس مُہر کی چمک آپکے ہاتھ مین دیکھ رہا ہون۔

(۵) حضرت انس بن مالک کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر مین ایک سطر مین محمد کندہ تھا اور ایک سطر مین رسول اور ایک سطر مین اللہ

(۶) حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی کو فرمان لکھا تو آپ سے کہا گیا کہ یہ لوگ کسی تحریر کو بغیر مہر کے قبول نہین کرتے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی جسکا حلقہ چاندی کا تھا اور اس مین محمد رسول اللہ کندہ تھا۔

(۷) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا تشریف لیجاتے تھے تو اپنی انگوٹھی اُتار ڈالتے تھے۔

(۸) حضرت ابن عمر کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی چاندی کی بنوائی تھی وہ آپکے ہاتھ مین رہتی تھی پھر حضرت ابوبکر و عمر کے ہاتھ مین رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین رہی یہان تک کہ اریس (نام کے کنوین) مین گر گئی اس مین محمد رسول اللہ کندہ تھا۔

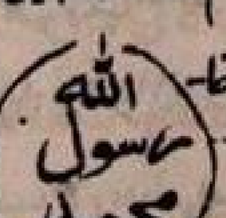

نوٹ یہ مُہر گول تھی اور نیچے سے پڑھی جاتی تھی۔ صورت اسکی یہ تھی۔

باب ما جاء فی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتختم فی یمینہ

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبس خاتمہ فی یمینہ

وعنہ بسند اٰخر ایضا نحوہ

عن حماد بن سلمۃ قال رأیت ابن رافع یتختم فی یمینہ فسألتہ عن ذلک فقال رأیت عبد اللہ بن جعفر یتختم فی یمینہ وقال عبد اللہ بن جعفر کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یتختم فی یمینہ

عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتختم فی یمینہ

عن الصلت بن عبد اللہ قال کان ابن عباس یتختم فی یمینہ ولا اخالہ الا قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یتختم فی یمینہ

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من فضۃ وجعل فصہ مما یلی کفہ ونقش فیہ محمد رسول اللہ ونھی ان ینقشہ احد علیہ وھو الذی سقط من معیقیب فی بئر اریس۔

باب اس بیان مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ مین انگوٹھی پہنتے تھے (اس باب مین ۹ حدیثین ہین)

(۱) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم انگوٹھی داہنے ہاتھ مین پہنتے تھے۔

(۲) حضرت علی سے ایک اور سند سے بھی اسی کے مثل منقول ہے۔

(۳) حماد بن سلمہ کہتے ہین کہ مین نے ابن ابی رافع کو دیکھا کہ وہ انگوٹھی داہنے ہاتھ مین پہنتے تھے مین نے ان سے اسکا سبب پوچھا اُنھون نے کہا مین نے عبد اللہ بن جعفر کو دیکھا وہ انگوٹھی داہنے ہاتھ مین پہنتے تھے اور عبد اللہ بن جعفر نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ مین انگوٹھی پہنتے تھے۔

(۴) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی داہنے ہاتھ مین پہنتے تھے۔

(۵) صلت بن عبد اللہ کہتے ہین کہ ابن عباس اپنے داہنے ہاتھ مین انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور میرا خیال ہے کہ اُنھون نے یہ بھی کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی اپنے داہنے ہاتھ مین پہنتے تھے۔

(۶) حضرت ابن عمر سے روایت ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی چاندی کی بنوائی تھی اور اسکا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے تھے اور اس مین محمد رسول اللہ کندہ تھا اور آپنے منع کر دیا تھا کہ کوئی دوسرا شخص یہ عبارت کندہ نہ کرائے یہی انگوٹھی تھی جو معیقیب (کے ہاتھ) سے اریس مین گر گئی۔

عن جعفر بن محمد عن ابیه قال کان الحسن والحسین رضی الله عنهما یتختمان فی یسارهما۔

عن انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم تختم فی یمینه

قال ابو عیسی هذا حدیث غریب لانعرفه من حدیث سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا الا من هذا الوجه وروی بعض اصحاب قتادة عن قتادة عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم تختم فی یساره وهو حدیث لا یصح ایضاً۔

عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتما من ذهب فکان یلبسه فی یمینه فاتخذ الناس خواتیم من ذهب فطرحه رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال لا البسه ابدا فطرح الناس خواتیمهم۔

باب ما جاء فی صفة سیف رسول الله صلی الله علیه وسلم

عن انس قال کان قبیعة سیف رسول الله

(۷) حضرت جعفر بن محمد اپنے والد (حضرت باقر) سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما بائین ہاتھ مین انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(۸) حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ مین انگوٹھی پہنی۔

ابو عیسی کہتا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے ہم نہین جانتے کہ سوا اس سند کے اور کسی سند مین سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انھون نے حضرت انس سے انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس مضمون کی حدیث روایت کی ہو اور قتادہ کے بعض شاگردون نے قتادہ سے انھون نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائین ہاتھ مین انگوٹھی پہنی مگر یہ حدیث صحیح نہین ہے۔

(۹) حضرت ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی بنوائی اور اسکو آپ اپنے داہنے ہاتھ مین پہنا کرتے تھے یہ دیکھکر اور لوگون نے بھی سونے کی انگوٹھیان بنوائین پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس انگوٹھی کو اُتار ڈالا اور فرمایا کہ اب اسکو کبھی نہ پہنونگا لہذا اور لوگون نے بھی اپنی انگوٹھیان اُتار ڈالین۔

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے بیان مین (اس باب مین (۴) حدیثین ہین)

(۱) حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم من فضة۔

عن ابن سعید عن جدہ قال دخل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکة یوم الفتح وعلے سیفہ ذھب وفضة قال طالب فسألتُ عن الفضة فقال کانت قبیعة السیف فضة۔

عن ابن سیرین قال صنعت سیفی علی سیف سمرة بن جندب وزعم سمرة انہ صنع سیفہ علے سیف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وکان حنیفاً۔

عن عثمان بن سعد بھذا الاسناد نحوہ

باب ماجاء فی صفة درع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عن الزبیر بن العوام قال کان علے النبی صلے اللہ علیہ وسلم یوم احد درعان فنھض الی الصخرة فلم یستطع فاقعد طلحة تحتہ فصعد النبی صلے اللہ علیہ وسلم حتی استوی علی الصخرة قال

صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

(۲) ابن سعید نے اپنے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین فتح مکہ کے دن داخل ہوے تو آپ کی تلوار پر سونے اور چاندی کا کام تھا۔ طالب راوی اس حدیث کے کہتے ہین کہ مین نے چاندی کی بابت[1] پوچھا تو میرے استاد نے کہا کہ تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

(۳) ابن سیرین سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے اپنی تلوار سمرہ بن جندب کی تلوار کے مطابق بنائی تھی اور سمرہ کہتے تھے کہ انھون نے اپنی تلوار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار پر بنائی تھی اور آپ کی تلوار حنفی[2] تھی۔

(۴) ایک دوسری سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زرہ کے بیان مین (اس باب مین (۲) حدیثین ہین)

(۱) حضرت زبیر بن عوام سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ احد کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس پر دو زرہین تھین پس آپ پتھر پر[3] چڑھنے لگے تو (بوجہ خستگی کے) نہ چڑھ سکے پس آپ نے حضرت طلحہ کو اپنے نیچے بٹھلایا اور آپ اُنکے اوپر چڑھکر پتھر پر چڑھے حضرت زبیر کہتے ہین کہ مین نے

[1] یعنی یہ پوچھا کہ چاندی کس جگہ تھی ۱۲ [2] حنفی کا مطلب یہ ہے کہ قبیلہ بنی حنیفہ کی تلوارون کی وضع پر تھی ۱۲

[3] یہ واقعہ لڑائی ختم ہونے کے بعد کا ہے اسوقت آپ زخمون سے چور ہورہے تھے ۱۲

فسمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول اوجب طلحۃ

عن السائب بن یزید ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان علیہ یوم احد درعان قد ظاہر بینہما

باب ما جاء فی صفۃ مغفر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ عام الفتح وعلے راسہ المغفر قال فلما نزعہ جاءہ رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوہ قال ابن شہاب وبلغنی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لم یکن یومئذ محرما

باب ما جاء فی عمامۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

عن جابر قال دخل النبی صلے اللہ علیہ وسلم مکۃ یوم الفتح وعلیہ عمامۃ سوداء۔

عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ قال رایت علے رسول اللہ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ طلحہ نے (جنت کو اپنے لیے) واجب کرلیا۔

(۲) حضرت سائب بن یزید سے روایت ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر اُحد کے دن دو زرہین تھین آپنے ان دونون کو ایک ساتھ پہنا تھا

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خود کے بیان مین (اس باب مین (۱) حدیث ہے

(۱) حضرت انس بن مالک سے روایت ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین داخل ہوے تو آپکے سر مبارک پر ایک خود تھا آپ سے بیان کیا گیا کہ یہ ابن خطل کعبہ کے پردون سے لگا ہوا ہے آپنے فرمایا اُسکو قتل کردو۔ ابن شہاب (زہری) کہتے ہین کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس روز احرام باندھے ہوے نہ تھے۔

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ کے بیان مین (اس باب مین (۵) حدیثین ہین

حضرت جابر سے روایت ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مین فتح مکہ کے دن داخل ہوے اور اسوقت آپکے سر پر ایک سیاہ عمامہ تھا۔

(۲) جعفر بن عمرو بن حریث اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا

لہ یہ شخص نہایت شریر تھا ۱۲

صلے اللہ علیہ وسلم عمامۃ سوداء

عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم خطب الناس و علیہ عمامۃ سوداء

عن ابن عمر قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا اعتم سدل عمامتہ بین کتفیہ قال نافع وکان ابن عمر یفعل ذلک قال عبید اللہ ورایت القاسم بن محمد وسالما یفعلان ذلک۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس وعلیہ عصابۃ دسماء۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر ایک سیاہ عمامہ دیکھا

(۳) جعفر بن عمرو بن حریث اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کے سامنے خطبہ پڑھا اور اسوقت آپکے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔

(۴) حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تھے تو اسکا شملہ دونون شانون کے درمیان مین لٹکاتے تھے نافع کہتے ہین کہ ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے عبید اللہ کہتے ہین مین نے قاسم بن محمد اور سالم کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا۔

(۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم نے لوگون کے سامنے خطبہ پڑھا اسوقت آپکے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

باب ما جاء فی صفۃ ازار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ازار کے بیان مین (اس باب مین (۴) حدیثین ہین

عن ابی بردۃ قال اخرجت الینا عائشۃ رضی اللہ عنہا کساء ملبدا و ازارا غلیظا فقالت قبض روح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ھذین۔

عن الاشعث بن سلیم قال سمعت عمتی

(۱) ابو بردہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے ایک پیوند لگی ہوئی چادر اور ایک موٹے کپڑے کی ازار ہمارے سامنے نکالی اور کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک انھین دو کپڑون مین قبض[۱] کی گئی تھی۔

(۲) اشعث بن سلیم کہتے ہین کہ مین نے اپنی پھوپھی سے سنا

[۱] یعنے بوقت قبض روح یہی دونون کپڑے آپ کے جسم مبارک پر تھے

تحدث عن عمها قال بينما انا امشى بالمدينة اذا انسان خلفى يقول ارفع ازارك فانه اتقى وابقى فالتفت فاذا هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله انما هى بردة ملحاء قال اما لك فى اسوة فنظرت فاذا ازاره الى نصف ساقيه۔

وہ اپنے چچا سے نقل کرتی تھین وہ کہتے تھے ایک روز اس حال مین کہ مین مدینہ مین چلا جارہا تھا یکایک کوئی شخص میرے پیچھے سے یہ کہہ رہا تھا کہ اپنی ازار اونچی کرو وہ مناسب تقویٰ کے اور زیادہ پائدار ہے مین نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ چادر تو ملحا ہے آپ نے فرمایا کہ کیا تمکو میری اقتدا منظور نہین ہے پس مین نے دیکھا تو آپ کی ازار آپ کی آدھی پنڈلی تک تھی۔

عن اياس بن سلمة بن الاكوع عن ابيه قال كان عثمان يأتزر الى انصاف ساقيه وقال هكذا كانت ازرة صاحبى يعنى النبى صلى الله عليه وسلم

(۳) ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد سے روایت کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ حضرت عثمان اپنی آدھی پنڈلیون تک ازار باندھا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میرے صاحب یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ازار بھی اسیطرح ہوتی تھی۔

عن حذيفة بن اليمان قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بعضلة ساقى او ساقه فقال هذا موضع الازار فان ابيت فاسفل فان ابيت فلا حق للازار فى الكعبين۔

(۴) حضرت حذیفہ بن یمان سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا عضلہ پکڑکر فرمایا کہ یہی جگہ ازار کی ہے لیکن اگر تمکو منظور نہو تو اس سے کچھ نیچی کر دو یہ بھی منظور نہ ہو تو ازار کا کچھ حق ٹخنون مین نہین ہے۔

باب ما جاء فى مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی رفتار کے بیان مین (اس باب مین (۳) حدیثین ہین)

عن ابى هريرة قال ما رايت شيئا احسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم

(۱) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کسی کو نہین دیکھا

خلہ ملحا ایک خاص قسم کی چادر کو کہتے ہین اسکی وضع ہی ایسی ہوتی ہے کہ نیچی باندھی جائے قیمتی ہونیکے سبب سے اسکا اٹھانا گوارا نہ تھا۔

كان الشمس تجري في وجهه وما رايت احدا اسرع في مشيته من رسول الله صلى الله عليه وسلم كانما الارض تطوى له انا لنجهد انفسنا وانه لغير مكترث۔

عن ابراهيم بن محمد ولد علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال كان علي اذا وصف النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا مشى تقلع كانما ينحط في صبب۔

عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مشى تكفا تكفؤا كانما ينحط من صبب۔

(فیسا معلوم ہوتا تھا کہ) گویا آفتاب آپکے چہرۂ مبارک مین چل رہا ہے اور مین نے کسی کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیز رفتار نہین دیکھا (ایسا معلوم ہوتا تھا) کہ گویا زمین آپکے لیے لپیٹی جارہی ہے ہم لوگ اپنی جانون کو (آپ کے برابر چلنے کے لیے) تھکا دیتے تھے اور آپ بے تکلفی سے چلتے تھے

(۲) ابراہیم بن محمد سے جو حضرت علی کی اولاد سے مین- روایت ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت علی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے تھے تو کہتے تھے کہ جب آپ چلتے تھے تو قدم اٹھا کر (اور ایسے تیز کہ) گویا بلندی سے پستی مین اُتر رہے ہین-

(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ جب رسول رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چلتے تھے تو پیر اُٹھا کر (اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) گویا بلندی سے پستی مین اُتر رہے ہین

باب ما جاء في تقنع رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر القناع كان ثوبه ثوب زيات۔

باب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قناع استعمال کرنیکے بیان مین (اس باب مین ایک حدیث ہے)

(۱) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم قناع کی کثرت کرتے تھے (اور ایسا معلوم ہوتا تھا) گویا کہ آپ کا کپڑا روغن فروش کا کپڑا ہے۔

باب ما جاء في جلسة رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن قيلة بنت مخرمة انها رات رسول الله

باب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نشست کے بیان مین (اس باب مین (۳) حدیثین ہین)

(۱) حضرت قیلہ بنت مخرمہ سے روایت ہے کہ انھون نے رسولخدا

صلے الله عليه وسلم في المسجد وهو قاعد
القرفصاء قالت فلما رأيت رسول الله
صلے الله عليه وسلم المتخشع في الجلسة
ارعدت من الفرق۔

عن عباد بن تميم عن عمه انه رأى النبي
صلے الله عليه وسلم مستلقيا في المسجد واضعا
احدى رجليه على الاخرى۔

عن ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله
صلے الله عليه وسلم اذا جلس في المسجد
احتبى بيديه

صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بطرز قرفصا[1] بیٹھے ہوے
دیکھا وہ کہتی ہیں کہ میں نے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
اسطرح عاجزی کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا تو خوف[2] سے میں
کانپ گئی۔

(۲) عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوے دیکھا
آپ اپنا ایک پیر دوسرے پیر پر رکھے ہوے تھے۔

(۳) حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں بیٹھتے تھے تو
اپنے دونوں ہاتھوں سے احتبا[3] کرتے تھے۔

باب ما جاء في تكاة رسول الله صلے الله عليه وسلم

عن جابر بن سمرة قال رأيت رسول الله
صلے الله عليه وسلم متكئا على وسادة
على يساره

عن عبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
الا احدثكم باكبر الكبائر قالوا بلى
يا رسول الله قال الاشراك
بالله وعقوق الوالدين قال

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تکیہ لگانے کے بیان میں اس باب میں (۵) حدیثیں ہیں

(۱) حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک تکیہ پر جو آپکے بائیں جانب
تھا ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔

(۲) عبد الرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
میں تمسے نہ بیان کروں کہ سب سے بڑا کبیرہ گناہ کیا ہے لوگوں نے
عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ بیان کیجئے آپنے فرمایا کہ اللہ
کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نا فرمانی کرنا وہ کہتے تھے

[1] قرفصا کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنے سرین کے بل بیٹھ جائے اور گھٹنوں کو کھڑا کرکے پیٹ سے ملائے اور دونوں ہاتھوں کو پنڈلیوں کے گرد لاکر حلقہ باندھ لے ۱۲

[2] یہ خیال پیدا ہوا کہ سردار عالم اسقدر خوف زدہ ہو رہے ہیں ۱۲

[3] احتبا کا طرز بھی قرفصا کے قریب ہے ۱۲

وجلس رسول الله صلے الله عليه وسلم وكان متكئًا قال وشهادة الزور او قول الزور فما زال رسول الله صلے الله عليه وسلم يقولها حتے قلنا ليته سكت۔

عن ابى جحيفة قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم اما انا فلا اكل متكئًا۔

عن ابى جحيفة يقول قال رسول الله صلے الله عليه وسلم لا اكل متكئًا

عن جابر بن سمرة قال رأيت النبى صلے الله عليه وسلم متكئًا علے وسادة قال ابو عيسى لم يذكر وكيع علے يساره هكذا روى غير واحد عن اسرائيل نحو رواية وكيع ولا نعلم احدا روى فيه علے يساره الا ما روى اسحاق بن منصور عن اسرائيل۔

باب ما جاء فى اتكاء رسول الله صلے الله عليه وسلم۔

عن انس رضى الله عنه ان النبى صلے الله عليه وسلم كان شاكيًا فخرج يتوكأ علے اسامة

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھکر بیٹھ گئے اور آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے اور آپنے فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بات کہنا حضرت ابوبکرہ کہتے ہین کہ پھر بار بار رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اس کلمہ کی تکرار کرنے لگے یہانتک کہ ہمنے کہا کاش آپ چپ ہو جاتے۔

(۳) حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تکیہ لگا کر کھاتا نہین کھاتا

(۴) حضرت نیز ابو جحیفہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تکیہ لگا کر کھانا نہین کھاتا

(۵) حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک تکیہ پر سہارا لگائے ہوئے تھے۔

ابو عیسی کہتا ہے وکیع نے یہ نہین بیان کیا کہ وہ تکیہ بائین جانب تھا اور وکیع کے مثل بہت لوگون نے اسرائیل سے روایت کی ہے اور ہم نہین جانتے کہ کسی نے بائین جانب تکیہ کا ہونا روایت کیا ہو سوا اسحاق بن منصور کے کہ انھون نے اسرائیل سے اس مضمون کو روایت کیا ہے

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ٹیک لگانے کے بیان مین (اس باب مین (۲) حدیثین ہین)

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرض (وفات) مین مبتلا تھے پس آپ باہر تشریف لائے اُسامہ بن زید پر تکیہ لگائے ہوئے تھے

وعلیہ ثوب قطری قد توشح بہ فصلی بہم۔

اور ایک قطری چادر آپکے جسم مبارک پر تھی جسکو آپ لپیٹے ہوے تھے پھر (اسی حالت میں) آپنے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

عن الفضل بن عباس قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی توفی فیہ وعلی راسہ عصابۃ صفراء فسلمت فقال یا فضل قلت لبیک یا رسول اللہ قال اشدد بہذہ العصابۃ راسی قال ففعلت ثم قعد فوضع کفہ علی منکبی ثم قام ودخل فی المسجد وفی الحدیث قصۃ۔

(۲) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مرض وفات میں مبتلا تھے اور آپکے سر مبارک میں (بوجہ شدت درد سر کے) ایک زرد پٹی بندھی ہوئی تھی میں نے سلام عرض کیا آپنے فرمایا ای فضل میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تم اس پٹی سے میرا سر کس دو چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا پس آپ اٹھکر بیٹھ گئے اور اپنی ہتیلی میرے شانہ پر رکھکر کھڑے ہوے اور مسجد تشریف لیگئے اس حدیث میں ابھی اور مضمون بھی ہے۔

باب ما جاء فی صفۃ اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کھانے کی کیفیت کے بیان میں اس باب میں (۶) حدیثیں ہیں۔

عن ابن لکعب بن مالک عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یلعق اصابعہ ثلثا قال ابو عیسیٰ وروی غیر محمد بن بشار ہذا الحدیث قال کان یلعق اصابعہ الثلث۔

(۱) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کھانا کھانیکے بعد) اپنی انگلیوں کو تین مرتبہ چاٹ لیا کرتے تھے۔

ابو عیسیٰ کہتا ہو کہ محمد بن بشار کے علاوہ اور لوگوں نے اس حدیث کو اسطرح روایت کیا ہو کہ آپ اپنی تین انگلیوں کو جنسے کھانا کھاتے تھے چاٹ لیا کرتے تھے۔

ف[1] آج کل لوگ اس فعل کو خلاف تہذیب سمجھتے ہیں معاذ اللہ منہ ۱۲

عن انس قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا اکل طعاما لعق اصابعہ الثلث

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا چکتے تھے تو اپنی تینون انگلیان چاٹ لیا کرتے تھے۔

عن ابی جحیفۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فلا اکل متکئاً

(۳) حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تکیہ لگا کر کھانا نہین کھاتا۔

عن علی بن الاقمر نحوہ۔

(۴) نیز اسی مضمون کی روایت حضرت ابو جحیفہ سے بسند دیگر منقول ہے۔

عن ابن لکعب بن مالک عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یاکل باصابعہ الثلث ویلعقہن۔

(۵) حضرت کعب بن مالک کے ایک صاحبزادے اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ وہ کہتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی تین انگلیون[۱] سے کھانا کھاتے تھے اور اُن کو چاٹ لیا کرتے تھے۔

عن انس بن مالک یقول اتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بتمر فرأیتہ یاکل وھو مقع من الجوع۔

(۶) حضرت انس بن مالک کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین چھوہارے لائے گئے تو مین نے آپ کو دیکھا کہ آپ وہ چھوہارے کھا رہے ہین اور اسوقت آپ بھوک کی وجہ سے (سیدھے نہ بیٹھ سکتے تھے بلکہ) کمنیون سے ٹیک لگائے ہوے تھے۔

باب ما جاء فی صفۃ خبز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی روٹی کی کیفیت کے بیان مین (اس باب مین (۸) حدیثین ہین)

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت ما شبع ال محمد صلے اللہ وسلم من خبز الشعیر یومین متتابعین

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی تھی کہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی لگے درپے دو دن جو کی کی روٹی بھی سیر ہو کر نہین کھائی یہانتک کہ آنحضرت خدا

[۱] یعنی دو انگلیان اور ایک انگوٹھا اس فعل سے علاوہ دوسرے مصالح کے فقر و مسکنت کا اظہار بھی ہوتا ہے

حتی قبض رسول الله صلے الله علیه وسلم

عن سلیم بن عامر قال سمعت ابا امامة الباهلی یقول ما کان یفضل عن اهل بیت رسول الله صلے الله علیه وسلم خبز الشعیر

عن ابن عباس رضی الله عنه قال کان رسول الله صلے الله علیه وسلم یبیت اللیالی المتتابعة طاویا هو واهله لا یجدون عشاء و کان اکثر خبزهم خبز الشعیر۔

عن سهل بن سعد انه قیل له اکل رسول الله صلے الله علیه وسلم النقی یعنی الحواری فقال سهل ما رأی رسول الله صلے الله علیه وسلم النقی حتی لقی الله تعالی فقیل له هل کانت لکم مناخل علے عهد رسول الله صلے الله علیه وسلم قال ما کانت لنا مناخل فقیل کیف کنتم تصنعون بالشعیر قال کنا ننفخه فیطیر منه ما طار ثم نعجنه۔

عن انس بن مالک قال ما اکل نبی الله صلے الله علیه وسلم علے خوان ولا فی سکرجة ولا خبز له مرقق قال فقلت لقتادة

صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔

(۲) سلیم بن عامر کہتے ہین کہ مین نے حضرت ابو امامہ باہلی سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والون کو جو کی روٹی بھی زائد نہ میسر تھی۔

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر مین کئی کئی راتین اس حال مین گذر جاتی تھین کہ آپ اور آپ کے گھر والے بھوکے سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہوتا تھا اور اکثر غذا ان کی جو کی روٹی تھی۔

(۴) حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے انسے کسی نے پوچھا کہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی میدہ کی روٹی بھی کھائی تھی تو حضرت سہل نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی میدہ کی روٹی دیکھی بھی نہین انسے پوچھا گیا کہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین آپ لوگون کے پاس چلنیان تھین اُنھون نے کہا کہ ہمارے پاس چلنیان نہ تھین پوچھا گیا کہ پھر آپ جو کو کیا کرتے تھے اُنھون نے کہا کہ ہم اسکو مُنھ سے پھونکتے تھے جسقدر بھوسی اسکی اُڑ جاتی اُڑ جاتی تھی پھر ہم اُسکو خمیر بناتے تھے۔

(۵) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے وہ کہتے ہین کبھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خوان کے اوپر کھانا نہین کھایا اور نہ طشتریون مین اور نہ کبھی آپکے لیے چپاتی پکی (یونس راوی حدیث) کہتے ہین مین نے قتادہ سے پوچھا

نعلے ماکانوا یاکلون قال علی هذه السفر قال
محمد بن بشار یونس هذا الذی روی
عن قتادة هو یونس الاسکاف
عن مسروق قال دخلت علی عائشة
فدعت لی بطعام وقالت ما اشبع من طعام
فاشاء ان ابکی الا بکیت قال قلت لم
قالت اذکر الحال التی فارق علیها
رسول الله صلی الله علیه وسلم
الدنیا والله ما شبع من
خبز ولا لحم مرتین فی یوم
واحد۔
عن عائشة قالت ما شبع رسول الله
صلی الله علیه وسلم من خبز شعیر
یومین متتابعین حتی قبض۔
عن انس قال ما اکل رسول الله
صلی الله علیه وسلم علی خوان ولا اکل
خبزا مرققا حتی مات

باب ما جاء فی صفة ادام رسول الله صلی الله علیه وسلم

عن عائشة رضی الله عنها ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال نعم الادام
الخل قال عبد الله بن عبد الرحمن

پھر کس چیز پر روٹی رکھکر کھایا کرتے تھے انھون نے کہا
ان دسترخوانون پر۔ محمد بن بشار کہتے ہین کہ یہ یونس
جنھون نے قتادہ سے روایت کی ہی یونس اسکاف ہین۔
(۶) مسروق کہتے ہین مین (ایک روز) حضرت عائشہ کے
پاس گیا تو انھون نے میرے لیے کھانا منگایا اور کہنے لگین
کہ جب مین سیر ہو کر کوئی چیز کھاتی ہون تو میرا دل چاہتا ہی
کہ روؤن اور روتی ہون مسروق کہتے ہین مین نے کہا
کیون کہنے لگین مجھے وہ حالت یاد آتی ہی جس حالت
مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لیگئے
واللہ آپنے کبھی دن مین دو مرتبہ سیر ہو کر گوشت
اور روٹی نہ کھائی۔
(۷) حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ کہتی ہین کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جَو کی روٹی بھی دو دن
پے در پے سیر ہو کر نہ کھائی یہانتک کہ آپکی وفات ہو گئی
(۸) حضرت انس سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی خوان پر کھانا نہین کھایا
اور نہ کبھی چپاتی کھائی یہان تک کہ آپ کی وفات ہو گئی۔

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نانخورش کے بیان مین اس باب مین (۳۲) حدیثین ہین

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمدہ ادام
یعنی نانخورش سرکہ ہے۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن نے

فی حدیثہ نعم الادم او الادام الخل

عن النعمان بن بشیر یقول الستم فی طعام وشراب ما شئتم لقد رایت نبیکم وما یجد من الدقل ما یملأ بطنہ۔

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الادام الخل

عن زھدم الجرمی قال کنا عند ابی موسی فاتی بلحم دجاج فتنحی رجل من القوم فقال مالک قال انی رایتھا تاکل شیئاً نتناً فحلفت ان لا اکلھا قال ادن فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل لحم الدجاج۔

عن ابراھیم بن عمر بن سفینۃ عن ابیہ عن جدہ قال اکلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم حباری

عن زھدم الجرمی قال کنا عندہ ابی موسی قال فقدم طعامہ

اپنی روایت مین شک کیا ہی کہ لفظ ادم ہی یا ادام۔

(۲) حضرت نعمان بن بشیر نے (ایک روز) لوگون سے کہا کیا تمکو کھانا پینا جسقدر چاہو میسر نہین ہے مین نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ ردی چھوہارے بھی انکو میسر نہ تھے جو انکا پیٹ بھر دیتے۔

(۳) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عمدہ نانخورش سرکہ ہے۔

(۴) زہدم جرمی سے روایت ہی وہ کہتے ہن ہم حضرت ابوموسی اشعری کے پاس تھے کہ انکے سامنے مرغ کا گوشت لایا گیا تو ان لوگون مین سے ایک شخص الگ بیٹھ گیا حضرت ابوموسی نے پوچھا کہ کیون تو اُسنے کہا کہ مین نے مرغ کو نجاست کھاتے ہوتے ہوے دیکھا تو مین نے قسم کھائی کہ اسکا گوشت نہ کھاؤن گا حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ قریب آجاؤ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوے دیکھا ہی۔

(۵) ابراہیم بن سفینہ اپنے والد سے وہ اُنکے دادا سے روایت کرتے ہین کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حباری[۱] کا گوشت کھایا ہی۔

(۶) زہدم جرمی سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ ہم (ایک روز) حضرت ابوموسیٰ کے پاس تھے کہ انکا کھانا آیا

[۱] حباری مرغاب کو کہتے ہین ۱۲

طعامه وقدم فی طعامه لحم
دجاج وفی القوم رجل من بنی تیم الله
احمر کانه مولی قال فلم یدن فقال له
ابو موسی ادن فانی قد رایت رسول
الله صلی الله علیه وسلم اکل منه
قال انی رایته یاکل شیئا فقذرته
فحلفت ان لا اطعمه ابدا۔

عن ابی اسید قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم کلوا الزیت وادهنوا
به فانه من شجرة مبارکة۔

عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
کلوا الزیت وادهنوا به فانه من شجرة
مبارکة قال ابو عیسی وکان
عبد الرزاق یضطرب فی
هذا الحدیث فربما اسنده
وربما ارسله۔

عن انس بن مالک قال
کان النبی صلی الله علیه
وسلم یعجبه الدباء فاتی بطعام
اودعی فجعلت اتتبعه فاضعه بین
یدیه لما اعلم انه یحبه۔

اور اُس کھانے مین مرغ کا گوشت بھی تھا وہان ایک شخص قبیلہ بنی تیم اللہ مین سے تھا رنگ اسکا سُرخ تھا غلام[1] معلوم ہوتا تھا وہ دسترخوان کے قریب نہ آیا اس سے حضرت ابو موسی نے کہا کہ قریب آؤ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مُرغ کا گوشت کھاتے ہوے دیکھا ہی اُسنے کہا کہ مین نے اسکو دیکھا کہ نجاست کھاتا ہی لہذا مجھے اُس سے نفرت ہوگئی اور مین نے قسم کھالی ہی کہ کبھی اسکو نہ کھاؤن گا۔

(۷) حضرت ابو اسید سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روغن زیتون کھاؤ اور بدن مین لگاؤ وہ ایک برکت والے درخت کا تیل ہی

(۸) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روغن زیتون کھاؤ اور اسکو بدن مین لگاؤ وہ ایک مبارک درخت کے پیدا ہوئی ہی ابو عیسی کہتا ہی کہ عبد الرزاق کو اس روایت مین اضطراب ہوگیا ہی کبھی وہ اسکو مسند روایت کرتے ہین کبھی مرسل۔ چنانچہ ہمارے استاد نجی نے ہم سے وہی روایت بغیر واسطہ حضرت عمر کے نقل کرکے بیان کی۔

(۹) انس بن مالک کہتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کدو مرغوب تھا پس (ایک وقت) آپکے لیے کھانا لایا گیا یا آپ کھانے کے لیے بُلائے گئے تو مین ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر کدو کی قاشین آپکے سامنے رکھنے لگا کیونکہ مین جانتا تھا کہ آپ کو اس سے رغبت ہے

[1] چونکہ رومی عیسائی گورے ہوتے تھے اور وہ غلام بناکر لائے جاتے تھے اسلیے گورا ہونا غلامی کی علامت قرار پایا ۱۲

عن حکیم بن جابر عن ابیہ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرأیت عندہ دباء یقطع فقلت ما ھذا قال نکثر بہ طعامنا قال ابو عیسی وجابر ھذا ھو جابر بن طارق ویقال ابن ابی طارق وھو رجل من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولا نعرف لہ الا ھذا الحدیث الواحد وابو خالد اسمہ سعد۔

عن انس بن مالک یقول ان خیاطا دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لطعام صنعہ قال انس فذھبت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی ذلک الطعام فقرب الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خبزا من شعیر ومرقا فیہ دباء وقدید قال انس فرأیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یتبع الدباء حوالی الصحفۃ فلم ازل احب الدباء من یومئذ۔

عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلواء والعسل

عن ام سلمۃ انھا قربت الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنبا مشویا فاکل منہ ثم قال

(۱۰) حکیم بن جابر اپنے والد سے روایت کرتے ہین وہ کہتے تھے کہ مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا تو مین نے دیکھا کہ کدو آپکے یہان کاٹا جا رہا ہی مین نے پوچھا یہ کیا ہی تو آپ نے فرمایا کہ اس سے ہم اپنے کھانے کو بڑھا لیتے ہین ابو عیسی کہتا ہی کہ یہ جابر طارق کے بیٹے ہین یہ ایک شخص ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے ہم ان کی کوئی روایت سوا اس حدیث کے نہین جانتے اور ابو خالد (راوی) کا نام سعد ہی۔

(۱۱) حضرت انس بن مالک کہتے ہین کہ ایک درزی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو اُسنے تیار کیا تھا حضرت انس کہتے ہین مین بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانے کے لیے گیا پس اسنے جو کی روٹی اور شوربا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر رکھدیا شوربے مین کدو تھا اور سکھلایا ہوا گوشت تھا حضرت انس کہتے ہین کہ مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ برتن کے کنارون سے کدو کی قاشین تلاش کرتے تھے اُس دن سے مجھے کدو کے ساتھ محبت ہوگئی۔

(۱۲) حضرت عائشہ کہتی ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حلوا کو اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

(۱۳) حضرت ام سلمہ کہتی ہین کہ انھون نے رسول خدا صلے اللہ وسلم کے سامنے (بکری کا) بریان پہلو پیش کیا حضرت نے اس مین سے کھایا پھر نماز پڑھنے کے لئے

الی الصلوٰۃ وما توضأ۔

عن عبد اللہ بن الحارث قال اکلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شواءً فی المسجد

عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ضفت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فاتی بجنب مشوی ثم اخذ الشفرۃ فجعل یحزلی بہا منہ قال فجاء بلال یوذنہ بالصلوٰۃ فالقی الشفرۃ فقال مالہ تربت یداہ قال وکان شاربہ قد وفی فقال لہ[1] اقصہ لک علی سواک او قصہ علی سواک۔

عن ابی ہریرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنہس منہا۔

عن ابن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الذراع قال وسم فی الذراع وکان یری ان الیہود سموہ۔

عن ابی عبید قال طبخت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدراً وکان یعجبہ الذراع

کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا۔

(۱۴) عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں کہ ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گوشت بریان مسجد میں کھایا۔

(۱۵) حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں ایک شب کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مہمان ہوا تو آپکے سامنے پہلوے بریان لایا گیا آپ میرے لیے اس میں سے گوشت کاٹنے لگے اسی اثنا میں بلال آپ کو نماز کی اطلاع دینے کے لیے آئے پس آپ نے چھری ہاتھ سے ڈالدی اور فرمایا اسکو کیا ہوا ہر خاک آلود ہوں ہاتھ اسکے حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ بلال کی مونچھیں کچھ بڑھی ہوئی تھیں آپ نے انسے فرمایا کہ میں مسواک کے اوپر انکو تراش دوں گا یا فرمایا کہ انکو مسواک کے اوپر تراش لو۔

(۱۶) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوشت لایا گیا تو دست اٹھا کر آپ کو دیا گیا دست آپ کو مرغوب تھا آپ نے اُس سے نوچکر کھایا۔

(۱۷) حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دست کا گوشت پسند تھا (ایک مرتبہ) آپ کو دست میں زہر ملا کر دیدیا گیا خیال کیا جاتا ہے کہ یہودیوں نے آپکو زہر دیا تھا۔

(۱۸) حضرت ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک دیگ پکائی گئی آپ کو دست کا گوشت پسند تھا

[1] یہ کلمہ غصہ کا نہیں ہے بلکہ عرب کا روزمرہ ہے [2] مسواک پر تراشنے کا مطلب یہ ہے کہ نیچے مسواک رکھکر اوپر سے تراش دوں گا یا یہ کہ مسواک کرنے میں بال مسواک سے نہ لگنے پائیں ۱۲

فناولته الذراع ثم قال ناولنی الذراع
فناولته ثم قال ناولنی الذراع
فقلت یا رسول الله وکم للشاۃ
من ذراع فقال والذی نفسی
بیده لو سکت لناولتنی
الذراع ما دعوت

عن عائشة رض قالت ما کان
الذراع احب اللحم الی رسول الله
صلے الله علیه وسلم ولکنه کان
لا یجد اللحم الا غبا وکان یعجل الیها
لانها اعجلها نضجا۔

عن عبد الله بن جعفر یقول سمعت
رسول الله صلے الله علیه وسلم یقول
ان اطیب اللحم لحم الظهر

عن عائشة ان النبی صلے الله علیه
وسلم قال نعم الادام الخل۔

عن ام هانئ قالت دخل علی النبی صلے
الله علیه وسلم فقال اعندک شیئ
فقلت لا الا خبز یابس وخل
فقال هاتی ما اقفر بیت
من ادم فیه خل۔

عن ابی موسی عن النبی صلے الله
علیه وسلم قال فضل عائشة علی النساء

لہذا مین نے آپ کو دست نکالدیا آپنے پھر فرمایا کہ مجھے دست نکالدو پھر مین نے آپکو نکالدیا آپنے (اسکو کھاکر) فرمایا کہ اور دست نکالدو مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بکری کے دست کے ہوتے ہین (دو دست تو مین نے نکالدیے) آپ نے فرمایا کہ اگر تم چپ رہتے تو جبتک مین مانگتا جاتا تم برابر نکالتے جاتے۔

(۱۹) حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ کہتی ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دست کا گوشت زیادہ مرغوب نہ تھا بلکہ بات یہ تھی کہ گوشت آپکو دوسرے تیسرے دن ملتا تھا لہذا آپ چاہتے تھے کہ جلد تیار ہو جائے اور دست کا گوشت جلد پک جاتا ہے۔

(۲۰) عبد اللہ بن جعفر کہتے ہین مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سب سے زیادہ عمدہ گوشت پیٹھ کا ہوتا ہے

(۲۱) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عمدہ نانخورش سرکہ ہے۔

(۲۲) حضرت ام ہانی سے روایت ہے وہ کہتی ہین (ایکروز) نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے یہان تشریف لائے اور آپنے پوچھا کہ تمھارے پاس کچھ (کھانیکو) ہے مین نے کہا نہین صرف خشک روٹی ہے اور سرکہ ہے آپنے فرمایا لاؤ جس گھر مین سرکہ ہو وہ گھر خالی نہین ہے۔

(۲۳) حضرت ابو موسیٰ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا کہ عائشہ کی بزرگی اور عورتون پر ایسی ہے

کفضل الثرید علی سائر الطعام۔

عن ابی هریرة انه رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأ من ثور اقط ثم رآه اکل من کتف شاة ثم صلی و لم یتوضأ۔

عن انس بن مالك قال اولم رسول الله صلی الله علیه وسلم علی صفیة بتمر وسویق۔

عن سلمی ان الحسن بن علی وابن عباس وابن جعفر اتوها فقالوا لها اصنعی لنا طعاما مما کان یعجب رسول الله صلی الله علیه وسلم ویحسن اکله فقالت یا بنی لا تشتهیه الیوم قال بلی اصنعیه لنا قال فقامت فاخذت شیئا من الشعیر فطحنته ثم جعلته فی قدر وصبت علیه شیئا من زیت ودقت الفلفل و التوابل فقربته الیهم فقالت هذا مما کان یعجب النبی صلی الله علیه وسلم ویحسن اکله۔

عن جابر بن عبد الله قال اتانا النبی صلی الله علیه وسلم فی منزلنا فذبحنا له شاة فقال کانهم

ثرید[۱] کی بزرگی اور کھانوں پر۔

(۲۴) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے پنیر کا ٹکڑا کھاکر وضو کیا پھر اُنھوں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے بکری کا شانہ کھایا بعد اُسکے نماز پڑھی اور وضو نہین کیا۔

(۲۵) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کے نکاح مین چھوہارے اور ستو سے دعوت ولیمہ کی تھی۔

(۲۶) حضرت سلمی سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی اور ابن عباس اور ابن جعفر انکے پاس گئے اور اُنسے کہا کہ ہمارے لیے کھانا تیار کرو اُس قسم کا جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مرغوب تھا اور جسکو آپ رغبت سے کھاتے تھے وہ بولین کہ ای صاحبزادے آج وہ کھانا تمکو اچھا نہ لگیگا مگر اُنھون نے کہا کہ ہان تم ہمارے لیے تیار کرو پس وہ اُٹھین اور اُنھون نے تھوڑے سے جو لیے اور اُنکو پیسکر ایک دیگ مین ڈالدیا اور اسپر کچھ روغن زیتون ڈالدیا اور مرچ سیاہ اور گرم مصالح پیسکر اسپر چھڑک دیا پھر اُنکے سامنے لاکر رکھدیا اور کہا کہ یہ کھانا منجملہ اُن کھانون کے ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا معلوم ہوتا تھا اور آپ رغبت سے کھاتے تھے۔

(۲۷) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ہمارے گھر مین تشریف لائے تو ہمنے آپکے لیے بکری ذبح کی آپنے فرمایا

[۱] شوربے مین روٹی جو بھگو دی جائے اُسی کو ثرید کہتے ہین ۱۲

و

علموا انا نحب اللحم وفي الحديث قصة

عن جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا معه فدخل على امرأة من الانصار فذبحت له شاة فاكل منها واتته بقناع من رطب فاكل منه ثم توضأ للظهر وصلى ثم انصرف فاتته بعلالة من علالة الشاة فاكل ثم صلى العصر ولم يتوضأ

عن ام المنذر قال دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه علي ولنا دوال معلقة قالت فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل وعلي معه ياكل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي مه مه يا علي فانك ناقه قالت فجلس علي والنبي صلى الله عليه وسلم ياكل قالت فجعلت لهم سلقا وشعيرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي يا علي من هذا فاصب فانه اوفق لك

عن عائشة ام المومنين رضی الله عنها قالت

کہ اگویا انھیں معلوم ہی کہ ہم گوشت سے رغبت رکھتے ہیں۔ اس حدیث میں اس سے زائد مضمون ہی۔

(۲۸) حضرت جابر سے روایت ہی وہ کہتے ہیں کہ (ایکمرتبہ) رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لیچلے اور میں بھی آپکے ہمراہ تھا پس آپ ایک انصاری خاتون کے یہاں تشریف لیگئے اُنھوں نے آپکے لیے بکری ذبح کی آپنے اسکا گوشت کھایا پھر وہ آپ کے لیے ایک طبق چھوہاروں کا لے آئیں پس آپنے اُسکو کھایا پھر آپنے نماز ظہر کے لیے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر آپ واپس تشریف لائے تو وہ آپکے پاس کچھ بچا ہوا گوشت بکری کا لے آئیں آپنے اُس کو کھایا اسکے بعد آپنے عصر کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

(۲۹) حضرت ام منذر سے روایت ہی وہ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے یہاں (ایکمرتبہ) تشریف لائے اور آپکے ہمراہ حضرت علی بھی تھے اور ہمارے یہاں چھوہاروں کے کچھ خوشے لٹکے ہوے تھے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھانے لگے اور حضرت علی بھی آپکے ساتھ کھانے لگے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ اے علی تم نہ کھاؤ تم ابھی بیماری سے اُٹھے ہو پس حضرت علی بیٹھ گئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے ام منذر کہتی ہیں کہ پھر میں نے آپکے لیے چقندر اور جو تیار کیے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ اے علی تم اسکو کھاؤ یہ تمھارے لیے مفید ہوگا۔

(۳۰) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں

كان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یاتینی فیقول اعندک غداء فاقول لا قالت فیقول انی صائم قالت فاتانا یوما فقلت یا رسول اللہ انہ اهدیت لنا هدیة قال وما هی قلت حیس قال اما انی اصبحت صائما قالت ثم اکل۔

عن عبد اللہ بن سلام قال رأیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم اخذ کسرۃ من خبز الشعیر فوضع علیها تمرۃ ثم قال هذہ ادام هذہ فاکل۔

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یعجبہ الثفل قال عبد اللہ یعنی ما بقی من الطعام۔

باب ما جاء فی صفة وضوء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عند الطعام

عن ابن عباس رضی اللہ عنهما ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خرج من الخلاء فقرب الیہ الطعام فقالوا الا نأتیک بوضوء قال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوۃ۔

کہ کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے اور مجھ سے پوچھتے کہ کیا تمہارے یہاں کچھ کھانے کو ہے میں کہتی کہ نہیں تو آپ فرماتے اچھا میں روزہ رکھے لیتا ہوں اسیطرح ایک روز تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کچھ ہدیہ ہمارے یہاں آیا ہے آپنے پوچھا کیا چیز ہے میں نے عرض کیا حیس[1] آپنے فرمایا میں تو روزہ دار ہوں اگرچہ بعد اسکے آپنے کھا لیا[2]۔

(۳۱) حضرت عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے ایک ٹکڑا جو کی روٹی کا لیا اور اُسپر چھوہارا رکھا اور فرمایا کہ یہ نانخورش ہے اور کھا گیا۔

(۳۲) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ثفل مرغوب تھا عبد اللہ (استاد ترمذی) بیان کرتے ہیں کہ ثفل بچے ہوے کھانے کو کہتے ہیں۔

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ دھونے کے بیان میں بوقت کھانا کھانے کے اس باب میں دو حدیثیں ہیں

(۱) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (ایک روز) بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے اور کھانا آپکے سامنے پیش کیا گیا لوگوں نے کہا کیا ہم آپکے لیے وضو کا پانی لے آئیں آپ نے فرمایا وضو کا مجھے حکم صرف اسوقت دیا گیا ہے جب میں نماز پڑھوں۔۔

[1] ایک قسم کا کھانا ہے جو پنیر اور خرما اور روغن سے تیار کیا جاتا ہے ۱۲ [2] معلوم ہوا کہ نفل روزہ کا توڑ ڈالنا جائز ہے ۱۲

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من الغائط فاتی بطعام فقیل لہ الا تتوضأ فقال ا صلی فاتوضأ۔

عن سلمان قال قرأت فی التوراۃ ان برکۃ الطعام الوضوء بعدہ فذکرت ذلک للنبی صلے اللہ علیہ وسلم واخبرتہ بما قرأت فی التوراۃ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ۔

باب ما جاء فی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل الطعام وبعد ما یفرغ منہ

عن ابی ایوب الانصاری قال کنا عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوما فقرب الیہ طعام فلم ار طعاما کان اعظم برکۃ منہ اول ما اکلنا ولا اقل برکۃ فی آخرہ قلنا یا رسول اللہ کیف ھذا قال انا ذکرنا اسم اللہ حین اکلنا ثم قعد من اکل ولم یسم اللہ تعالیٰ فاکل معہ الشیطان۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت

(۲) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے تشریف لائے تو کھانا آپکے سامنے لایا گیا اور آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ وضو نہ کرینگے آپنے فرمایا جب نماز پڑھونگا اسوقت وضو کرونگا۔

(۳) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے توراۃ میں پڑھا تھا کہ کھانے کی برکت (کا سبب) ہے ہاتھ دھونا بعد کھانے کے میں نے اسکا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور جو کچھ میں نے توراۃ میں پڑھا تھا آپ سے بیان کیا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے کی برکت (کا سبب ہے) ہاتھ دھونا قبل اسکے اور ہاتھ دھونا بعد اسکے

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھانیکے پہلے اور کھانیکے بعد کیا کہا کرتے تھے اس باب میں دو حدیثیں ہیں

(۱) حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم ایکدن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپکے سامنے کھانا لایا گیا ہمنے کوئی کھانا اس سے زیادہ برکت والا شروع میں اور اس سے کم برکت والا آخر میں نہیں دیکھا ہم لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے تو آپنے فرمایا کہ ہمنے جب کھانا شروع کیا تو بسم اللہ پڑھی مگر بعض کھانیوالے آکر بیٹھ گئے اور انھوں نے بسم اللہ نہ پڑھی لہذا انکے ساتھ شیطان نے کھایا (اسکی وجہ سے آخر میں بے برکتی ہوگئی)

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اکل
احدکم فنسی ان یذکر اسم الله تعالی علی طعامه
فلیقل بسم الله اوله واخره

عن عمر بن ابی سلمة انه دخل علی رسول الله
صلی الله علیه وسلم وعنده طعام فقال
ادن یا بنی فسم الله تعالی وکل
بیمینك مما یلیك

عن ابی سعید الخدری قال کان رسول الله صلی
الله علیه وسلم اذا فرغ من طعامه قال الحمد لله
الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین

عن ابی امامة قال کان رسول الله صلی الله علیه
وسلم اذا رفعت المائدة من بین یدیه یقول
الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه
غیر مودع ولا مستغنی عنه ربنا

عن عائشة رضی الله عنها قالت کان
النبی صلی الله علیه وسلم یاکل الطعام
فی ستة من اصحابه فجاء اعرابی
فاکل بلقمتین فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم
لو سمی لکفاکم

عن انس بن مالك قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے
کھانا کھانے اور کھانے پر بسم اللہ کہنا بھول جائے تو چاہیے
کہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ[1]

(۳) حضرت عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ وہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اسوقت آپکے سامنے کھانا
رکھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا کہ ای بیٹے قریب جاؤ اور بسم اللہ
پڑھو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔

(۴) حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تھے تو فرماتے تھے کہ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ[2] الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔

(۵) حضرت ابو امامہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کی عادت تھی کہ جب دسترخوان آپکے سامنے سے اُٹھایا جاتا تھا تو
آپ کہتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا
غیر مودع ولا مستغنی عنه ربنا

(۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
(ایک روز) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابیوں کے ساتھ
بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے اتنے میں ایک اعرابی آیا
اور اُسنے وہ کھانا دو لقموں میں کھا لیا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ بسم اللہ پڑھ لیتا تو یہ کھانا
تم سب کو کافی ہو جاتا۔

(۷) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے وہ کہتے تھے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالے

[1] ترجمہ اللہ کا نام لیتا ہوں اُسکے شروع اور آخر میں ۱۲ [2] ترجمہ سب حمد اللہ کا شکر ہے کہ اُسنے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا ۱۲

یعجب عن العبد یاکل الاکلۃ او یشرب الشربۃ فیحمدہ علیہا۔

باب ما جاء فی قدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن ثابت قال اخرج الینا انس بن مالک قدح خشب غلیظا مضببا بحدید فقال یا ثابت ہذا قدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ثنا حمید وثابت عن انس قال لقد سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہذا القدح الشراب کلہ الماء والنبیذ والعسل واللبن۔

باب ما جاء فی صفۃ فاکہۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن عبد اللہ بن جعفر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکل القثاء بالرطب۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل البطیخ بالرطب۔

عن انس بن مالک قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین الخربز والرطب۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی

بندہ سے خوش ہوتا ہے اگر وہ کوئی لقمہ کھائے یا گھونٹ پانی پیئے پھر اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرے

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیالہ کے بیان میں اس باب میں (۲) حدیثیں ہیں

(۱) ثابت کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک نے ایک لکڑی کا موٹا پیالہ جو لوہے کے پتر سے جڑا ہوا تھا ہمارے سامنے نکالا اور کہا کہ ای ثابت یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ہے۔

(۲) حمید اور ثابت روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس نے (ایک پیالہ نکالا اور) کہا کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس پیالہ میں ہر قسم کی چیزیں پلائی ہیں پانی بھی نبیذ بھی شہد بھی دودھ بھی۔

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فاکہہ کے بیان میں اس باب میں (۷) حدیثیں ہیں

(۱) حضرت عبد اللہ بن جعفر کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی چھوہارے کے ساتھ کھاتے تھے۔

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم خربوزہ چھوہارے کے ساتھ کھاتے تھے۔

(۳) حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خربوزہ کو چھوہارے کے ساتھ ملا کر کھاتے تھے

(۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم اكل البطيخ بالرطب

عن ابی هريرة قال كان الناس اذا راوا اول الثمر جاؤا بها الى النبی صلى الله عليه وسلم فاذا اخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم بارك لنا فی ثمارنا وبارك لنا فی مدينتنا وبارك لنا فی صاعنا وفی مدنا اللهم ان ابراهيم عبدك وخليلك و نبيك وانی عبدك ونبيك وانه دعاك لمكة وانی ادعوك للمدينة بمثل ما دعاك به لمكة ومثله معه قال ثم يدعو اصغر وليد يراه فيعطيه ذلك الثمر

عن الربيع بنت معوذ بن عفراء قالت بعثنی معاذ بن عفراء بقناع من رطب وعليه اجر من قثاء زغب وكان النبی صلى الله عليه وسلم يحب القثاء فاتيته به وعنده حلية قد قدمت عليه من البحرين فملأ يده منها فاعطانيه۔

عن الربيع بنت معوذ بن عفراء قالت اتيت النبی صلى الله عليه وسلم بقناع من رطب واجر زغب

صلے اللہ علیہ وسلم نے خربوزہ چھوہارے کے ساتھ کھایا۔

(۵) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ لوگون کی عادت تھی جب پہلا پھل وہ دیکھتے تھے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آتے تھے آپ اسکو جب لیتے تھے فرماتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا۔ اے اللہ ابراہیم تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے اور مین تیرا بندہ اور تیرا نبی ہون انھون نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا مانگی تھی اور مین تجھ سے مدینہ کے لیے دعا مانگتا ہون ویسی ہی دعا اور ویسی ہی اسکے ساتھ اور۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہین کہ۔ پھر آپ بہت چھوٹے بچے کو جو نظر پڑتا بلاتے اور وہ پھل اسکو دیتے۔

(۶) حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء کہتی ہین کہ معاذ بن عفراء نے مجھے ایک طبق چھوہارون کا جسمین کچھ مہین مہین ککڑیان بھی تھین دے کر بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ککڑی بہت پسند تھی پس مین وہ تحفہ لیکر آپ کی خدمت مین گئی آپ کے پاس کچھ جواہرات بحرین سے آئے تھے آپنے اپنے دونون ہاتھ مین بھر کر وہ جواہرات مجھے دیے۔

(۷) حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت ہے وہ کہتی ہین کہ مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک طبق چھوہارون کا اور کچھ ککڑیان لے کر گئی

فاعطانی ملاء کفه حلیا او قالت ذهبا

باب ما جاء فی صفة شراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان احب الشراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحلو البارد

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وخالد بن الولید علی میمونة فجاءتنا باناء من لبن فشرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا علی یمینه وخالد علی شماله فقال لی الشربة لک فان شئت اثرت بها خالدا فقلت ما کنت لاوثر علی سؤرک احدا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اطعمه اللہ طعاما فلیقل اللهم بارک لنا فیه واطعمنا خیرا منه ومن سقاه اللہ لبنا فلیقل اللهم بارک لنا فیه وزدنا منه قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس شیء یجزی مکان الطعام والشراب غیر اللبن -

باب ما جاء فی صفة شرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زمزم وهو قائم -

حضرت نے مجھے مٹھی بھر کر جواہرات یا کہا کہ سونا مرحمت فرمایا

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پینے کی چیزوں کے بیان میں۔ اس باب میں (۲) حدیثیں ہیں۔

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو میٹھا اور ٹھنڈا پانی بہت مرغوب تھا۔

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اور خالد بن ولید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت میمونہ کے پاس گئے وہ ہمارے پاس ایک ظرف دودھ کا لائیں میں آپ کی داہنی جانب تھا اور خالد آپکی بائیں جانب تھے آپ نے مجھسے فرمایا کہ حق تو تمہارا ہے تم چاہو تو خالد کو دیدو میں نے عرض کیا کہ میں آپکے جھوٹے کے متعلق کسی کو ترجیح نہ دونگا بعد اسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ کچھ کھلائے اسکو چاہیئے کہ کہے یا اللہ برکت دے ہمارے لیے ہمیں اور اس سے اچھا ہمکو دے مگر جسکو دودھ پلائے اسکو چاہیے کہ کہے یا اللہ برکت دے ہمارے لیے اسمیں اور زیادہ دے ہمکو بھی چیز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کوئی شی ایسی نہیں ہے جو کھانے اور پانی دونوں کا کام دے سوا دودھ کے

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پینے کی کیفیت کے بیان میں اس باب میں (۹) حدیثیں ہیں

(۱) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے ہوکر پیا۔

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یشرب قائماً وقاعداً

(۲) عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوکر اور بیٹھکر دونون طرح پانی پیتے دیکھا ہی

عن ابن عباس قال سقیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم من زمزم فشرب وھو قائم۔

(۳) حضرت ابن عباس سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا تو کپنے کھڑے ہوکر پیا۔

عن النزال بن سبرۃ قال اتی علی بکوز من ماء وھو فی الرحبۃ فاخذ منہ کفا فغسل یدیہ ومضمض واستنشق ومسح وجھہ وذراعیہ ورأسہ ثم شرب منہ وھو قائم ثم قال ھذا وضوء من لم یحدث ھکذا رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فعل۔

(۴) نزال بن سبرہ کہتے ہین کہ حضرت علی کے پاس ایک آبخورہ پانی کا لایا گیا وہ اسوقت رحبہ (مسجد کوفہ) مین تھے تو انھون نے اسمین ایک چلو پانی لیکر ہاتھ دھوے اور کلی کی اور ناک مین پانی لیا اور مُنھ پر اور کلائیون پر اور سر پر ہاتھ پھیر العبد اسکے کھڑے ہوکر پانی پیا بعد اسکے کہا کہ جسکو حدث نہوا ہو اسکا وضو ایسا ہی ہوتا ہو اسی طرح کرتے ہوے مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی۔

عن انس بن مالک ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یتنفس فی الاناء ثلثا اذا شرب ویقول ھو امرأ وا روی۔

(۵) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تھے تو تین مرتبہ برتن[ا] مین سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ طریقہ زیادہ خوشگوار اور زیادہ سیراب کرنیوالا ہے۔

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا شرب تنفس مرتین۔

(۶) حضرت ابن عباس سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تھے تو دو مرتبہ سانس لیتے تھے۔

عن کبشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فشرب من قربۃ معلقۃ قائماً

(۷) حضرت کبشہ سے روایت ہے وہ کہتی تھین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے یہان تشریف لائے اور آپ نے ایک لٹکی ہوئی مشک سے کھڑے ہوکر پانی پیا تو مین نے

[ا] برتن مین سانس لینے کا مطلب یہ ہے کہ برتن کو منھ سے ہٹاکر سانس لیتے تھے۔

فقصت الی فیہا فقطعتہ

عن ثمامۃ بن عبد اللہ قال کان انس ابن مالک یتنفس فی الاناء ثلثا

عن انس بن مالک ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم دخل علی ام سلیم وقربۃ معلقۃ فشرب من فم القربۃ وھو قائم فقامت ام سلیم الی راس القربۃ فقطعتہا۔

عن عائشۃ بنت سعد بن ابی وقاص عن ابیھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یشرب قائما۔

باب ما جاء فی تعطر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عن موسی بن انس بن مالک عن ابیہ قال کان لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سُکۃ یتطیب منہا۔

عن ثمامۃ بن عبد اللہ قال کان انس بن لا یرد الطیب وقال انس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان لا یرد الطیب

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثلث لا ترد الوسائد والدھن واللبن۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اُٹھکر اُس مشک کا مُنھ کاٹ[1] دیا۔

(۷) ثمامہ بن عبد اللہ کہتے ہین کہ حضرت انس بن مالک برتن مین تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے

(۸) حضرت انس بن مالک سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) ام سلیم کے پاس گئے وہان ایک مشک لٹکی ہوئی تھی آپ نے مشک کے مُنھ سے پانی پیا پس ام سلیم اُٹھین اور اُنھون نے مشک کا دہانہ کاٹ لیا۔

(۹) عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پانی پیا کرتے تھے۔

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگانے کے بیان مین (اس باب مین ۶ حدیثین ہین)۔

(۱) موسٰی بن انس بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قسم کی خوشبو تھی جسکو آپ لگایا کرتے تھے۔

(۲) ثمامہ بن عبد اللہ کہتے ہین کہ حضرت انس بن مالک خوشبو کو واپس کرتے تھے اور کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو کو واپس نہ کرتے تھے۔

(۳) حضرت ابن عمر سے روایت ہی وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزین واپس نہ کیجائین تکیہ اور روغن اور دودھ

(۴) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

[1] مشک کا مُنھ کاٹ لینے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت نے اس مین مُنھ لگایا تھا لہذا ان لوگون نے چاہا کہ بطور تبرک کے ہمارے پاس رہے ۱۲

طيب الرجال ما ظهر ريحه
وخفى لونه وطيب النساء ما ظهر
لونه وخفى ريحه

عن ابى هريرة عن النبى صلى الله
عليه وسلم مثله بمعناه

عن ابى عثمان النهدى قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا اعطى احدكم الريحان فلا يرده فانه
خرج من الجنة

عن جرير بن عبد الله قال عرضت بين
يدى عمر بن الخطاب فالقى جرير رداءه ومشى
فى ازار فقال له خذ رداءك فقال عمر للقوم
ما رأيت رجلا احسن صورة من
جرير الا ما بلغنا من صورة
يوسف عليه السلام۔

باب كيف كان كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن عائشة رضى الله عنها قالت
ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يسرد سردكم هذا ولكنه كان يتكلم بكلام بين
فصل يحفظه من جلس اليه

عن انس بن مالك قال كان رسول الله

اسلئے فرمایا مردون کا عطر وہ ہے جسکی خوشبو غالب ہو
رنگ اس مین نہو اور عورتون کا عطر وہ ہے جس مین رنگ
غالب ہو خوشبو کم ہو۔

(۵) نیز ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ
سے بھی حدیث منقول ہے۔

(۶) حضرت ابو عثمان نہدی سے منقول ہے وہ کہتے تھے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے
کسی کو خوشبو دیجائے تو اسکو واپس نہ کرے کیونکہ خوشبو
جنت سے نکلی ہے۔

(۷) حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین
مین حضرت عمر بن خطاب کے سامنے پیش کیا گیا اسوقت
جریر چادر اُتارے ہوے اور صرف ازار پہنے ہوے تھے
حضرت عمر نے کہا کہ اپنی چادر بھی اوڑھ لو پھر حضرت عمر نے
لوگون سے کہا کہ مین نے کوئی شخص جریر سے زیادہ خوبصورت
نہین دیکھا ہان یوسف علیہ السلام کا تذکرہ سنا ہے۔

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام کیسا تھا اس باب مین (۳) حدیثین ہین

(۱) حضرت عائشہ کہتی ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
تم لوگون کی طرح جلد جلد کلام نہ کرتے تھے بلکہ جدا جدا اور
صاف کلام کرتے تھے کہ جو شخص آپکے پاس بیٹھتا وہ
اسکو یاد کر لیتا تھا۔

(۲) حضرت انس بن مالک کہتے تھے کہ رسول خدا

صلے الله علیه وسلم یعید الکلمة ثلثا لتعقل عنه

عن الحسن بن علی قال سالت خالی هند بن ابی هالة وکان وصافا فقلت صف لی منطق رسول الله صلے الله علیه وسلم قال کان رسول الله صلے الله علیه وسلم متواصل الاحزان دائم الفکرة لیست له راحة طویل السکت لا یتکلم فی غیر حاجة یفتتح الکلام و یختمه باستدامة ویتکلم بجوامع الکلم کلامه فصل لا فضول ولا تقصیر لیس بالجافی ولا المهین یعظم النعمة وان دقت لا یذم منها شیئا غیر انه لم یکن یذم ذواقا ولا یمدحه ولا تغضبه الدنیا وما کان لها فاذا تعدی الحق لم یقم لغضبه شیٔ حتی ینتصر له لا یغضب لنفسه ولا ینتصر لها اذا اشار اشار بکفه کلها واذا تعجب قلبها واذا تحدث اتصل بها

صلے اللہ علیہ وسلم ایک لفظ کو تین تین بار کہتے تھے تاکہ وہ بات اچھی طرح آپ سے یاد کر لی جائے۔

(۳) حضرت حسن بن علی کہتے ہین کہ مین نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے کہا وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف خوب بیان کیا کرتے تھے کہ مجھے کچھ صفت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کی بیان کیجئے اُنھون نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اکثر غمگین رہتے تھے اور متفکر رہتے تھے آرام کم کرتے تھے اکثر ساکت رہتے تھے بے ضرورت کلام نہ کرتے تھے کلام کی ابتدا اور اس کا اختتام پورے مُنھ سے کرتے تھے اور جامع کلام کیا کرتے تھے۔ کلام آپ کا فیصلہ کرنے والا ہوتا تھا لغو ہوتا تھا نہ اس مین کچھ کمی ہوتی تھی بے مروت اور کسی کی توہین کرنے والے نہ تھے نعمت کی بہت قدر کرتے تھے اگرچہ تھوڑی ہو کسی نعمت کی مذمت نہ کرتے تھے ہان کھانے پینے کی چیزون کی نہ مذمت کرتے تھے نہ تعریف۔ دنیا و مافیہا کی کوئی بات آپ کو غصہ مین نہ لا سکتی تھی مگر جب خلاف حق کوئی کام کیا جاتا تھا تو پھر آپکے غصہ کو کوئی روک نہ سکتا تھا یہانتک کہ آپ اسکے لیے انتقام نہ لیتے اپنے نفس کے لیے نہ غصہ کرتے تھے نہ انتقام لیتے تھے۔ جب اشارہ کرتے تو پوری ہتھیلی سے اور تعجب کے وقت پوری ہتھیلی کو الٹا کر دیتے تھے اور جب کلام کرتے تھے تو اپنی داہنی ہتھیلی کو بائین

ملہ کھانے پینے کی چیزون کا تذکرہ ہی آپ نہ کرتے تھے کیونکہ اس طرف آپکا التفات ہی نہ تھا مطلب کہ یہ تذکرہ بکثرت ہوتا تھا ورنہ کبھی کبھی تو منقول ہے۔

وضرب براحته اليمنى بطن ابهامه اليسرى واذا غضب اعرض واشاح واذا فرح غض طرفه جُلُّ ضحكه التبسم يفتر عن مثل حب الغمام۔

باب ما جاء في ضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن جابر بن سمرة قال كان في ساقي رسول الله صلى الله عليه وسلم حموشة وكان لا يضحك الا تبسما فكنت اذا نظرت اليه قلت اكحل العينين وليس باكحل۔

عن عبد الله بن الحارث بن جزء قال ما رأيت احدا اكثر تبسما من رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن عبد الله بن الحارث قال ما كان ضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم الا تبسما۔

عن ابي ذر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لاعلم اول رجل يدخل الجنة وآخر رجل يخرج من النار يوتى بالرجل يوم القيمة فيقال اعرضوا عليه صغار ذنوبه وتخبأ عنه

انگوٹھے سے ملادیتے تھے اور جب غصہ کرتے تھے تو منھ پھیر لیتے تھے اور جب خوش ہوتے تھے تو آنکھیں بند کر لیتے تھے اکثر ہنسی آپ کی مسکراہٹ ہوتی تھی (دندان مبارک مثل اولون کے کھل جاتے تھے۔

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہنسی کے بیان میں (اس باب میں (۹) حدیثیں ہیں

(۱) حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں پنڈلیاں باریک تھیں اور سوا مسکراہٹ کے ہنستے نہ تھے میں جب ان کو دیکھتا تو (دل میں) کہتا کہ آپکی آنکھوں میں سُرمہ لگا ہوا ہے۔ حالانکہ سُرمہ نہ لگا ہوتا تھا (بلکہ ایک پیدائشی کیفیت تھی)

(۲) حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو مسکرانے والا نہیں دیکھا۔

(۳) حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی صرف مسکراہٹ کے طور پر ہوتی تھی۔

(۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جانتا ہوں اُس شخص کو جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا اور اُس شخص کو جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلیگا۔ ایک شخص قیامت کے دن (خدا کے سامنے) لایا جائیگا پھر حکم ہوگا کہ اسکو اُسکے صغیرہ گناہ دکھاؤ اور اسکے کبیرہ گناہ اس سے پوشیدہ رکھے جائینگے

فیقال له عملت یوم کذا کذا و کذا
وهو مقر لا ینکر وهو مشفق من
کبارها فیقال اعطوه مکان کل سیئة
عملها حسنة فیقول ان لی ذنوبا ما اراها
ههنا قال ابوذر فلقد رأیت
رسول الله صلی الله علیه وسلم
ضحك حتی بدت نواجذه۔

عن جریر بن عبد الله قال ما
حجبنی رسول الله صلی الله
علیه وسلم منذ اسلمت ولا رآنی الا ضحك

عن جریر قال ما حجبنی رسول الله صلی
علیه وسلم منذ اسلمت ولا رآنی الا تبسم۔

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم انی لاعرف آخر اهل النار خروجا رجل
یخرج منها زحفا فیقال له انطلق
فادخل الجنة قال فیذهب لیدخل
الجنة فیجد الناس قد اخذوا
المنازل فیرجع فیقول یا رب
قد اخذ الناس المنازل
فیقال له اتذکر الزمان
الذی کنت فیه
فیقول نعم قال فیقال له

پھر اُس سے کہا جائیگا کہ تونے فلان فلان کام کیے
تھے وہ اقرار کریگا منکر نہ ہوگا مگر کبیرہ گناہوں سے
ڈر رہا ہوگا پھر حکم ہوگا کہ اُسکو ہر بدی کے عوض مین
جو اُسنے کی تھی ایک نیکی دیدو اسوقت وہ کہیگا کہ
میرے کچھ اور گناہ بھی ہین جنکو مین یہان نہین
دیکھتا حضرت ابوذر کہتے ہین کہ مین نے دیکھا کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہانتک کہ آپکے دانت کھل گئے

(۵) حضرت جریر بن عبد اللہ کہتے ہین کہ جب سے مین
اسلام لایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے پردہ
نہین کیا اور جب مجھے دیکھا آپ ہنسے۔

(۶) حضرت جریر کہتے ہین کہ جب سے مین اسلام لایا رسولخدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے مجھسے پردہ نہین کیا اور جب مجھے دیکھا مسکرائے۔

(۷) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ بیشک مین جانتا ہون اُس شخص کو جو سب سے
آخر مین دوزخ سے نکلیگا۔ ایک شخص دوزخ سے نکلیگا
سُرین کے بل گھسٹتا ہوا اُسکو حکم ہوگا کہ جا جنت
مین داخل ہو جا آپ فرماتے ہین کہ وہ جنت مین
داخل ہونیکے لیے جائیگا پس دیکھیگا کہ لوگون نے
جگہین بھر لی ہین پس لوٹ آئیگا اور عرض
کریگا کہ اے پروردگار لوگون نے جگہین
بھر لی ہین اس سے کہا جائیگا کہ تجھکو وہ زمانہ
یاد ہے جس مین تو تھا وہ کہیگا کہ ہان پھر اس سے کہا جائیگا

ثم قال فيتمنى فيقال له فان لك الذى تمنيت وعشرة اضعاف الدنيا قال فيقول اتسخر بى وانت الملك قال فلقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه

عن على بن ربيعة قال شهدت عليًّا رضى الله عنه اُتى بدابة ليركبها فلما وضع رجله فى الركاب قال بسم الله فلما استوى على ظهرها قال الحمد لله ثم قال سبحان الذى سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد لله ثلثا والله اكبر ثلثا سبحانك انى ظلمت نفسى فاغفر لى فانه لا يغفر الذنوب الا انت ثم ضحك فقلت له من اى شىء ضحكت يا امير المومنين قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع كما صنعت ثم ضحك فقلت من اى شىء ضحكت يا رسول الله قال ان ربك ليتعجب من عبده اذا قال رب اغفر لى ذنوبى يعلم انه لا يغفر الذنوب احد غيرى۔

کہ تمنا کر چنانچہ وہ تمنا کریگا پھر اس سے کہا جاے گا کہ جن چیزوں کی تو نے تمنا کی وہ بھی اور دنیا کی دس گنی مال و دولت تجھکو عطا ہونگی وہ کہیگا کہ کیا تو میرے ساتھ ہنسی کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ (یہ حال بیان کرکے) آپ ہنسے یہانتک کہ آپکے دانت کھل گئے

(۸) علی بن ربیعہ کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا کہ انکے پاس سواری کا جانور لایا گیا انھوں نے جب اسکی رکاب میں پیر رکھا تو بسم اللہ پڑھی پھر جب اسکی پشت پر بیٹھ گئے تو فرمایا کہ الحمد للہ پھر کہا سبحان الذی سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون بعد اسکے تین مرتبہ الحمد للہ اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہا اور کہا سبحانك انى ظلمت نفسى فاغفر لى فانه لا يغفر الذنوب الا انت بعد اسکے مسکرائے میں نے پوچھا کہ یا امیر المومنین آپ مسکراتے کیوں ہیں انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انھوں نے ایسا ہی کیا جیسا میں نے کیا بعد اسکے مسکرائے میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے آپنے فرمایا کہ تمھارا پروردگار اپنے بندہ سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے کہ رب اغفر لی ذنوبی اور فرماتا ہے کہ یہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی مغفرت نہیں کرسکتا۔

لے ترجمہ یہ بلکی بیان کرتا ہوں اس اللہ کی جسنے ہمارا تابعدار کردیا اسکو حالانکہ ہم اسکے قریب بھی نہ جاسکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ۱۲

عن عامر بن سعد قال قال سعد لقد رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ضحک یوم الخندق حتی بدت نواجذہ قال قلت کیف کان قال کان رجل معہ ترس وکان سعد رامیا وکان یقول کذا وکذا بالترس یغطی جبہتہ فنزع لہ سعد بسہم فلما رفع رأسہ رماہ فلم یخط ہذہ منہ یعنی جبہتہ وانقلب وشال برجلہ فضحک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ قلت من ای شئ ضحک قال من فعلہ بالرجل۔

(۹) حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ میں نے غزوۂ خندق میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مسکرائے یہاں تک کہ آپکے دانت کھل گئے (راوی کہتا ہی) کہ میں نے پوچھا اسکا واقعہ کیا تھا اُنھوں نے کہا ایک شخص تھا اسکے پاس ڈھال تھی اور حضرت سعد بڑے تیر انداز تھے اور ڈھال سے اپنے کو بچا رہے تھے پس حضرت سعد نے ایک تیر اسپر اٹھایا اور جیسے اس کافر نے اپنا سر اٹھایا حضرت سعد نے اسکو تیر مارا پس اس تیر نے خطا نہ کی یعنی پیشانی پر لگا اور وہ الٹ گیا پیر اسکے اوپر ہو گئے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہاں تک کہ آپکے دانت کھل گئے میں نے پوچھا کہ حضرت کس چیز سے ہنسے تھے اُنھوں نے کہا کہ حضرت سعد کے معاملہ سے جو اُنھوں کا فر سے کیا تھا۔

باب ما جاء فی صفة مزاح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مزاح یعنی خوش طبعی کے بیان میں (اس باب میں (۶) حدیثیں ہیں۔

عن انس بن مالک قال ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال یا ذا الاذنین۔ قال محمود قال ابو اسامة یعنی یمازحہ

(۱) حضرت انس بن مالک سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دفعہ انسے) فرمایا کہ ای دو کان والے محمود کہتے ہیں کہ ابو اسامہ نے بیان کیا کہ یہ کلمہ بطور مزاح کے آپنے فرمایا تھا۔

عن انس بن مالک قال ان کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لیخالطنا حتی یقول لاخ لی صغیر یا ابا عمیر ما فعل النغیر۔ قال ابو عیسیٰ وفقہ ہذا الحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۲) حضرت انس سے روایت ہی کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے مزاح بھی کیا کرتے یہانتک کہ آپ نے میرے ایک چھوٹے بھائی سے فرمایا کہ ای ابو عمیر وہ پرندہ کیا ہوا۔ ابو عیسیٰ کہتا ہی کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کان یمازح وفیه انه کنی غلاما صغیرًا فقال لیا ابا عمیر وفیه ان لاباس ان یعطی الصبی الطیر لیلعب به وانما قال له النبی صلی الله علیه وسلم یا ابا عمیر ما فعل النغیر لانه کان له نغیر فیلعب به فمات فحزن الغلام علیه فمازحه النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا ابا عمیر ما فعل النغیر۔

عن ابی هریرة قال قالوا یا رسول الله انك تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا تداعبنا یعنی تمازحنا

عن انس بن مالك ان رجلا استحمل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انی حاملك علی ولد ناقة فقال یا رسول الله ما اصنع بولد الناقة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهل تلد الابل الا النوق۔

عن انس بن مالك ان رجلا من اهل البادیة کان اسمه زاهرا وکان یهدی الی النبی صلی الله علیه وسلم هدیة من البادیة فیجهزه النبی صلی الله علیه وسلم اذا اراد ان یخرج فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان زاهرا بادیتنا

مزاح فرماتے تھے اس حدیث میں ایک مسالہ یہ ہی کہ چھوٹے بچے کو آپ نے کنیت کے ساتھ موسوم کیا اور کہا کہ ای ابو عمیر دوسرا مسالہ یہ ہی کہ بچہ کو کھیلنے کے لیے پرندہ دینا جائز ہی اس بچہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ ای ابو عمیر وہ پرندہ کیا ہوا اسکی وجہ یہ تھی کہ اس بچہ کے پاس ایک پرندہ تھا جس سے وہ کھیلا کرتا تھا وہ پرندہ مر گیا تو وہ بچہ بہت رنجیدہ ہوا لہذا اسکے (خوش کرنے کے لیے) حضرت نے بطور مزاح کہ اس سے فرمایا کہ ای ابو عمیر وہ پرندہ کیا ہوا۔

(۳) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ صحابہ نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہم سے مزاح کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہیں (مزاح میں بھی) سوا سچ بات کے نہیں کہتا ہوں

(۴) حضرت انس بن مالک سے روایت ہی کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی آپنے فرمایا میں تجھکو ایک اونٹنی کے بچہ پر سوار کر دونگا اس شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ میں اونٹنی کے بچہ کو لیکر کیا کرونگا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر اونٹ ہیں سب اونٹنی کے بچے ہیں۔

(۵) حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک شخص جنگل کے رہنے والے نام ان کا زاہر تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگل کی چیزیں تحفہ میں دیا کرتے تھے پس وہ جب اپنے مکان جانے لگتے تھے تو حضرت انکے ہمراہ شہر کی چیزیں کر دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ زاہر ہمارا جنگلی ہے

ونحن حاضروه وكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يحبه وكان دميما
فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يوما وهو
يبيع متاعه واحتضنه من خلفه ولا يبصره
فقال من هذا ارسلني فالتفت
فعرف النبي صلى الله عليه وسلم
فجعل لا يالوا ما الصق ظهره بصدر
النبي صلى الله عليه وسلم حين
عرفه فجعل النبي صلى الله عليه وسلم
يقول من يشتري هذا العبد فقال
الرجل يا رسول الله اذا والله تجدني
كاسدا فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لكن عند الله لست
بكاسد او قال انت عند الله غال
عن الحسن قال اتت عجوز النبي
صلى الله عليه وسلم فقالت
يا رسول الله ادع الله ان يدخلني
الجنة فقال يا ام فلان
الجنة لا تدخلها عجوز قال
فولت تبكي فقال اخبروها انها
لا تدخلها وهي عجوز ان الله تعالى
يقول انا انشأناهن انشاء فجعلناهن
ابكارا

اور ہم اسکے شہری ہیں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
ان سے محبت رکھتے تھے اور وہ ایک بدشکل آدمی تھے
(ایک دن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس پہونچے
اور وہ کچھ مال اپنا بیچ رہے تھے حضرت نے انکو پیچھے سے
لپٹا لیا اور انھوں نے آپ کو نہیں پہچانا تو کہنے لگے
کہ کون ہے مجھے چھوڑدے پھر پیچھے پھر کر دیکھا تو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہچانا پھر تو وہ (اس خلق کریم سے بیخود
ہوکر) اپنے پشت کو حضرت کے سینہ سے چمٹانے لگے
پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ہے جو اس غلام
کو مول لے تو زاہر نے کہا کہ واللہ آپ مجھے کھوٹا پائینگے
(مجھ جیسے کو کون مول لیگا) رسول خدا صلے اللہ علیہ
علیہ وسلم نے فرمایا مگر تم خدا کے نزدیک
کھوٹے نہیں ہو۔ یا فرمایا کہ اللہ کے نزدیک
تم گران قیمت ہو۔

(۶) حسن بصری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ایک بڑھیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور اُسنے کہا
کہ یا رسول اللہ میرے لیے دعا مانگیے کہ خدا مجھے جنت میں
داخل کرے آپ نے فرمایا کہ اے فلانی جنت میں بوڑھیاں
داخل نہونگی وہ عورت روتی ہوتی واپس چلی تو آپ نے
فرمایا کہ اس سے کہدو کہ بڑھیاں بڑھاپے کی حالت میں
جنت میں داخل نہونگی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہم ان کو
نئے سرے پیدا کرینگے پھر ان کو کنواری
بنا دینگے۔

باب ما جاء فی صفة کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الشعر

عن عائشة قالت قیل لها هل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتمثل بشیء من الشعر قالت کان یتمثل بشعر ابن رواحة ویتمثل ویقول ؎ ویاتیک بالاخبار من لم تزود؛

عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصدق کلمة قالها الشاعر کلمة لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل وکاد امیة بن ابی الصلت ان یسلم

عن جندب بن سفیان البجلی قال اصاب حجر اصبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدمیت فقال هل انت الا اصبع دمیت وفی سبیل اللہ ما لقیت۔

عن جندب بن عبد اللہ البجلی نحوہ

عن البراء بن عازب قال قال له رجل افررتم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا عمارة فقال لا واللہ ما ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن سرعان الناس

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شعر پڑھنے کے بیان میں اس باب میں (۶) حدیثیں ہیں

(۱) حضرت عائشہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی شعر پڑھتے تھے انھون نے کہا ہان ابن رواحہ کے شعر کبھی کبھی پڑھ دیتے تھے چنانچہ یہ مصرع آپنے پڑھا تھا[1]

ویاتیک بالاخبار من لم تزود؛

(۲) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سچی بات جو ایک شاعر نے کہی ہے لبید کا یہ قول ہو ؎[2] الا کل شی ما خلا اللہ باطل اور امیہ بن صلت تو قریب تھا کہ مسلمان ہو جاتا۔

(۳) جندب بن سفیان بجلی کہتے ہین کہ (غزوۂ احد مین) ایک پتھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلی مین لگ گیا جس سے انگلی خون آلود ہو گئی تو آپنے فرمایا ؎ هل انت الا اصبع دمیت + وفی سبیل اللہ ما لقیت۔

(۴) اسی مضمون کی روایت جندب بن عبد اللہ البجلی سے منقول ہے

(۵) حضرت براء بن عازب سے کسی نے پوچھا کہ اے ابو عمارة کیا آپ لوگ (حنین مین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے تو انھون نے کہا نہین واللہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیچھے نہین ہٹے بلکہ جلد باز لوگون پر

---

[1] ترجمہ۔ اور لائے گا تیرے پاس خبرین وہ شخص جس کو تو نے زادراہ نہین دی ۱۲ [2] ترجمہ۔ آگاہ ہو جاؤ ہر چیز سوا اللہ کے باطل ہے ۱۲

تلقتہم ہوازن بالنبل و رسول اللہ
صلی اللہ وسلم علی بغلتہ وابو سفیان
بن الحارث بن عبد المطلب آخذ
بلجامہا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول انا النبی لا کذب انا ابن
عبد المطلب +

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
دخل مکۃ فی عمرۃ القضاء وابن رواحۃ یمشی
بین یدیہ وھو یقول خلوا بنی الکفار عن سبیلہ
الیوم نضربکم علی تنزیلہ ضربا یزیل الہام عن مقیلہ
ویذہل الخلیل عن خلیلہ فقال لہ عمر یا ابن رواحۃ
بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وفی حرم اللہ تعالی تقول شعرا فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم خل عنہ یا عمر فلھی
اسرع فیہم من نضح النبل +

عن جابر بن سمرۃ قال جالست رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من مائۃ مرۃ
وکان اصحابہ یتناشدون الشعر ویتذاکرون
اشیاء من امر الجاہلیۃ وھو ساکت
وربما تبسم معہم -

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

جب قبیلہ ہوازن کے کفار نے تیروں پر رحم کیا اور
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے اور
ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب اسکی لگام پکڑے
ہوئے تھے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (یہ رجز)
پڑھ رہے تھے ؎ انا النبی لا کذب +
انا ابن عبد المطلب +

(۶) حضرت انس سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سال عمرۃ القضا میں مکہ تشریف لیگئے اور ابن رواحہ آپکے
آگے آگے چل رہے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے ؎
خلوا بنی الکفار عن سبیلہ + الیوم نضربکم علی تنزیلہ
ضربا یزیل الہام عن مقیلہ + ویذہل الخلیل عن خلیلہ
تو حضرت عمر نے کہا کہ ای ابن رواحہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے سامنے اور حرم خدا کے اندر تم شعر پڑھتے ہو
تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای عمر ان کو چھوڑ دو
یہ شعر کافروں پر تیر سے بھی زیادہ کارگر ہیں -

(۷) حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس اقدس میں سو بار سے زیادہ
شریک ہوا آپکے اصحاب آپکے سامنے شعر پڑھتے تھے اور
کبھی جاہلیت کی کچھ باتیں بیان کرتے تھے مگر حضرت چپ
رہتے تھے اور بسا اوقات انکے ساتھ مسکراتے تھے

(۸) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

---

۱ ترجمہ میں نبی ہوں نہیں کچھ جھوٹ نہیں + میں بیٹا ہوں عبد المطلب کا ۱۲ ۲ ترجمہ اے کافرو اسکا راستہ خالی کرو
آج ہم تمہیں حکم قرآن سے مارینگے + ایسی مار کہ سر اپنی جگہ سے ہٹ جائیگے + اور دوست دوست کو بھول جائے ۱۲

اشعر كلمة تكلمت بها العرب كلمة لبيد
الا كل شيء ما خلا الله باطل

عن عمرو بن الشريد عن ابيه قال كنت ردف رسول الله صلى الله عليه وسلم فانشدته مائة قافية من قول امية بن ابي الصلت كلما انشدته بيتا قال لي النبي صلى الله عليه وسلم هيه حتى انشدته مائة يعني بيتا فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان كاد ليسلم۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع لحسان بن ثابت منبرًا في المسجد يقوم عليه قائمًا يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم او قال ينافح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ويقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يؤيد حسان بروح القدس ما ينافح او يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله

سب سے عمدہ کلام جو عرب کی زبان سے نکلا لبید کا یہ کلام ہے الا کل شیء ما خلا اللہ باطل۔

(۹) حضرت عمرو بن شرید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ میں (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا میں نے آپ کو امیہ بن صلت کے کلام سے سو قافیہ (یعنے سو شعر) سنائے۔ جب میں ایک شعر سنا چکتا تھا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم مجھسے فرماتے تھے کہ اور یہانتک کہ میں نے آپ کو سو شعر سنائے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب تھا کہ امیہ بن صلت مسلمان ہوجائے۔

(۱۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حسان بن ثابت کے لیے مسجد میں منبر رکھوادیتے تھے کہ وہ اسپر کھڑے ہوکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان کریں یا کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ حسان کی مدد روح القدس کے ذریعہ سے کرتاہے جب تک وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیتے رہتے ہیں یا فرمایا کہ آپکے مناقب بیان کرتے ہیں

(۱۱) ایک دوسری سند سے بھی حضرت عائشہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

باب ما جاء فی کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السمر

عن عائشۃ قالت حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ نساءہ حدیثا فقال امرأۃ منہن کان الحدیث حدیث خرافۃ فقال اتدرون ما خرافۃ ان خرافۃ کان رجلا من عذرۃ اسرتہ الجن فی الجاہلیۃ فمکث فیہم دہرا ثم ردوہ الی الانس فکان یحدث الناس بما رای فیہم من الاعاجیب فقال الناس حدیث خرافۃ

حدیث ام زرع

عن عائشۃ رضہ قالت جلست احدی عشرۃ امرأۃ فتعاہدن وتعاقدن ان لا یکتمن من اخبار ازواجہن شیئا فقالت قالت الاولی زوجی لحم جمل غث علی راس جبل وعر لا سہل فیرتقی ولا سمین فینتقی قالت الثانیۃ

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے افسانون کے متعلق (اس باب مین (۲) حدیثین ہین)

(۱) حضرت عائشہ کہتی ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شب کو اپنی بی بیون سے کچھ باتین کین تو ایک بی بی نے کہا کہ یہ بات تو خرافہ کی بات کے مثل معلوم ہوتی ہی آپنے فرمایا کہ تم جانتی ہو کہ خرافہ کیا چیز ہے خرافہ قبیلۂ بنی عذرہ کا ایک شخص تھا زمانۂ جاہلیت مین اسکو جن پکڑ لیگئے تھے اور ایک مدت تک وہ انمین رہا بعد اسکے جن اسکو پھر انسانون مین واپس کر گئے تو اس نے جو جو عجائب و غرائب جنون مین دیکھے تھے لوگون سے بیان کرتا تھا اسوقت سے (ہر عجیب و غریب بات کے لیے) ضرب المثل ہو گئی کہ یہ بات خرافہ کی ہی۔

حدیث اُم زرع

(۲) حضرت عائشہ کہتی ہین کہ (ایک مرتبہ) گیارہ عورتین یکجا بیٹھین اور انھون نے باہم یہ عہد کیا کہ اپنے شوہرون کا کوئی حال نہ چھپاوینگی تو پہلی عورت نے کہا میرا شوہر مثل دبلے اونٹ کے گوشت کے ہے وہ دبلا گوشت بھی دشوار گذار پہاڑ پر ہے جہان آسانی سے گذر نہین کہ اسپر چڑھین نہ کہین فربہی ہو کہ وہان سے لائی جاوے (مطلب یہ کہ بے فیض و بے نفع شخص ہے) دوسری عورت نے کہا

زوجی لا ابث خبره انی اخاف
ان لا اذره ان اذکره اذکر عجره
وبجره -
قالت الثالثة زوجی العشنق ان
انطق اطلق فان اسکت
اعلق قالت الرابعة زوجی
کلیل تهامة لا حر ولا قر
ولا مخافة ولا سامة قالت
الخامسة زوجی ان دخل
فهد وان خرج اسد ولا یسأل
عما عهد -
قالت السادسة زوجی ان اکل
لف وان شرب اشتف وان اضطجع
التف ولا یولج الکف لیعلم البث
قالت السابعة زوجی عیایاء
او غیایاء طباقاء کل داء له
داء شجک او فلک
او جمع کلا لک قالت الثامنة
زوجی المس مس ارنب
والریح ریح زرنب قالت
التاسعة زوجی رفیع العماد
عظیم الرماد طویل النجاد
قریب البیت من الناد

کہ مین اپنے شوہر کا حال بیان نہ کرون گی مجھے
اندیشہ ہی کہ اگر مین اُسکا ذکر کرون تو کہین اسکے
راز نہ فاش کردون -
تیسری عورت نے کہا کہ میرا شوہر نہایت بدخو ہی
اگر مین اُسکے سامنے بات کرون تو طلاق پاؤن اور
اگر چپ ہوون تو معلق کردی جاؤن (یعنی نان و نفقہ نہ ملے)
چوتھی عورت نے کہا کہ میرا شوہر مثل شب تہامہ کے
ہی جس مین نہ گرمی ہی نہ سردی نہ خوف ہے نہ رنج -
پانچوین عورت نے کہا کہ میرا شوہر جب گھر مین
آتا ہی تو چیتا بنجاتا ہی اور جب گھر سے باہر جاتا ہی تو شیر بنجاتا ہی
اور اپنے عہد کا بھی خیال نہین رکھتا -
چھٹی عورت نے کہا میرا شوہر جب کھاتا ہی تو سب
سمیٹ جاتا ہی (کچھ نہین چھوڑتا) اور جب پانی پیتا ہی تو صاف
کرتا ہی (ایک قطرہ بھی باقی نہین رکھتا) اور اگر لیٹتا ہے
تو کپڑا لپیٹ لیتا ہی اور میرے بدن پر ہاتھ نہین
ڈالتا نہ میری حالت سے خبر رکھتا ہی ساتوین عورت
نے کہا میرا شوہر سست اور بے عقل ہی احمق ہی ہر بیماری اس مین
پائی جاتی ہی تیرا سر پھوڑ دے یا ہڈی توڑ دے یا یہ سب کام
کرگذرے - آٹھوین عورت نے کہا میرے شوہر کا
بدن مثل خرگوش کے نرم اور بوی بدن مثل زرنب کے خوشبودار ہے
نوین عورت نے کہا میرا شوہر
بلند ستون والا ہے دیگچہ خاکستر کی کثرت
سے خاکستر کی اس کے یہان انبار ہے

قالت العاشرة زوجي مالك
وما مالك مالك خير من
ذلك له ابل كثيرات المبارك
قليلات المسارح اذا سمعن
صوت المزهر ايقن انهن هوالك
قالت الحادية عشرة زوجي
ابو زرع وما ابو زرع اناس
من حلي اذني وملا من شحم
عضدي وبجحني فبجحت الي
نفسي وجدني في اهل غُنَيمة
بشق فجعلني في اهل
صهيل واطيط ودائس ومنق
فعنده اقول فلا اقبح
وارقد فاتصبح واشرب
فاتقمح ام ابي زرع فما ام
ابي زرع عكومها رداح وبيتها
فساح ابن ابي زرع فما ابن ابي
زرع مضجعه كمسل شطبة وتشبعه
ذراع الجفرة بنت ابي زرع فما بنت
ابي زرع طوع ابيها وطوع امها وملء
كسائها وغيظ جارتها جارية ابي
زرع فما جارية ابي زرع لا تبث حديثنا
تبثيثا ولا تنقث ميرتنا تنقيثا

قد آور اور مہمان نواز ہے۔ **دسوین** عورت نے کہا
میرا شوہر مالک ہے کیا اچھا مالک ہے اسکے اونٹ بہت
ہین جنکے لیے چراگاہ تنگ ہوگئے ہین جب وہ اونٹ
ہانکنے والے کی آواز سنتے ہین تو یقین کر لیتے ہین کہ
اب ہم ذبح ہونگے (مطلب یہ کہ وہ بڑا مہمان نواز ہے
جہان مہمان آیا اُسنے اونٹ ذبح کیے)۔ **گیارھوین**
عورت نے کہا میرا شوہر ابوزرع تھا کون ابوزرع
جس نے زیور سے میرے کان بھر دیے اور چربی سے
میرے شانے پُر کر دیے مجھے ایسا آرام دیا کہ میرے دل کو
چین ملا۔ مجھے اُسنے بکری والون مین پایا تھا بڑی تکلیف
مین تھی مجھے وہان سے لا کر اُس نے گھوڑون کی اور
اونٹ کی آواز سنائی غلہ کا انبار دکھا جب
مین کوئی بات کہتی تھی اُس کو بُری نہ لگتی تھی
اور صبح تک بآرام سوتی تھی اور آب سرد
پیتی تھی۔ ابوزرع کی مان ایسی مان تھی جس کی
جڑ مضبوط تھی اور گھر اس کا کشادہ تھا بیٹا
ابوزرع کا ایسا بیٹا تھا جس کی خوابگاہ مثل غلاف
تیغ کے تھی اور بکری کے بچہ کا دست کھاتا تھا
بیٹی ابوزرع کی ایسی بیٹی تھی کہ اپنے باپ اور
اپنی مان کی فرمانبردار تھی ایسی فربہ تھی کہ چادر
بھر جاتی تھی حسین ایسی کہ ہمسرون کو اس پر حسد تھا
لونڈی ابوزرع کی ایسی لونڈی تھی کہ ہمارا راز
فاش نہ کرتی تھی کھانے کو ضائع نہ کرتی تھی

ولا تملأ بيتنا تغشيشا قالت
خرج ابو زرع والاوطاب تمخض
فلقي امرأة معها ولدان لها
كالفهدين يلعبان من تحت
خصرها برمانتين فطلقني فنكحها
فنكحت بعده رجلا سريا ركب
شريا واخذ خطيا واراح علي نعما
ثريا واعطاني من كل رائحة زوجا
وقال كلي ام زرع وميري اهلك
فلو جمعت كل شئ اعطانيه ما بلغ
اصغر انية ابي زرع قالت عائشة
فقال لي رسول الله صلى الله عليه
وسلم كنت لك كابي زرع لام زرع-

باب ما جاء في صفة نوم رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن البراء بن عازب ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان
اذا اخذ مضجعه وضع كفه
تحت خده الايمن وقال رب
قني عذابك يوم تبعث عبادك-
وعن عبد الله مثله وقال

اور ہمارے گھر کو کوڑے سے نہ بھرتی تھی۔ ایک دن ابوزرع مکھن کے کارخانہ مین گیا وہان اُسنے ایک عورت دیکھی جسکے ساتھ اسکے دو بچے تھے مثل چیتون کے اسکے کولون کے نیچے بیٹھے ہوئے انار پستان سے کھیل رہے تھے پس ابوزرع نے اس سے نکاح کرلیا مجھے طلاق دیدی بعد اس کے مین نے ایک اور شخص سے نکاح کیا وہ بھی مالدار ہے مرد سپاہی ہے اسنے بھی مجھے بہت نعمت دی ہے اور ہر قسم کی دولت مہیا کی ہے اور اسنے کہا ہے کہ اے ام زرع خود کھاؤ اور اپنے لوگون کو کھلاؤ لیکن مین اسکی دی ہوئی تمام چیزین جمع کردون تو ابوزرع کا چھوٹا برتن بھی نہ بھرے تو مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ مین تمھارے لیے ایسا ہی ہون جیسے ابوزرع اُم زرع کے لیے

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سونے کی کیفیت کے بیان مین (اس باب مین (۲) حدیثیں ہین

(۱) حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنی ہتھیلی اپنے داہنے رخسارہ کے نیچے رکھتے اور فرماتے کہ اے میرے پروردگار مجھے اپنے عذاب سے بچائے جس دن تو اپنے بندون کو زندہ کرکے اٹھائیگا۔

(۲) یہ حدیث ایک اور سند سے بھی مروی ہے اور اسکے

تجمع عبادک

عن حذیفة قال کان النبی صلے اللہ علیه وسلم اذا اوی الی فراشه قال اللھم باسمك اموت واحیی و اذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیه النشور۔

عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم اذا اوی الی فراشه کل لیلة جمع کفیه فنفث فیھما وقرأ فیھما قل ھو اللہ احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم مسح بھما ما استطاع من جسدہ یبدأ بھما راسه ووجهه وما اقبل من جسدہ یصنع ذلك ثلث مرات

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم نام حتی نفخ وکان اذا نام نفخ فاتاہ بلال فاذنه بالصلوٰة فقام وصلے ولم یتوضأ وفی الحدیث قصة

آخر مین یہ جملہ ہی کہ جسدن تو اپنے بندون کو جمع کریگا۔

(۳) حضرت حذیفہ کہتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تو فرماتے کہ یا اللہ مین تیرے ہی نام پر مرتا ہون اور تیرے ہی نام پر جیتا ہون اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہمین زندہ کیا بعد اس کے کہ ہمین موت دی تھی اور اسی کے پاس زندہ ہوکر جانا ہے۔

(۴) حضرت عائشہ کہتی ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہر شب کو جب اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنے دونون ہاتھون پر دم کرتے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھکر پھر ان ہاتھون کو اپنے جسم پر پھیرتے جہان تک ہاتھ پہونچتا اور سر سے اور منھ سے اور سامنے کے حصہ سے ابتدا کرتے ایسا ہی تین بار کرتے تھے۔

(۵) ابن عباس سے روایت ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ (سوئے) یہان تک کہ خراٹے[1] کی آواز آنے لگی اور آپ جب سوتے تھے تو خراٹے کی آواز ضرور آتی تھی اسی اثنا مین بلال آپکے پاس آئے اور انھون نے آپ کو نماز کی اطلاع دی پس آپ اٹھے اور نماز پڑھی وضو نہین کیا[2] اس حدیث مین ایک مضمون اور بھی ہے

[1] ایک خراٹے کی آواز ناگوار ہوتی ہے وہ نہ تھی ۱۲ [2] انبیا علیہم السلام کا وضو سونے سے نہین جاتا۔

عن انس بن مالك ان رسول الله صلے الله علیه وسلم کان اذا اوی الی فراشه قال الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وکفانا وآوانا فکم ممن لا کافی له ولا مووی۔

عن ابی قتادة ان النبی صلے الله علیه وسلم کان اذا عرس بلیل اضطجع علی شقه الایمن واذا عرس قبیل الصبح نصب ذراعه ووضع راسه علی کفه۔

(۶) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تھے تو کہتے تھے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور رہنے کی جگہ دی بہت لوگ ہیں جنکا کوئی کفایت کرنے والا نہیں جن کو کوئی جگہ دینے والا نہیں۔

(۷) حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خیرات میں سوتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹتے تھے اور جب صبح سے کچھ پہلے سوتے تو اپنے ہاتھ کو کھڑا کر کے ہتھیلی پر سر رکھ لیتے تھے۔

باب ماجاء فی عبادة رسول الله صلے الله علیه وسلم

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بیان میں اس باب میں (۲۷) حدیثیں ہیں

عن المغیرة بن شعبة قال صلے رسول الله صلے الله علیه وسلم حتی انتفخت قدماه فقیل له اتتکلف هذا وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر قال افلا اکون عبداً شکوراً۔

عن ابی هریرة قال کان رسول الله صلے الله علیه وسلم یصلی حتے ترم قدماه قال فقیل له تفعل هذا

(۱) حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (بوقت تہجد) اسقدر نماز پڑھتے تھے کہ آپکے دونوں پیروں پر ورم آگیا تھا کسی نے کہا کہ آپ اسقدر تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ خدا آپکے اگلے اور پچھلے گناہ[له] معاف کر چکا ہے تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

(۲) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اسقدر نماز پڑھتے تھے کہ دونوں پیر آپکے ورم کر گئے تھے کسی نے کہا کہ آپ ایسا کرتے ہیں

[له] اشارہ ہے آیہ کریمہ لیغفر لک اللہ کی طرف کہ اس میں اللہ تعالی نے آپ کو مغفرت کاملہ کا وعدہ دیا ہے ۱۲

وقد جاءك ان الله تعالى قد غفر
لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر
قال افلا اكون عبدا شكورا۔

عن ابی هريرة قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقوم يصلى
حتى تنتفخ قدماه فيقال له
يا رسول الله تفعل هذا وقد غفر
الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر
قال افلا اكون عبدا شكورا۔

عن الاسود بن يزيد قال
سالت عائشة عن صلوة
رسول الله صلى الله عليه وسلم
بالليل فقالت كان ينام اول
الليل ثم يقوم فاذا كان من
السحر اوتر ثم اتى فراشه
فاذا كانت له حاجة الم باهله
فاذا سمع الاذان وثب فان
كان جنبا افاض عليه من الماء و
الا توضا وخرج الى الصلوة

عن ابن عباس انه اخبره انه بات
عند ميمونة وهي خالته قال
فاضطجعت فى عرض الوسادة واضطجع
رسول الله صلى الله عليه وسلم

حالانکہ آپکے پاس یہ خبر آچکی ہی کہ خدانے آپکے اگلے
پچھلے گناہ بخشدیے تو آپنے فرمایا کہ کیا مین شکرگزار
بندہ نہ بنون۔

(۳) حضرت ابوہریرہ کہتے ہین کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نماز مین اس قدر قیام کرتے تھے کہ
آپکے دونون پیر ورم کرآتے تھے آپ سے کسی نے
کہا کہ آپ ایسا کرتے ہین حالانکہ خدا آپکے اگلے
پچھلے گناہ بخش چکا تو آپ فرماتے کہ کیا مین شکرگزار
بندہ نہ بنون۔

(۴) اسود بن یزید کہتے ہین مین نے حضرت عائشہ
سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کا حال
پوچھا تو اُنھون نے کہا کہ آپ شروع رات مین سورہتے
تھے اسکے بعد نماز پڑھنے اُٹھ کھڑے ہوجاتے تھے جب صبح کا
وقت قریب ہوتا تو وتر پڑھ لیتے بعد اس کے
اپنے بستر پر آجاتے اور اگر آپ کو کچھ ضرورت
ہوتی تو اپنے اہلخانہ کے ساتھ استراحت فرماتے۔
پھر جسوقت اذان سُنتے فوراً اُٹھ بیٹھتے اگر نہانے کی
ضرورت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کرکے نماز
پڑھنے چلے جاتے۔

(۵) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ
ایک شب کو ام المومنین میمونہ کے پاس رہے
وہ اُنکی خالہ تھین، وہ کہتے ہین کہ مین فرش کے عرض
مین لیٹ رہا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

فی طولها فنام رسول الله صلے الله علیه وسلم حتے اذا انتصف اللیل او قبله بقلیل او بعده بقلیل فاستیقظ رسول الله صلے الله علیه وسلم فجعل یمسح النوم عن وجهه ثم قرأ العشر الآیات الخواتیم من سورة آل عمران ثم قام الی شن معلق فتوضا منه فاحسن الوضوء ثم قام یصلے قال عبد الله بن عباس فقمت الی جنبه فوضع رسول الله صلے الله علیه وسلم یده الیمنی علے راسی ثم اخذ باذنی الیمنی ففتلها فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین قال معن ست مرات ثم اوتر ثم اضطجع ثم جاءه المؤذن فقام فصلے رکعتین خفیفتین ثم خرج فصلے الصبح

عن ابن عباس قال کان النبی صلی الله علیه یصلی من اللیل ثلث عشرة رکعة

اسکے طول مین لیٹے تھے پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سو رہے یہان تک کہ جب رات آدھی ہو گئی یا اسکے کچھ پہلے یا کچھ پیچھے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہوے اور اپنے چہرہ سے نیند کا اثر آنکھین ملکر مٹا رہے تھے پھر آپ نے دس آیتین اخیر سورۂ آل عمران کی پڑھین پھر ایک مشک لٹکی ہوئی تھی آپ اس کے پاس تشریف لیگئے اور آپنے اُس سے وضو کیا اور اچھا وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے عبد اللہ بن عباس کہتے ہین پس مین بھی آپکے پہلو مین کھڑا ہو گیا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا پھر میرا داہنا کان پکڑ کر آپنے مجھے پھیر لیا (یعنی بائین جانب سے داہنی جانب کر لیا) پھر آپنے دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت پھر دو رکعت پھر دو رکعت پھر دو رکعت پھر دو رکعت معن (راوی حدیث) کہتے ہین کہ یہ لفظ چھ مرتبہ ہے اسکے بعد آپنے وتر پڑھی پھر آپ لیٹ رہے بعد اس کے مؤذن آپکے پاس آیا تو آپ کھڑے ہوے اور آپ نے دو ہلکی رکعتین پڑھین بعد اسکے نماز صبح پڑھنے باہر تشریف لیگئے۔

(۶) حضرت ابن عباس کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت نماز پڑھتے تھے۔

عن عائشة ان النبي صلے الله
عليه وسلم كان اذا لم يصل بالليل
منعه من ذلك النوم او غلبته عيناه
صلے من النهار ثنتي عشرة ركعة

عن ابي هريرة عن النبي صلے الله
عليه وسلم قال اذا قام احدكم من الليل
فليفتتح صلاته بركعتين خفيفتين۔

عن زيد بن خالد الجهني انه قال
لارمقن صلوة رسول الله صلے
الله عليه وسلم فتوسدت عتبته
او فسطاطه فصلے رسول الله صلے
الله عليه وسلم ركعتين خفيفتين
ثم صلے ركعتين طويلتين طويلتين
طويلتين ثم صلى ركعتين وهما
دون اللتين قبلهما ثم صلے ركعتين
وهما دون اللتين قبلهما ثم صلے ركعتين
وهما دون اللتين قبلهما ثم صلے ركعتين وهما
دون اللتين قبلهما ثم اوتر فذلك ثلث عشرة ركعة

عن ابي سلمة بن عبد الرحمن انه اخبره انه
سأل عائشة كيف كان صلوة رسول الله صلى الله
عليه وسلم في رمضان فقالت ما كان رسول
الله صلے الله عليه وسلم يزيد في رمضان و
لا في غيره على احدى عشرة ركعة يصلي اربعا

(۷) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب رات کو نماز نہ پڑھتے خواہ سو جانے کے سبب
سے یا نیند غالب ہو جانیکے سبب سے تو پھر دن مین بارہ
رکعت پڑھ لیتے تھے۔

(۸) حضرت ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص رات
کو اٹھے تو اپنی نماز کو دو ہلکی رکعتون سے آغاز کرے۔

(۹) زید بن خالد جہنی سے روایت ہے وہ کہتے ہین
مین نے (ایک روز) کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کی نماز آج ضرور دیکھونگا پس مین آپکی چوکھٹے
یا کہا کہ خیمہ سے تکیہ لگا کر بیٹھ گیا پس (مین نے
دیکھا کہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو ہلکی
رکعتین پڑھین بعد اسکے آپ نے دو لمبی رکعتین پڑھین
پھر دو لمبی پھر دو لمبی پھر دو رکعتین آپ نے پڑھین جو اپنی
پہلے والی سے ہلکی تھین پھر آپ نے دو رکعتین پڑھی ہین
وہ ان سے بھی ہلکی تھین پھر دو رکعتین جو ان سے بھی
ہلکی تھین پھر دو رکعتین جو ان سے بھی ہلکی تھین بعد اسکے
اپنے وتر پڑھی یہ کل تیرہ رکعتین ہوئین۔

(۱۰) ابو سلمہ بن عبد الرحمن کہتے ہین کہ مین نے حضرت
عائشہ رضی سے پوچھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
نماز (شب) رمضان مین کس طرح ہوتی تھی انھون نے کہا
رمضان مین اور غیر رمضان مین کبھی گیارہ رکعت سے
زیادہ نماز نہ پڑھتے تھے چار رکعت پڑھتے تھے

لا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي
اربعا لا تسأل عن حسنهن وطولهن
ثم يصلي ثلثا قالت عائشة
قلت يا رسول الله اتنام
قبل ان توتر قال يا عائشة ان
عيني تنامان ولا ينام قلبي
عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان يصلي من الليل احدى عشرة
ركعة يوتر منها بواحدة فاذا فرغ
منها اضطجع على شقه الايمن
عن ابن شهاب نحوه۔
عن عائشة قالت كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يصلي من الليل تسع ركعات
عن الاعمش نحوه
عن حذيفة اليمان انه صلى مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم
من الليل قال فلما دخل في الصلوة
قال الله اكبر ذو الملكوت والجبروت
والكبرياء والعظمة قال ثم قرأ
البقرة ثم ركع فكان ركوعه نحوا
من قيامه وكان يقول سبحان ربي
العظيم سبحان ربي العظيم ثم رفع
راسه فكان قيامه نحوا من ركوعه

ان کی خوبی و درازی کو نہ پوچھو پھر چار رکعت پڑھتے تھے
ان کی خوبصورتی اور درازی کو کچھ نہ پوچھو پھر تین رکعت
پڑھتے تھے حضرت عائشہ کہتی ہین مین نے (ایک مرتبہ)
عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ وتر پڑھنے سے
پہلے سو رہتے ہین آپ نے فرمایا ای عائشہ میری
آنکھین سو جاتی ہین مگر میرا دل نہین سوتا۔

(۱۱) حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت نماز پڑھتے تھے
انمین سے ایک رکعت وتر ہوتی تھی جب آپ اس سے
فارغ ہوتے تو اپنے داہنے پہلو پر لیٹ رہتے تھے۔

(۱۲) یہی حدیث ایک دوسری سند سے بھی منقول ہو۔

(۱۳) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

(۱۴) یہی مضمون ایک دوسری سند سے بھی منقول ہو۔

(۱۵) حضرت حذیفہ بن یمان سے منقول ہے کہ
انھون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات
کے وقت نماز پڑھی وہ کہتے تھے جب آپ نماز مین
داخل ہوئے تو آپنے کہا اللہ اکبر ذو الملکوت
والجبروت والکبریاء والعظمۃ پھر آپنے
سورۂ بقرہ پڑھی بعد اسکے آپنے رکوع کیا آپ کا
رکوع قریب قیام کے تھا رکوع مین آپ سبحان
ربی العظیم سبحان ربی العظیم پڑھتے تھے
پھر سر اٹھا کر کھڑے ہوئے یہ قیام بھی قریب رکوع کے تھا

وکان یقول لربی الحمد لربی الحمد ثم
سجد فکان سجودہ نحوا من قیامہ وکان
یقول سبحان ربی الاعلی سبحان ربی
الاعلی ثم رفع راسہ فکان ما بین السجدتین
نحوا من السجود وکان یقول رب اغفرلی
رب اغفرلی حتی قرأ البقرۃ
وآل عمران والنساء والمائدۃ
اوالانعام شعبۃ الذی شك
فی المائدۃ والانعام۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت
قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بآیۃ من القرآن لیلۃ

عن عبد اللہ قال صلیت لیلۃ
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فلم یزل قائما حتی
هممت بامر سوء قیل لہ وما
هممت بہ قال هممت
ان اقعد وادع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم

عن الاعمش نحوہ

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من
قراءتہ قدر ما یکون ثلثین او اربعین آیۃ

اس مین آپ پڑھتے تھے لربی الحمد لربی الحمد
پھر آپنے سجدہ کیا سجدہ بھی آپ کا آپکے قیام کے
قریب تھا سجدہ مین آپ پڑھتے تھے
سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی پھر
آپنے سر اُٹھایا اور دونون سجدون کے درمیان مین
آپ سجدہ کے قریب بیٹھے اور یہ پڑھتے رہے رب
اغفرلی رب اغفرلی اور آپنے (اس نماز مین) سورۂ
بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ پڑھی یا بجای مائدہ
کے انعام تھی۔

(۱۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ (ایکمرتبہ)
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پوری رات ایک
آیت مین ختم کردی۔

(۱۷) حضرت عبد اللہ (بن مسعود) سے روایت ہے
وہ کہتے ہین مین نے ایک شب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی آپ اتنی دیر تک کھڑے
رہے کہ میرے دل مین بُرا ارادہ پیدا ہوا اُن سے
پوچھا گیا کہ وہ بُرا ارادہ کیا تھا اُنھون نے کہا کہ
ارادہ ہوا کہ مین بیٹھ جاؤن اور رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو چھوڑ دون۔

(۱۸) یہی مضمون ایک دوسری سند سے بھی منقول ہے
(۱۹) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
(کبھی) بیٹھکر نماز پڑھتے تھے تو بیٹھے ہی بیٹھے قرآن
شریف پڑھتے تھے جب تیس ۳۰ چالیس آیتون کے بقدر

قام فقرأ وهو قائم ثم ركع وسجد ثم صنع في الركعة الثانية مثل ذلك۔

عن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلي ليلا طويلا قائما وليلا طويلا قاعدا فاذا قرأ وهو قائم ركع وسجد وهو قائم واذا قرأ وهو جالس ركع وسجد وهو جالس۔

عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في سبحته قاعدا ويقرأ بالسورة ويرتلها حتى تكون اطول من اطول منها۔

عن عائشة اخبرته ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يمت حتى كان اكثر صلاته وهو جالس۔

عن ابن عمر قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب في بيته وركعتين بعد العشاء في بيته

عن ابن عمر قال اخبرتني حفصة ...

پڑھنے کو باقی رہجاتا تو آپ کھڑے ہوکر پڑھتے پھر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اور دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(۲۰) عبداللہ بن شقیق کہتے ہین کہ مین نے حضرت عائشہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کی بابت پوچھا تو انھون نے کہا کہ آپ بڑی رات تک تو کھڑے کھڑے پڑھتے تھے اور بڑی رات تک بیٹھے بیٹھے جب آپ کھڑے ہوکر پڑھتے تو رکوع وسجدہ بھی کھڑے کھڑے کرتے تھے اور جب بیٹھکر پڑھتے تو رکوع وسجدہ بھی بیٹھکر کرتے۔

(۲۱) حضرت حفصہ زوجۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے وہ کہتی تھین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نفل نماز بیٹھکر پڑھتے تھے اور سورت پڑھتے تھے اور اس مین ترتیل کرتے تھے یہان تک کہ وہ بڑی سورت سے بھی بڑی ہوجاتی تھی۔

(۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی جس عمر مین وفات ہوئی اُس وقت ایسی حالت تھی کہ آپ اکثر نماز مین بیٹھکر پڑھتے تھے۔

(۲۳) حضرت ابن عمر کہتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دو رکعتین قبل ظہر کے پڑھی ہین اور دو بعد ظہر کے اور دو بعد مغرب کے آپکے گھر مین اور دو رکعتین بعد عشا کے آپکے گھر مین۔

(۲۴) حضرت ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہین۔

حفصة ان رسول الله صلے الله علیه وسلم
کان یصلی رکعتین حین یطلع الفجر
فینادی المنادی قلت ایوب
اراه قال خفیفتین۔
عن ابن عمر قال حفظت من رسول الله
صلے الله علیه وسلم ثمانی
رکعات رکعتین قبل الظهر و
رکعتین بعدها و رکعتین بعد المغرب
و رکعتین بعد العشاء قال ابن عمر و
حدثتنی حفصة برکعتی الغداة ولم اکن اراهما
من النبی صلے الله علیه وسلم۔
عن عبد الله بن شقیق قال سالت
عائشة عن صلوة النبی صلے الله علیه وسلم
قالت کان یصلی قبل الظهر رکعتین و بعدها
رکعتین و بعد المغرب رکعتین و بعد
العشاء رکعتین و قبل الفجر ثنتین
عن عاصم بن ضمرة یقول سألنا علیا
عن صلوة رسول الله صلے الله علیه وسلم
من النهار قال فقال انکم لا تطیقون
ذلک قال قلنا من اطاق منا ذلک
صلے فقال کان اذا کانت
الشمس من ههنا کهیاتها
من ههنا عند العصر صلے رکعتین

مجھسے حضرت حفصہ نے بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
بوقت طلوع فجر دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور موذن اذان دیتا
ہوتا تھا ایوب (راوی حدیث) کہتے ہین کہ مجھے خیال ہوتا ہے کہ
انھون نے یہ بھی کہا کہ وہ دو رکعتین ہلکی ہوتی تھین
(۲۵) حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے
مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آٹھ رکعت
نماز یاد کرلی ہے دو رکعتین قبل ظہر کے اور دو بعد ظہر کے
اور دو رکعتین بعد مغرب کے اور دو رکعتین بعد عشا
کے حضرت ابن عمر کہتے ہین مجھسے حضرت حفصہ نے
دو رکعت صبح کے وقت بھی بیان کین مگر مین نے انکو
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین دیکھا۔
(۲۶) عبد اللہ بن شقیق کہتے ہین مین نے حضرت عائشہ
سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز کی کیفیت پوچھی تو
انھون نے کہا کہ آپ ظہر سے پہلے دو رکعت نماز
پڑھتے تھے اور دو بعد ظہر کے اور دو بعد مغرب کے
اور دو بعد عشا کے اور دو قبل فجر کے۔
(۲۷) عاصم بن ضمرہ کہتے ہین ہم نے حضرت علی سے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دن کی نماز کی کیفیت
پوچھی تو انھون نے کہا کہ تم اُسکی طاقت نہین رکھتے ہو
ہم لوگون نے عرض کیا کہ جو شخص طاقت رکھے گا وہ
پڑھیگا حضرت علی نے کہا کہ جب آفتاب مشرق
کی جانب اس حالت پر ہو جاتا تھا جس طرح اب مغرب
کی جانب ہے بوقت عصر تو آپ دو رکعت نماز پڑھتے تھے

واذا كانت الشمس من ههنا كهيأتها من ههنا
عند الظهر صلى اربعا ويصلي قبل الظهر اربعا
وبعدها ركعتين وقبل العصر اربعا يفصل
بين كل ركعتين بالتسليم على الملائكة
المقربين والنبيين ومن تبعهم من
المؤمنين والمسلمين۔

باب صلوة الضحى

عن معاذة قالت قلت لعائشة اكان
النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى
قالت نعم اربع ركعات ويزيد
ما شاء الله عز وجل۔

عن انس بن مالك ان النبي
صلى الله عليه وسلم كان يصلي
الضحى ست ركعات۔

عن عبد الرحمن بن ابي ليلى ما اخبرني
احد انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم
يصلي الضحى الا ام هانئ فانها حدثت
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل
بيتها يوم فتح مكة فاغتسل فسبح ثماني
ركعات ما رأيته صلى صلوة قط

اور جبکہ آفتاب ایسا ہوجاتا جیسا ظہر کے وقت ہوتا ہی
تو آپ چار رکعت پڑھتے تھے اور چار رکعتیں قبل ظہر کے
پڑھتے تھے اور دو رکعتیں بعد ظہر کے اور عصر کے پہلے چار
رکعتیں پڑھتے ہر دو رکعت کے درمیان میں ملائکہ
مقربین پر اور انبیا پر اور انکے تبعین اہل اسلام پر
سلام پڑھکر فصل کردیتے تھے۔

باب نماز چاشت کا بیان

اس باب میں (۹) حدیثیں ہیں

(۱) معاذہ کہتی ہیں میں نے حضرت عائشہ سے
پوچھا کہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز چاشت پڑھتے
تھے انھوں نے کہا ہاں چار رکعت پڑھتے تھے
اور جسقدر اللہ چاہتا تھا زیادہ بھی کردیتے تھے۔

(۲) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز چاشت چھ رکعت
پڑھتے تھے۔

(۳) عبد الرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ مجھے کسی نے
نہیں بیان کیا کہ اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز
چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا سوا ام ہانی کے انھوں نے
البتہ بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے
دن ان کے گھر تشریف لے گئے اور آپنے غسل کیا
پھر آٹھ رکعت نماز پڑھی اس سے زیادہ ہلکی نماز

اخف منہا غیر انہ کان یتم
الرکوع والسجود

عن عبد اللہ بن شقیق قال قلت
لعائشۃ اکان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یصلی الضحی قالت لا الا ان
یجیء من مغیبہ۔

عن ابی سعید الخدری قال کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی
حتی نقول لا یدعہا ویدعہا حتی
نقول لا یصلیہا

عن ابی ایوب الانصاری ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یدمن اربع
رکعات عند زوال الشمس فقلت
یا رسول اللہ انک تدمن ہذہ الاربع
الرکعات عند زوال الشمس فقال ان
ابواب السماء تفتح عند زوال الشمس
فلا ترتج حتی تصلی الظہر فاحب ان
یصعد لی فی تلک الساعۃ خیر قلت
افی کلہن قراءۃ قال نعم قلت
ہل فیہن تسلیم فاصل
قال لا۔

عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم نحوہ۔

پڑھتے ہوئے ہیں نے کبھی آپ کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ
رکوع و سجود آپ پورے کرتے تھے۔

(۴) عبد اللہ بن شقیق کہتے ہین مین نے حضرت
عائشہ سے پوچھا کہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز
چاشت پڑھتے تھے اُنھون نے کہا نہین مگر یہ کہ سفر سے
تشریف لاتے تھے۔

(۵) حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے وہ کہتے ہین
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (کبھی) نماز چاشت کا اس قدر
التزام کر لیتے تھے کہ ہم لوگ کہتے تھے اب کبھی نہ چھوڑینگے
پھر ایسا چھوڑ دیتے تھے کہ ہم کہتے تھے اب کبھی نہ پڑھین گے

(۶) حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے وقت چار رکعتین
ہمیشہ پڑھتے تھے مین نے (ایک مرتبہ) کہا کہ یا رسول اللہ
آپ یہ چار رکعتین زوال آفتاب کے وقت ہمیشہ
پڑھا کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ زوال آفتاب کے
وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہین پھر
نہین بند کیے جاتے یہانتک کہ نماز ظہر پڑھی جائے
پس مین چاہتا ہون کہ اس وقت میرے لیے کوئی مفید
چیز اوپر چڑھے مین نے پوچھا کہ کیا ان سب مین قراءت
ہے آپ نے فرمایا کہ ہان مین نے پوچھا کہ کیا انکے درمیان
مین سلام فاصل ہے آپنے فرمایا کہ نہین۔

(۷) ایک دوسری سند سے بھی حضرت ابو ایوب
سے یہی مضمون مروی ہے۔

عن عبد الله بن السائب ان رسول الله صلے الله علیه وسلم كان یصلے اربعاً بعد ان تزول الشمس قبل الظهر وقال انها ساعة تفتح فیها ابواب السماء فاحب ان یصعد لی فیها عمل صالح

(۸) عبد اللہ بن سائب سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چار رکعتین بعد زوال آفتاب کے قبل ظہر کے پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ وقت ایسا ہو کہ اسمین آسمان کے دروازے کھلتے ہین لہذا مین چاہتا ہون کہ میرا کوئی عمل نیک اسوقت مین اوپر چڑھے۔

عن عاصم بن ضمرة عن علی انه كان یصلے قبل الظهر اربعاً وذكر ان النبی صلے الله علیه وسلم كان یصلیها عند الزوال ویمد فیها۔

(۹) عاصم بن ضمرہ حضرت علی سے روایت کرتے ہین کہ قبل ظہر کے چار رکعتین پڑھا کرتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان چار رکعتون کو بوقت زوال پڑھتے تھے اور ان مین طول دیتے تھے۔

باب صلوٰة التطوع فی البيت

باب نماز نفل گھرون مین پڑھنے کا بیان

اس باب مین ایک حدیث ہے

عن عبد الله بن سعد قال سالت رسول الله صلے الله علیه وسلم عن الصلوٰة فی بیتی والصلوٰة فی المسجد قال قد ترى ما اقرب بیتی من المسجد فلان اصلی فی بیتی احب الی من ان اصلی فی المسجد الا ان تكون صلوٰة مكتوبة۔

(۱) حضرت عبد اللہ بن سعد سے روایت ہے وہ کہتے ہین مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے گھر مین نماز پڑھنے اور مسجد مین نماز پڑھنے کی بابت پوچھا کہ کون بہتر ہے آپنے فرمایا تم دیکھتے ہو کہ میرا گھر مسجد سے کسقدر قریب ہے پھر بھی اپنے گھر مین نماز پڑھنا بہ نسبت مسجد مین نماز پڑھنے کے مجھے مرغوب ہے مگر یہ کہ فرض نماز ہو۔

باب ما جاء فی صوم رسول الله صلے الله علیه وسلم

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے [illegible] بیان مین

اس باب مین (۱۴) حدیثین ہین

عن عبد الله بن شفيق قال سالت عائشة عن صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت كان يصوم حتى نقول قد صام ويفطر حتى نقول قد افطر قالت وما صام رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرًا كاملًا منذ قدم المدينة الا رمضان۔

(۱) عبد اللہ بن شقیق کہتے ہین مین نے حضرت عائشہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روزہ کی بابت پوچھا انھون نے کہا کبھی آپ روزہ رکھتے تھے یہان تک کہ ہم لوگ کہتے تھے اب برابر روزہ رکھا کرینگے اور کبھی روزہ ترک کرتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے کہ اب کبھی روزہ نہ رکھین گے وہ کہتی تھین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ مین تشریف لائے سوا رمضان کے پورے مہینہ کے روزے کبھی نہین رکھے۔

عن انس بن مالك انه سئل عن صوم النبي صلى الله عليه وسلم فقال كان يصوم من الشهر حتى نرى ان لا يريد ان لا يفطر منه ويفطر حتى نرى ان لا يريد ان يصوم منه شيئا وكنت لا تشاء ان تراه من الليل مصليًا الا رأيته مصليا ولا نائمًا الا رأيته نائمًا۔

(۲) حضرت انس بن مالک سے کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کی بابت پوچھا تو انھون نے کہا کہ کسی مہینہ مین آپ روزے رکھنا شروع کرتے تھے یہان تک کہ ہم سمجھتے تھے اب اس مہینہ مین روزہ ترک نہ کرینگے اور کسی مہینہ مین روزہ ترک کر دیتے تھے یہانتک کہ ہم سمجھتے تھے اب اس مہینہ مین روزہ نہ رکھینگے اور یہی حالت تھی کہ اگر تم چاہتے کہ رات مین حضرت کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھو تو دیکھ سکتے تھے اور اگر تم چاہتے کہ رات مین حضرت کو سوتا ہوا دیکھو تو دیکھ سکتے تھے

عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول ما يريد ان يفطر منه ويفطر حتى نقول ما يريد

(۳) حضرت ابن عباس کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) روزہ رکھنا شروع کرتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے اب اس مہینہ مین روزہ ترک نہ کرین گے اور کبھی روزہ ترک کر دیتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے اب اس مہینہ مین کبھی

ان یصوم وما صام شهرا کاملا منذ
قدم المدینة الا رمضان ۔
عن ام سلمة قالت ما رأیت النبی
صلے اللہ علیه وسلم یصوم شهرین
متتابعین الا شعبان ورمضان۔
عن عائشة قالت لم ار رسول اللہ صلے
اللہ علیه وسلم یصوم فی شهر اکثر من صیامه
فی شعبان کان یصوم شعبان الا
قلیلا بل کان یصوم کله
عن عبد اللہ کان رسول اللہ
صلے اللہ علیه وسلم یصوم من غرة
کل شهر ثلثة ایام وقل ما کان یفطر
یوم الجمعة
عن معاذة قالت قلت لعائشة اکان
النبی صلے اللہ علیه وسلم یصوم ثلثة ایام
من کل شهر قالت نعم قلت من
ایه کان یصوم قالت کان لا یبالی
من ایه صام ۔
عن عائشة قالت کان النبی صلے اللہ علیه
وسلم یتحری صوم الاثنین والخمیس۔
عن عائشة قالت ما کان رسول اللہ
صلے اللہ علیه وسلم یصوم فی شهر اکثر
من صیامه فی شعبان ۔

روزہ نہ رکھیں گے۔ اور آپنے کسی مہینہ کے پورے روزے
نہیں رکھے جب سے مدینہ تشریف لائے سوا رمضان کے
(۴) حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ وہ کہتی تھیں میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پے در پے دو مہینہ کے روزے
رکھتے ہوئے نہیں دیکھا سوا شعبان و رمضان کے۔
(۵) حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں روزہ
رکھتے نہیں دیکھا شعبان میں البتہ سوا چند روز کے
آپ روزہ رکھتے تھے بلکہ پورے شعبان کا روزہ رکھتے تھے
(۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کے شروع میں تین دن روزہ
رکھتے تھے اور جمعہ کے دن بہت کم روزہ ترک
کرتے تھے۔
(۷) معاذہ کہتی ہیں میں نے حضرت عائشہ سے
پوچھا کہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ میں تین دن
روزے رکھا کرتے تھے انھوں نے کہا ہاں میں نے کہا
کن تاریخوں میں انھوں نے کہا اسکی پابندی نہ کرتے تھے
جو تاریخ ہوتی روزہ رکھ لیتے۔
(۸) حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
دوشنبہ اور پنجشنبہ کا خیال کرکے روزہ رکھا کرتے تھے
(۹) حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ
روزہ نہ رکھتے تھے۔

عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم

(۱۰) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن اعمال پیش کیے جاتے ہین لہذا مین چاہتا ہون کہ میرے اعمال اس حالت مین پیش کیے جائین کہ مین روزہ دار ہون۔

عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم من الشهر السبت والاحد والاثنین ومن الشهر الاخر الثلثاء والاربعاء والخمیس۔

(۱۱) حضرت عائشہ کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ مین ہفتہ اتوار پیر کا روزہ رکھتے تھے تو دوسرے مہینہ مین منگل بدھ جمعرات کا۔

عن عائشة قالت کان عاشوراء یوماً یصومه قریش فی الجاهلیة وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصومه فلما قدم المدینة صامه وامر بصیامه فلما افترض رمضان کان رمضان هو الفریضة وترک عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء ترکه

(۱۲) حضرت عائشہ کہتی ہین کہ عاشوراء (دہم محرم) ایک ایسا دن تھا کہ کفار قریش زمانۂ جاہلیت مین اسکا روزہ رکھتے تھے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی اسکا روزہ رکھتے تھے پھر جب آپ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے اس کا روزہ رکھا اور دوسرون کو بھی رکھنے کا حکم دیا مگر جب رمضان کے روزے فرض کیے گئے تو پھر رمضان ہی کے روزے فرض رہے اور عاشوراء کے روزے چھوڑ دیے گئے جس کا جی چاہتا تھا رکھتا تھا جس کا جی نہ چاہتا تھا نہ رکھتا تھا۔

عن علقمة قال سالت عائشة اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یخص من الایام شیئا قالت کان عمله دیمة وایکم یطیق ما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یطیق۔

(۱۳) علقمہ کہتے مین مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (روزہ مین) کسی دن کی تخصیص کرتے تھے انھون نے کہا نہین آپ کا عمل دائمی ہوتا تھا تم مین کون شخص اُن اعمال کی طاقت رکھتا ہے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

عن عائشة قالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم

(۱۴) حضرت عائشہ کہتی ہین (ایک دن) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

وعندی امرأة فقال من هذه قلت فلانة لاتنام اللیل فقال رسول الله صلے الله علیه وسلم علیکم من الاعمال ما تطیقون فان الله لایمل حتی تملوا وکان احب ذلك الی رسول الله صلے الله علیه وسلم الذی یدوم علیه صاحبه

عن ابی صالح قال سالت عائشة وام سلمة ای العمل کان احب الی رسول الله صلے الله علیه وسلم قالتا ما دیم علیه وان قل۔

عن عوف بن مالك یقول کنت مع رسول الله صلے الله علیه وسلم لیلة فاستاك ثم توضأ ثم قام یصلی فقمت معه فبدأ فاستفتح البقرة فلا یمر بآیة رحمة الا وقف فسال ولا یمر بآیة عذاب الا وقف فتعوذ ثم رکع فمکث راکعا بقدر قیامه

میرے یہان تشریف لائے اسوقت میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی آپنے پوچھا کہ یہ کون ہے مین نے بتادیا کہ فلان ہے یہ رات بھر نہین سوتی (عبادت کیا کرتی ہے) تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسقدر اعمال اختیار کیا کرو جتنی طاقت رکھتے ہو خدا (ثواب دینے سے) نہین تھکتا یہانتک کہ تم (عبادت کرنے سے) تھک جاؤ اور تمام عبادات مین وہ عبادت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند تھی جسپر اس کا کرنیوالا ہمیشگی کرے۔

(۱۵) ابو صالح کہتے ہین مین نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ سے پوچھا کہ کون عبادت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند تھی تو دونون نے کہا کہ وہ عبادت جسپر ہمیشگی کیجائے اگرچہ اس کی مقدار کم ہو۔

(۱۶) حضرت عوف بن مالک کہتے ہین مین ایک شب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا مین نے دیکھا کہ آپ نے مسواک کی پھر وضو کیا بعد اس کے نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے مین بھی آپ کے ہمراہ کھڑا ہوگیا آپ نے نماز شروع کی اور سورہ بقرہ پڑھنے لگے جب کسی آیت رحمت پر آپ پہونچتے تو ٹھہر جاتے اور دعا مانگتے اور جب کسی آیت عذاب پر پہونچتے تو ٹھہر جاتے اور پناہ مانگتے پھر آپ نے رکوع کیا اور بقدر قیام کے رکوع مین توقف کیا

ويقول في ركوعه سبحان ذي
الجبروت والملكوت والكبرياء
والعظمة ثم سجد بقدر ركوعه و
يقول في سجوده سبحان ذي الجبروت
والملكوت والكبرياء والعظمة ثم
قرأ آل عمران ثم سورة سورة يفعل
مثل ذلك۔

باب ما جاء في قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن يعلى بن مالك انه سال ام سلمة عن
قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا
هي تنعت قراءة مفسرة حرفا حرفا۔
عن قتادة قال قلت لانس بن مالك
كيف كان قراءة رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال مدا۔
عن ام سلمة قالت كان النبي صلى الله
عليه وسلم يقطع قراءته يقول الحمد لله رب العلمين
ثم يقف ثم يقول الرحمن الرحيم ثم يقف
وكان يقرأ مالك يوم الدين۔
عن عبد الله بن ابي قيس قال سالت عائشة
عن قراءة النبي صلى الله عليه وسلم

اور رکوع میں آپ پڑھتے تھے سبحان ذی
الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ پھر آپ نے
بقدر رکوع کے دوسرا سجدہ کیا اور اس سجدہ میں بھی آپ نے
پڑھا سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء
والعظمۃ بعد اس کے آپ نے آل عمران پڑھی
پھر اسی طرح سے ایک ایک سورت کر کے آپ
نے پڑھی۔

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بیان میں اس باب میں ۴ حدیثیں ہیں

(۱) یعلی ابن مالک نے حضرت ام سلمہ سے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی قراءۃ کی بابت پوچھا تو حضرت
ام سلمہ نے پڑھکر بتایا صاف صاف ہر حرف جدا جدا۔
(۲) قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک سے
پوچھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی قراءۃ کیسی ہوتی تھی
انھوں نے کہا مد کے ساتھ۔
(۳) حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹکڑے
ٹکڑے کر کے پڑھتے تھے مثلاً کہتے تھے الحمد للہ رب العلمین
پھر ٹھہر جاتے تھے بعد اسکے کہتے تھے الرحمن الرحیم پھر
ٹھہر جاتے تھے بعد اسکے کہتے تھے ملک یوم الدین
(۴) عبد اللہ بن ابی قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت
عائشہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے متعلق پوچھا کہ

اکان یسر بالقرأۃ ام یجہر قالت کل ذلک قد کان یفعل ربما اسر وربما جہر قلت الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ۔

آہستہ آواز سے پڑھتے تھے یا بلند[۲] آواز سے اُنھوں نے کہا ہر طریقہ سے پڑھتے تھے کبھی آہستہ آواز سے اور کبھی بلند آواز سے میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے دین میں وسعت رکھی۔

عن ام ھانیٔ قالت کنت اسمع قرأۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا علی عریشی۔

(۵) حضرت اُم ہانی سے روایت ہے وہ کہتی ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت سنا کرتی تھی اور میں اپنے سائبان میں ہوتی تھی۔

عن عبد اللہ بن مغفل یقول رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقۃ یوم الفتح وھو یقرأ انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال فقرا ورجع قال وقال معویۃ بن قرۃ لولا ان یجتمع الناس علیّ لاخذت لکم فی ذلک الصوت او قال اللحن۔

(۶) حضرت عبد اللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے ناقہ پر دیکھا آپ پڑھ رہے تھے انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر وہ کہتے ہیں کہ آپ ترجیع[۱] کے ساتھ پڑھتے تھے معاویہ بن قرہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ میرے اوپر ہجوم کریں گے تو میں اسی لہجہ میں پڑھکر سُناتا۔

عن قتادۃ قال ما بعث اللہ نبیا الا حسن الوجہ حسن الصوت وکان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم حسن الوجہ حسن الصوت وکان لا یرجع۔

(۷) حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ خدا نے جو نبی بھیجا وہ خوب صورت اور خوش آواز ہوتا تھا اور تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوب صورت اور خوش آواز تھے اور ترجیع نہ کرتے تھے۔

عن ابن عباس قال کان قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربما یسمعھا من فی الحجرۃ وھو فی البیت۔

(۸) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو حجرہ کے اندر کے لوگ سنتے تھے حالانکہ آپ کوٹھری کے اندر ہوتے تھے۔

[۱] ترجیع کے معنی یہ ہیں کہ کسی کلمہ کو آہستہ آواز سے کہکر پھر بلند آواز سے ادا کیا جائے ۱۲

باب ما جاء فی بکاء رسول الله صلی الله علیه وسلم

عن عبد الله بن الشخیر عن ابیه قال اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یصلی ولجوفه ازیز کازیز المرجل من البکاء۔

عن عبد الله بن مسعود قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرأ علی فقلت یا رسول الله اقرأ علیك وعلیك انزل قال انی احب ان اسمعه من غیری فقرأت سورة النساء حتی بلغت وجئنا بك علی هؤلاء شهیدا قال فرأیت عینی النبی صلی الله علیه وسلم تهملان۔

عن عبد الله بن عمرو قال انکسفت الشمس یوما علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی حتی لم یکد یرکع ثم رکع

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے رونے کے بیان میں اس باب میں چھ حدیثیں ہیں۔

(۱) عبد اللہ بن شخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں (ایک روز) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اسوقت آپ نماز پڑھ رہے تھے اور رونے کی وجہ سے آپ کے اندر سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسے دیگ کے جوش کرنے کی

(۲) عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں مجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پڑھکر سناؤ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں پڑھکر سناؤں حالانکہ آپ ہی پر نازل کیا گیا ہو آپنے فرمایا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ کسی دوسرے سے سنوں پس میں نے سورۂ نساء پڑھنا شروع کیا یہانتک کہ میں اس آیت پر پہونچا وجئنا بك علی هؤلاء شهیدا تو میں نے دیکھا آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔

(۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آفتاب میں گہن لگا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور اسقدر طویل قیام کیا کہ معلوم ہوتا تھا رکوع نہ کرینگے پھر آپنے رکوع کیا تو معلوم ہوتا تھا

فلم يكد يرفع راسه
ثم رفع راسه فلم يكد
ان يسجد ثم سجد فلم
يكد ان يرفع راسه ثم
رفع راسه فلم يكد ان
يسجد ثم سجد فلم يكد
ان يرفع راسه فجعل ينفخ
ويبكي ويقول رب الم
تعدني ان لا تعذبهم
وانا فيهم رب الم تعدني
الا تعذبهم وهم يستغفرون
ونحن نستغفرك فلما
صلے ركعتين انجلت
الشمس فقام فحمد
الله تعالى واثنى عليه
ثم قال ان الشمس والقمر
ايتان من ايات الله فاذا
انكسفا فافزعوا الى
ذكر الله تعالے۔

عن ابن عباس قال اخذ
رسول الله صلے الله عليه
وسلم ابنته له تقضي فاحتضنها
فوضعها بين يديه

کہ آپ اپنا سر نہ اٹھاوینگے پھر آپنے سر اٹھایا تو
معلوم ہوتا تھا کہ اب سجدہ نہ کرینگے پھر
آپنے سجدہ کیا تو معلوم ہوتا تھا کہ اب سجدہ
سے نہ اٹھینگے پھر اٹھے تو معلوم ہوتا تھا
اب دوسرا سجدہ نہ کرینگے پھر دوسرا سجدہ
کیا تو معلوم ہوتا تھا اب نہ اٹھینگے پھر آپ
بڑی بڑی سانسیں لینے لگے اور رونے لگے
اور فرماتے تھے کہ اے میرے پروردگار
کیا تونے مجھ سے وعدہ نہیں کیا کہ میری موجودگی
میں انپر عذاب نازل کرے گا اے میرے پروردگار
ابھی تو میں ان میں موجود ہوں کیا تونے
مجھ سے وعدہ نہیں کیا کہ درحالیکہ یہ لوگ استغفار
کررہے ہونگے انپر عذاب نہ کرے گا اے پروردگار ہم
تجھ سے استغفار کرتے ہیں پھر جب آپ دو رکعت
پڑھ چکے تو آفتاب روشن ہوگیا پس آپ کھڑے
ہوے اور آپنے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا
کہ آفتاب اور ماہتاب دو نشانیاں ہیں خدا کی
نشانیوں میں سے جب ان میں گہن لگے تو اللہ تعالے
کے ذکر کی طرف رجوع کیا کرو۔

(۴) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک
صاحبزادی کو جو حالت نزع میں تھیں لیکر گود میں
اٹھالیا پھر اپنے آگے انکو لٹایا اور آپ منھ

فماتت وهي بين يديه فصاحت ام ايمن فقال يعني النبي صلى الله عليه وسلم اتبكين عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لست اراك تبكي قال اني لست ابكي انما هي رحمة ان المومن بكل خير على كل حال ان نفسه تنزع من بين جنبيه وهو يحمد الله تعالى۔

عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل عثمان بن مظعون وهو ميت وهو يبكي اوقال وعيناه تهرقان

عن انس بن مالك قال شهدنا ابنة لرسول الله صلى الله عليه وسلم و رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس على القبر فرأيت عينيه تدمعان فقال أفيكم رجل لم يقارف الليلة قال ابو طلحة انا قال انزل فنزل في قبرها۔

سامنے ہی لیے ہے اُن کا انتقال ہوگیا اُم ایمن چلانے لگیں تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے روتی ہو انھوں نے کہا میں آپ کو بھی دیکھتی ہوں کہ آپ رو رہے ہیں حضرت نے فرمایا میں روتا نہیں ہوں یہ (آنسو کا بہنا) تو رحمت ہے مومن ہر حال میں خیریت پر رہتا ہے یہانتک کہ اُسکی جان اُسکے دونوں پہلوؤں کے درمیان سے نکلتی ہے اسوقت بھی وہ اللہ تعالی کا شکر کرتا ہے۔

(۵) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان مظعون کو جبکہ ان کی وفات ہوگئی بوسہ دیا اور آپ رو رہے تھے یا کہا آپ کی دونوں آنکھیں بہ رہی تھیں۔

(۶) حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کے جنازہ میں شریک تھے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آپ کی دونوں آنکھیں بہ رہی ہیں پھر آپ نے پوچھا کہ تم میں کوئی شخص ایسا ہے جس نے آج شب کو اپنی بی بی سے خلوت نہ کی ہو ابو طلحہ نے کہا میں ہوں حضرت نے فرمایا تم ان کی قبر میں اُترو چنانچہ وہ اُن کی قبر میں اُترے۔

باب ما جاء فی فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن عائشة قالت انما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي ينام عليه من ادم حشوه ليف

سئلت عائشة ما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتك قالت من ادم حشوه ليف وسئلت حفصة ما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتك قالت مسحاً نثنيه ثنتين فينام عليه فلما كان ذات ليلة قلت لو ثنيته اربع ثنيات كان اوطأ له فثنيناه باربع ثنيات فلما اصبح قال ما فرشتموني الليلة قالت قلنا هو فراشك الا انا ثنيناه باربع ثنيات قلنا هو اوطأ لك قال ردوه لحاله الاولى فانه منعتني وطأته صلاتي الليلة۔

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بستر کے بیان میں اس باب میں (۲) حدیثیں ہیں

(۱) حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بستر جسپر آپ سویا کرتے تھے چمڑے کا تھا اس میں چھوہارے کی چھال بھری تھی۔

(۲) حضرت عائشہ سے کسی نے پوچھا کہ تمہارے گھر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بستر کس چیز کا تھا انھوں نے کہا چمڑے کا تھا اور اس میں چھوہارے کی چھال بھری تھی۔ اور حضرت حفصہ سے پوچھا گیا کہ تمہارے گھر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بستر کس چیز کا تھا انھوں نے کہا کمل تھا جسکو ہم دوتہ کا دوہرا کردیتے تھے آپ اسی پر سوتے تھے ایک شب کو میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ کاش ہم اسکو چارتہ کا چوہرا کردیتے تو زیادہ نرم ہوجاتا چنانچہ ہم نے اسکو چارتہ کردیا صبح کو آپ نے فرمایا کہ تمنے آج شب کو میرے نیچے کیا بچھا دیا تھا حضرت حفصہ کہتی ہیں ہم نے کہدیا کہ وہی آپ کا بستر تھا ہم نے اس کو چارتہ کردیا تھا تاکہ نرم ہوجائے آپ نے فرمایا اس کو پھر پہلی حالت پر کردو اس کی نرمی نے مجھے آج رات نماز سے روک دیا۔

باب ما جاء فی تواضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسی بن مریم انما انا عبد اللہ فقولوا عبد اللہ ورسولہ

عن انس بن مالک ان امرأۃ جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان لی الیک حاجۃ فقال اجلسی فی ای طریق المدینۃ شئت اجلس الیک۔

عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعود المریض ویشھد الجنازۃ ویرکب الحمار ویجیب دعوۃ العبد وکان یوم بنی قریظۃ علی حمار مخطوم بحبل من لیف علیہ اکاف من لیف۔

عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعی الی خبز الشعیر والاھالۃ السنخۃ فیجیب

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تواضع کے بیان میں اس باب میں (۱۳) حدیثیں ہیں

(۱) حضرت عمر بن خطاب کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو تم اتنا نہ بڑھاؤ جتنا نصاری نے عیسی بن مریم کو بڑھایا مین اللہ کا بندہ ہون لہذا مجھے اللہ کا بندہ اور اسکا رسول کہا کرو۔

(۲) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئی اور اُس نے کہا مجھے آپ سے کچھ کام ہے آپ نے فرمایا اچھا مدینہ کے جس راستہ مین تم کہو مین تمھارے ہمراہ چلون۔

(۳) حضرت انس بن مالک کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کرتے تھے اور جنازہ مین شرکت کرتے تھے اور گدھے پر سوار ہو جاتے تھے اور غلام کی دعوت بھی قبول کر لیتے تھے۔ غزوہ بنی قریظہ کے دن آپ ایک گدھے پر سوار تھے اسکی باگ چھوہارے کی چھال کی تھی اور اُسکے زین مین بھی چھوہارے کی چھال بھری تھی۔

(۴) حضرت انس بن مالک کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ اگر کوئی آپکی دعوت جو کی روٹی اور پرانی چربی کے واسطے کرتا تو بھی آپ قبول کرتے

ولقد کانت له درع عند یهودی فما وجد ما یفکها حتے مات۔

عن انس بن مالك قال حج رسول الله صلے الله علیه وسلم علے رحل رث وعلیه قطیفة لا تساوی اربعة دراهم فقال اللهم اجعله حجاً لا ریاء فیه ولا سمعة۔

عن انس قال لم یکن شخص احب الیهم من رسول الله صلے الله علیه وسلم قال وکانوا اذا راوه لم یقوموا لما یعلمون من کراهیته لذلك۔

عن الحسن بن علی رضی الله عنهما قال سألت خالی هند بن ابی هالة وکان وصافاً عن حلیة النبی صلی الله علیه وسلم وانا اشتهی ان یصف لی منها شیئاً فقال کان رسول الله صلے الله علیه وسلم فخماً مفخماً یتلألأ وجهه تلألؤ القمر لیلة البدر فذکر الحدیث بطوله قال الحسن

اور آپ کی ایک زرہ ایک یہودی کے پاس رہن تھی مگر آپکے پاس اسقدر روپیہ نہ آیا کہ اسکو چھڑا لیتے یہان تک کہ آپ کی وفات ہو گئی۔

(۵) حضرت انس بن مالک کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حج کیا اسوقت آپ ایک بوسیدہ کجاوہ پر سوار تھے اور ایک چادر اوڑھے ہوے تھے جسکی قیمت چار درہم بھی نہ تھی اور آپ یہ کہتے جاتے تھے کہ یا اللہ اسکو ایسا حج کر دے کہ اسمین نہ دکھانا مقصود ہو نہ سُنانا۔

(۶) حضرت انس کہتے ہین کہ صحابۂ کرام کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی سے محبت نہ تھی مگر صحابۂ کرام جب آپ کو دیکھتے تھے کھڑے نہ ہوتے تھے بوجہ اس کے کہ جانتے تھے کہ آپ کو یہ بات ناپسند ہے۔

(۷) حضرت حسن بن علی کہتے ہین مین نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے پوچھا وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا حلیہ اکثر بیان کیا کرتے تھے اور مین یہ چاہتا تھا کہ اس مین سے کچھہ میرے سامنے بیان کرین تو انھون نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بزرگی و وجاہت تھے آپکا چہرہ ایسا چمکتا تھا جیسے ماہتاب شب بدر مین چمکتا ہو پھر انھون نے پوری حدیث بیان کی حضرت حسن کہتے ہین کہ یہ حدیث مین نے ایک مدت تک

فكتمتها من الحسين زمانا ثم حدثته فوجدته قد سبقني اليه فساله عما سألته عنه ووجدته قد سأل اباه عن مدخله ومخرجه وشكله فلم يدع منه شيئا قال الحسين فسألت ابي عن دخول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان اذا اوى الى منزله جزا دخوله ثلثة اجزاء جزءا لله عز وجل وجزءا لاهله وجزءا لنفسه ثم جزأ جزأه بينه وبين الناس فيرد ذلك بالخاصة على العامة لا يدخر عنهم شيئا وكان من سيرته في جزء الامة ايثار اهل الفضل باذنه وقسمه على قدر فضلهم في الدين فمنهم ذو الحاجة ومنهم ذو الحاجتين ومنهم ذو الحوائج فيتشاغل بهم

حسین سے نہیں بیان کی بعد اسکے میں نے ان سے بیان کی تو میں نے دیکھا کہ وہ مجھسے پہلے اس حدیث کو حاصل کر چکے اور جو جو باتیں میں نے پوچھیں وہ سب باتیں وہ پوچھ چکے اور یہ بھی مجھے معلوم ہوا کہ انھوں نے اپنے والد (یعنی علی مرتضیٰ) سے بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اندر تشریف لانے اور باہر جانے اور آپ کی شکل و صورت کے متعلق کل باتیں پوچھ لی ہیں کوئی بات باقی نہیں چھوڑی حضرت حسین کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر کے اندر تشریف لیجانے کی کیفیت پوچھی تو انھوں نے کہا کہ جب آپ گھر میں تشریف لیجاتے تھے تو اُس وقت کے آپ تین حصہ کر دیتے تھے۔ ایک حصہ اللہ عزوجل کی عبادت کیلئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لیے اور ایک حصہ اپنی ذات کے لیے پھر اپنا حصہ آپ اپنے اور دوسرے لوگوں کے درمیان میں تقسیم کر دیتے تھے اور اس سے بواسطہ خاص لوگوں کے عام لوگوں کو مستفیض فرماتے تھے کوئی چیز ان سے مخفی نہ رکھتے تھے اور جو حصہ امت کا آپ اُمت کے لیے رکھتے تھے اس میں آپکی عادت یہ تھی کہ صاحبان فضل کو آپ ترجیح دیتے تھے انکو اجازت اپنے پاس آنے کی دیتے تھے اور اسوقت کو انکے موافق انکی بزرگی کے تقسیم کرتے تھے بعض لوگ ان میں سے ایک حاجت والے ہوتے تھے بعض دو حاجتوں والے اور بعض بہت حاجتوں والے پس آپ انکے ساتھ مشغول ہو جاتے تھے

ويشغلهم فيما يصلحهم والامة
من مسألتهم عنه واخبارهم
بالذى ينبغى لهم ويقول ليبلغ
الشاهد منكم الغائب و
ابلغونى حاجة من لا يستطيع
ابلاغها فانه من ابلغ
سلطانا حاجة من لا يستطيع
ابلاغها ثبت الله قدميه
يوم القيمة ولا يذكر
عنده الا ذلك ولا يقبل
من احد غيره يدخلون
رواداً ولا يفترقون الا
عن ذواق ويخرجون ادلة
يعنى على الخير قال فسألته
عن مخرجه كيف كان
يصنع فيه قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يخزن لسانه الا فيما يعنيه ويؤلفهم
ولا ينفرهم ويكرم كريم
كل قوم ويوليه عليهم و
يحذر الناس ويحترس
منهم من غير ان يطوى
على احد منه بشره و

اور اُنکے اور نیز اُمت کے اصلاح کے کامون مین
اُنکو مشغول رکھتے تھے وہ سوالات آپ سے کرتے
تھے اور آپ ضروری باتین اُن سے بیان کرتے
تھے اور فرماتے تھے کہ جو لوگ تم مین سے موجود ہین
وہ غائبون کو خبر پہونچا دین اور (فرماتے تھے کہ) جو شخص
اپنی حاجت مجھ تک نہین پہونچا سکتا اس کو
میرے پاس پہونچا دو کیونکہ جو شخص بادشاہ
تک ایسے شخص کی حاجت پہونچا دے کہ وہ خود
اپنی حاجت بادشاہ تک نہ پہونچا سکتا تھا تو
اللہ قیامت کے دن اسکو ثابت قدم رکھتا ہے۔
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوا ان
باتون کے اور کسی قسم کا تذکرہ نہوتا تھا اور کسی شخص سے
سوا ان باتون کے اور کسی قسم کی بات آپ قبول کرتے
تھے آپکے پاس لوگ پیاسے بنکر آتے تھے اور سیراب ہو کر
چلے جاتے تھے اور رہنما بنکر نکلتے تھے حضرت حسین کہتے
ہین کہ مین نے اپنے والد سے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے باہر جانے کی کیفیت پوچھی کہ وہان وہ کیا کرتے
تھے انھون نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی
زبان بیکار باتون کے کہنے سے روکتے تھے اور الفت
و محبت کی باتین کیا کرتے تھے اُنکو متنفر نہ بناتے تھے
اور ہر قوم کے باعزت شخص کی عزت کرتے تھے اور اُسکو اُسکی
قوم پر حاکم بناتے تھے اور لوگون کو خوف دلاتے تھے اور
آپ دربان بھی رکھتے تھے مگر کسی شخص سے بے کشادہ پیشانی

ـہ لاخلقه ویتفقد اصحابه
ویسأل الناس عما فی الناس
ویحسن الحسن ویقویه
ویقبح القبیح ویوهیه
معتدل الامر غیر مختلف
ولا یغفل مخافة ان یغفلوا
ویملوا لکل حال عنده
عتاد لا یقصر عن الحق
ولا یجاوزه الذین
یلونه من الناس
خیارهم افضلهم عنده
اعمهم نصیحة واعظمهم
عنده منزلة احسنهم
مواساة ومؤازرة قال
فسألته عن مجلسه فقال
کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم
لا یقوم ولا یجلس الا علی
ذکر واذا انتهی الی قوم
جلس حیث ینتهی به
المجلس ویامر بذلک
یعطی کل جلسائه
لا یحسب جلیسه ان احدا

اور خوش خلقی کو دریغ نہ رکھتے تھے اور اپنے اصحاب
کے حالات کا تجسس کیا کرتے تھے اور لوگون سے
حالتین اُن کی پوچھا کرتے تھے جو بات اچھی ہوتی تھی
اسکی تعریف کرتے تھے اور جو بات بری ہوتی تھی اسکی
برائی بیان کیا کرتے تھے اور اس سے نفرت دلاتے
تھے احکام آپکے معتدل ہوتے تھے مختلف نہوتے
تھے اور آپ غفلت کرتے تھے اس خوف سے کہ لوگ
غافل نہوجائین اور تھک نہ جائین ہر کام کا ایک
دستور آپ کے یہان مقرر ہوتا تھا امر حق مین کبھی
کوتاہی نہ کرتے تھے اور اس سے آگے نہ بڑھتے تھے
جو لوگ آپکے قریب رہتے تھے وہ سب بہترین ہوتے
تھے آپکے یہان بزرگی اسی کی تھی جو لوگون کی خیرخواہی
مین سب سے زیادہ ہو اور سب سے زیادہ مرتبہ
آپ کے یہان اسکا ہوتا تھا جو سب سے زیادہ غمخوار
اور مدد کرنے والا ہو حضرت حسین کہتے ہین مین نے
اپنے والد سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس
کی کیفیت بھی پوچھی اُنھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کی نشست و برخاست ذکر الٰہی پر ہوتی
تھی اور جب آپ کسی قوم کے پاس جاتے تو جہان
جگہ خالی ہوتی وہین بیٹھ جاتے اور اسی کا آپ لوگون کو
حکم بھی دیتے تھے اور اپنے ہمنشینون مین سے
ہر ایک کے ساتھ اس کے رتبہ کے موافق برتاؤ
کرتے تھے آپ کے ہمنشینون مین سے

اکرم علیه منه من جالسه
او فاوضه فی حاجة صابره
حتی یکون هو المنصرف و
من ساله حاجة لم یرده
الا بها او بمیسور من القول
قد وسع الناس بسطه وخلقه
فصار لهم ابا وصاروا عنده
فی الحق سواء مجلسه مجلس علم
وحیاء وصبر وامانة لاترفع
فیه الاصوات ولا تؤبن
فیه الحرم ولا تثنی فلتاته
متعادلین یتفاضلون فیه
بالتقوی متواضعین
یوقرون فیه الکبیر
ویرحمون فیه الصغیر
ویؤثرون ذا الحاجة
ویحفظون الغریب۔
عن انس بن مالك قال
قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم لو اهدی الی کراع
لقبلت ولو دعیت علیه
لاجبت۔
عن جابر قال جاءنی رسول الله

کوئی شخص یہ نہیں سمجھتا تھا کہ مجھ سے زیادہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے یہاں کسی کی عزت ہے۔ جو شخص
آپ کے پاس بیٹھتا یا کوئی حاجت آپ کے
سامنے پیش کرتا آپ اسکے پاس ٹھہرے رہتے
یہانتک کہ وہ خود علیحدہ ہوتا۔ جو شخص آپ سے
کچھ مانگتا تھا آپ اسکو بغیر دیئے ہوئے واپس نہ کرتے
تھے یا کوئی شیرین بات کہدیتے تھے آپ کی کشادہ
روئی اور خوش خلقی سب پر عام تھی آپ انکے
لیے باپ تھے اور وہ سب آپ کے یہاں
برابر کے حقدار تھے اور آپ کی مجلس علم اور حیا کی مجلس
اور صبر و امانت کی مجلس ہوتی تھی اس میں آوازیں
بلند نہوتی تھیں اور کسی کی بے حرمتی نہ کیجاتی تھی
اور کسی کے عیب نہ بیان کیے جاتے تھے سب باہم
ایک درجہ کے تھے ایک کو دوسرے پر فضیلت صرف
تقویٰ کے سبب سے ہوتی تھی سب باہم تواضع
کرنے والے تھے بڑوں کی توقیر اور چھوٹوں پر مہربانی
کرتے تھے اور صاحب حاجت کو اپنے اوپر ترجیح
دیتے تھے اور مسافر کی نگہداشت کرتے تھے۔
(۸) حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھے کوئی شخص بکری کے پائے بھی
ہدیۃً بھیجے تو میں قبول کر لونگا اور اگر اسکے لیے
کوئی میری دعوت کرے تو بھی قبول کرونگا۔
(۹) حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم ليس براكب
بغل ولا برذون
عن يوسف بن عبد الله بن سلام
قال سماني رسول الله صلى الله
عليه وسلم يوسف واقعدني
في حجره ومسح على راسي۔
عن انس بن مالك ان النبي
صلى الله عليه وسلم حج على
رحل رث وقطيفة كنا نرى
ثمنها اربعة دراهم فلما
استوت به راحلته قال
لبيك بحجة لا سمعة فيها ولا رياء
عن انس بن مالك ان رجلا
خياطا دعا رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقرب له ثريدا عليه
دباء وكان رسول الله صلى الله
عليه وسلم ياخذ الدباء و
كان يحب الدباء قال ثابت
فسمعت انسا يقول فما صنع
لي طعام اقدر على ان يصنع فيه
دباء الا صنع۔
عن عمرة قالت قيل لعائشة

میرے یہاں تشریف لائے نہ خچر پر سوار ہو کر نہ گھوڑے پر
(بلکہ پیادہ پا)۔

(۱۰) حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں کہ میرا نام یوسف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا اور مجھے آپ نے اپنی گود میں بٹھایا تھا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔

(۱۱) حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے کجاوے پر سوار ہو کر اور ایک چادر اوڑھ کر حج کیا تھا ہمارا خیال ہے کہ اس کی قیمت چار درہم ہوگی جب آپ سواری پر سوار ہو گئے تو آپ نے کہا لبیک[1] بحجۃ لا سمعۃ فیہا ولا ریاء۔

(۱۲) حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور آپ کے سامنے ثرید پیش کیا جس میں کچھ قاشیں کدو کی بھی تھیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کدو کی قاشیں (چُن چُن کے) لے رہے تھے آپ کو کدو مرغوب تھا۔ ثابت (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے سُنا وہ کہتے تھے کہ پھر میرے لیے کوئی کھانا جس میں کدو پڑ سکتا تھا بغیر کدو کے نہیں پکایا گیا۔

(۱۳) عمرہ کہتی ہیں حضرت عائشہ سے کسی نے پوچھا

[1] ترجمہ۔ اے اللہ میں حاضر ہوں ایسے حج کے واسطے کہ جس میں دکھانا سُنانا مقصود نہیں ۱۲

ماذا كان يعمل رسول الله صلے الله عليه وسلم في بيته قالت كان بشرا من البشر يفلي ثوبه ويحلب شاته ويخدم نفسه۔

باب ما جاء في خلق رسول الله صلے الله عليه وسلم

عن خارجة بن زيد بن ثابت قال دخل نفر على زيد بن ثابت فقالوا له حدثنا احاديث رسول الله صلے الله عليه وسلم قال ماذا احدثكم كنت جاره فكان اذا نزل عليه الوحي بعث الي فكتبته له فكنا اذا ذكرنا الدنيا ذكرها معنا واذا ذكرنا الآخرة ذكرها معنا واذا ذكرنا الطعام ذكره معنا فكل هذا احدثكم عن النبي صلے الله عليه وسلم۔

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گھر مین کیا کرتے تھے انھون نے کہا کہ آپ بھی ایک بشر تھے اپنے کپڑون مین جوئین دیکھتے تھے اپنی بکری کا دودھ دودھ لیتے تھے اور اپنے کام کر لیا کرتے تھے۔

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بیان مین اس باب مین (۵) حدیثین ہین

(۱) خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہین کچھ لوگ حضرت زید بن ثابت کے پاس آئے اور انسے کہا کہ ہم سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثین بیان کیجئے انھون نے کہا کہ مین کون کون سی حدیثین تم سے بیان کرون مین حضرت کے پڑوس مین رہتا تھا جسوقت آپ پر وحی نازل ہوتی تھی مجھے بلوا بھیجتے تھے مین اسکو لکھ لیتا تھا۔ ہم لوگ جسوقت دنیا کی بات چیت کرتے تھے آپ بھی ہمارے ساتھ دنیا کا تذکرہ کرتے تھے اور جب ہم آخرت کا تذکرہ کرتے تھے آپ بھی ہمارے ساتھ دنیا آخرت کا تذکرہ کرتے تھے غرضکہ ہر جائز بات مین ہماری موافقت کرتے تھے یہ حسن خلق کا ایک اعلی درجہ ہے جب ہم کھانے پینے کا ذکر کرتے تھے تو آپ بھی ہمارے ساتھ کھانے پینے کا ذکر کرتے تھے یہ سب حدیثین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہین تم سے کہانتک بیان کرون

عن عمرو بن العاص قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل بوجهه وحديثه على اشر القوم يتالفهم بذلك فكان يقبل بوجهه وحديثه على حتى ظننت اني خير القوم فقلت يا رسول الله انا خير او ابو بكر فقال ابو بكر فقلت يا رسول الله انا خير ام عمر فقال عمر فقلت يا رسول الله انا خير ام عثمان فقال عثمان فلما سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم فصدقني فلوددت اني لم اكن سألته

عن انس بن مالك قال خدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر سنين فما قال لي اف قط وما قال لشيء صنعته لم صنعته ولا لشيء تركته لم تركته وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم من احسن الناس خلقا ولا مسست خزا قط ولا حريرا قط ولا شيئا كان الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم

(۲) حضرت عمرو بن عاص کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنا منھ اور اپنی بات بدترین شخص کی طرف کرکے بیان کرتے تھے اس طریقہ سے انکی تالیف منظور ہوتی تھی (یہ عادت مجھے معلوم نہ تھی) اور آپ بنا ردی سخن میری طرف کیا کرتے تھے یہان تک کہ مین نے سمجھا کہ مین سب سے بہتر ہون تو مین نے پوچھا کہ یا رسول اللہ مین بہتر ہون یا ابوبکر آپنے فرمایا ابوبکر پھر مین نے پوچھا کہ مین بہتر ہون یا عمر آپ نے فرمایا عمر پھر مین نے کہا یا رسول اللہ مین بہتر ہون یا عثمان آپ نے فرمایا عثمان جب میرے سوالات کے جوابات مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سچی بات مجھسے بیان کردی تو (مین بہت شرمندہ ہوا اور) مجھے آرزو پیدا ہوئی کہ کاش مین نے آپ سے نہ پوچھا ہوتا۔

(۳) حضرت انس بن مالک کہتے ہین کہ مین نے دس برس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی کبھی آپ نے مجھے اُف بھی نہین کہا اور کوئی کام مین نے کیا آپ نے یہ نہ کہا کہ تمنے کیون کیا اور کوئی چیز مین نے ترک کردی تو آپ نے یہ نہ کہا کہ کیون ترک کردی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہایت خوش خلق تھے۔ اور مین نے کوئی ریشمی کپڑا بھی اس قدر نرم نہین دیکھا نہ کوئی دوسری نرم چیز جس قدر نرم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیان تھین

ولا شممت مسکا قط ولا عطرا کان
اطیب من عرق رسول الله
صلی الله علیه وسلم۔

عن انس بن مالك ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم انه کان عنده رجل به
اثر صفرة قال وکان رسول الله صلی الله
علیه وسلم لا یکاد یواجه احدا بشئ یکرهه
فلما قام قال للقوم لو قلتم له یدع
هذه الصفرة۔

عن عائشة انها قالت لم یکن رسول
الله صلی الله علیه وسلم فاحشا ولا متفحشا
ولا صخابا فی الاسواق ولا یجزی بالسیئة
السیئة ولکن یعفو ویصفح۔

عن عائشة قالت ما ضرب رسول الله
صلی الله علیه وسلم بیده شیئا قط
الا ان یجاهد فی سبیل الله ولا ضرب
خادما ولا امرأة۔

عن عائشة قالت ما رأیت رسول الله
صلی الله علیه وسلم منتصرا من مظلمة ظلمها قط
ما لم ینتهك من محارم الله تعالی شئ فاذا
انتهك من محارم الله تعالی شئ کان من
اشدهم فی ذلك غضبا وما خیر بین امرین
الا اختار ایسرهما ما لم یکن ماثما۔

اور نہ کوئی مشک یا عطر اسقدر خوشبودار دیکھا جس قدر
خوشبودار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا
پسینہ تھا۔

(۴) حضرت انس بن مالک کہتے ہین کہ ایک شخص رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا جسکے کپڑون مین
زرد رنگ تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی کے سامنے اسکے
رنج دینے والی بات بہت کم کہتے تھے چنانچہ جب وہ شخص
اٹھ گیا تو آپ نے لوگون سے فرمایا کہ کاش تم لوگ اُس سے
کہدیتے کہ زرد رنگ نہ استعمال کرے۔

(۵) حضرت عائشہ کہتی ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم بدگو نہ تھے اور بہ تکلف بھی بدگوئی نہ کرتے تھے اور
بازارون مین شور نہ کرتے تھے اور بُرائی کا بدلا بُرائی کے ساتھ
نہ کرتے تھے بلکہ معاف کرتے تھے اور درگذر کرتے تھے۔

(۶) حضرت عائشہ کہتی ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی کو نہین مارا مگر جہاد فی
سبیل اللہ مین اور نہ آپ نے کبھی غلام یا کسی عورت
کو مارا۔

(۷) حضرت عائشہ کہتی ہین مین نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہین دیکھا کہ کسی ظلم کا کبھی آپ انتقام لیتے تھے جب تک
کہ احکام خدا کی بیحرمتی نہو جب احکام خدا کی بیحرمتی ہوتی تھی تو
پھر آپ کو بہت غصہ آتا تھا اور جب کبھی آپکو دو باتون مین
اختیار دیا گیا تو ہمیشہ آپ آسان بات اختیار کرتے تھے۔
تا وقتیکہ گناہ نہو۔

عن عائشة قالت استاذن رجل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا عنده فقال بئس ابن العشيرة او اخ العشيرة ثم اذن له فالان له القول فلما خرج قلت يا رسول الله قلت ما قلت ثم النت له القول فقال يا عائشة ان من شر الناس من تركه الناس او ودعه الناس اتقاء فحشه۔

(۸) حضرت عائشہ کہتی ہین کہ ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی اور مین آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا کہ یہ شخص کیا برا آدمی ہے بعد اسکے آپ نے اسکو اجازت دی اور اس سے بہت نرم باتین کین پھر جب وہ باہر چلا گیا تو مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے جو کچھ فرمایا فرمایا اور پھر آپ نے اس سے نرم باتین کین آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ بہت برا آدمی ہے وہ جسکو لوگ بدگوئی کے خوف سے ترک کر دین۔

عن الحسن بن علي رضي الله عنهما قال قال الحسين بن علي سألت ابي عن سيرة رسول الله صلى الله عليه وسلم في جلسائه فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم دائم البشر سهل الخلق لين الجانب ليس بفظ ولا غليظ ولا صخاب ولا فحاش ولا عياب ولا مشاح يتغافل عما لا يشتهي ولا يؤيس منه ولا يخيب فيه قد ترك نفسه من ثلاث المراء والاكبار وما لا يعنيه

(۹) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت حسین بن علی کہتے تھے کہ مین نے اپنے والد سے پوچھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حالت اپنے ہمنشینون مین کیا تھی انھون نے کہا کہ آپ ہمیشہ خندہ پیشانی رہتے تھے بہت نرم خو تھے نرم دل تھے درشت خو اور سخت گو نہ تھے شور کرنے والے اور فحش بکنے والے اور عیب جوئی کرنے والے اور بخل کرنے والے نہ تھے جس چیز کو آپ کا دل نہ چاہتا تھا اس سے غفلت کرتے تھے اور دوسرے کو اس سے بے رغبت نکرتے تھے اور نہ خود اسکی دعوت قبول کرتے۔ آپ نے اپنی ذات کے لیے تین باتین ترک کر دی تھین جھگڑا کرنا اپنے کو بڑا سمجھنا اور بے فائدہ کام مین

وترك الناس من ثلاث كان
لا يذم احدا ولا يعيبه ولا
يطلب عورته ولا يتكلم
الا فيما رجا ثوابه واذا تكلم
اطرق جلساءه كانما
على رؤسهم الطير فاذا
سكت تكلموا لا يتنازعون
عنده الحديث ومن تكلم
عنده انصتوا له حتى يفرغ
حديثهم عنده حديث اولهم
يضحك مما يضحكون منه
ويتعجب مما يتعجبون ويصبر
للغريب على الجفوة في
منطقه ومسالته حتى ان
كان اصحابه يستجلبونهم
ويقول اذا رأيتم طالب حاجة
يطلبها فارفدوه ولا يقبل
الثناء الا من مكافئ ولا يقطع
على احد حديثه
حتى يجوز فيقطعه بنهي
او قيام۔
عن جابر بن عبد الله يقول ما سئل
رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا قط

مشغول ہوتا اور دوسرے لوگون کے پیے بھی تین باتون کو
ترک کردیا تھا کسیکی برائی نہ بیان کرتے تھے اور نہ کسی کا
عیب ڈھونڈھتے تھے اور صرف وہی باتین زبان سے
نکالتے تھے جنکے ثواب کی امید ہو۔ اور جب آپ کلام کرنے
لگتے تھے تو آپ کے ہمنشین سر جھکا لیتے تھے گویا کہ انکے
سرون پر پرندہ ہین اور جسوقت آپ چُپ ہوتے تھے
وہ لوگ باہم کلام کرتے تھے اور کسی بات مین آپکے
سامنے جھگڑتے نہ تھے اور جب کوئی شخص آپکے سامنے
باتین کرنے لگتا تو سب لوگ اسکو چپ ہوکر سُنتے
یہانتک کہ وہ اپنی بات سے فراغت کرلیتا سب کی
باتین آپ کے سامنے باہم متفق ہوتی تھین آپ ہنستے تھے
اس چیز سے جس سے اور لوگ ہنستے تھے اور آپ بھی
تعجب کرتے تھے اُن چیزون سے جن سے اور لوگ متعجب
ہوتے تھے اور مسافر کی گستاخون پر جو وہ کلام مین یا
سوال مین کرتا تھا آپ صبر کرتے تھے یہانتک کہ آپکے
اصحاب ایسے لوگون کو لے آیا کرتے تھے اور آپ فرماتے تھے
کہ جب تم کسی صاحب حاجت کو دیکھو تو اسکو لے آؤ آپ
تعریف کو پسند نکرتے تھے سوا اس تعریف کے جو مبالغہ سے
خالی ہو اور آپ کسی کی بات نہ کاٹتے تھے یہانتک کہ
وہ حد شریعت سے نکل جاتا تب آپ اسکو کاٹ دیتے
منع کرکے یا اٹھ کھڑے ہونے سے۔

(۱) حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہین کہ ایسا کبھی نہین ہوا کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سوال کیا گیا ہو اور آپنے

فقال لا

عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجود الناس بالخير وكان اجود ما يكون في شهر رمضان حتى ينسلخ فياتيه جبريل فيعرض عليه القرآن فاذا لقيه جبريل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجود بالخير من الريح المرسلة

عن انس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يدخر شيئا لغد

عن عمر بن الخطاب ان رجلا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فساله ان يعطيه فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما عندي شيء ولكن ابتع علي فاذا جاء في شيء قضيته فقال عمر يا رسول الله قد اعطيته فما كلفك الله ما لا تقدر عليه فكره النبي صلى الله عليه وسلم قول عمر فقال رجل من الانصار يا رسول الله انفق ولا تخف من ذي العرش اقلالا فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وعرف البشر في وجهه لقول الانصاري ثم قال بهذا امرت

عن الربيع بنت معوذ بن عفراء قالت

اسکے جواب میں لا فرمایا ہو۔

(۱۱) حضرت ابن عباس کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سخاوت مال مین سب سے زیادہ تھے اور آپکی سخاوت ماہ رمضان مین بہت بڑھجاتی تھی اور رمضان بھر رہتی تھی جبرئیل آپکے پاس آتے تھے اور قرآن آپ کو سناتے تھے پس جب جبرئیل آپ سے ملاقات کرتے تھے اسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تیز آندھی سے بھی زیادہ سخی ہوجاتے تھے

(۱۲) حضرت انس بن مالک کہتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کل کے لیے کوئی چیز نہ رکھتے تھے۔

(۱۳) حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہو کہ ایک شخص رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اُس نے حضرت سے کچھ مانگا آپنے فرمایا میرے پاس کچھ نہین ہو تم میری ذمہ داری پر قرض لے لو جب میرے پاس کچھ آجائیگا تو مین اس قرض کو ادا کردونگا تو حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین اسکو دے چکا ہون اور خدا نے آپ کو اس چیز کی تکلیف نہین دی جس پر آپ قادر نہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمر کا یہ کہنا ناگوار گذرا تو ایک انصاری نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ خرچ کیے جایئے اور مالک عرش کی طرف سے کمی کا اندیشہ نہ کیجیے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور انصاری کے اس کہنے سے فرحت آپکے چہرۂ انور پر نمایان ہوئی اور آپ نے فرمایا مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔

(۱۴) ربیع بنت معوذ بن عفرا کہتی ہین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقناع من رطب واجر زغب فاعطانی ملء کفہ حلیاً وذھباً

کی خدمت میں ایک طبق چھوہارون کا جس پر کچھ قاء ککڑی کی بھی تھین پیکر گئی حضرت نے مجھے مٹھی بھر کر جواہرات اور سونا دیا۔

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل الھدایۃ ویثیب علیھا۔

(۱۵) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول کر لیا کرتے تھے اور اس کا معاوضہ کیا کرتے تھے۔

باب ماجاء فی حیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حیا کے بیان مین اس باب مین (۲) حدیثین ہین

عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرھا وکان اذا کرہ شیئاً عرفناہ فی وجھہ۔

(۱) حضرت ابو سعید خدری کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کنواری لڑکی سے جو اپنے پردہ مین ہو زیادہ حیادار تھے اور جب آپ کو کوئی بات ناگوار ہوتی تھی تو (بوجہ حیا کے زبان سے کچھ نہ کہتے تھے) ہم اسکو آپکے چہرہ سے پہچان لیتے تھے۔

قالت عائشۃ ما نظرت الی فرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قالت ما رأیت فرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قط

(۲) حضرت عائشہ کہتی ہین کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ کی طرف نظر نہین کی یا کہا کہ مین نے کبھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ نہین دیکھی۔

باب ماجاء فی حجامۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگانے کے بیان مین اس باب مین (۶) حدیثین ہین

سئل انس بن مالک عن کسب الحجام فقال انس احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجمہ ابوطیبۃ فامر لہ بصاعین من طعام

(۱) حضرت انس بن مالک سے کسی نے پچھنے لگانیوالے کی اجرت کے متعلق پوچھا (کہ وہ جائز ہے یا نہین) تو حضرت انس نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے تھے ابوطیبہ نے آپکے پچھنے لگائے تھے تو آپ نے انکو دو صاع غلہ دلوایا

وکلم اهله فوضعوا عنه من خراجه وقال ان افضل ما تداويتم به الحجامة او ان من امثل دوائکم الحجامة۔

عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم احتجم وامرنی فاعطیت الحجام اجره

عن ابن عباس انه قال ان النبی صلی الله علیه وسلم احتجم فی الاخدعین وبین الکتفین واعطی الحجام اجره ولو کان حراما لم یعطه

عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم دعا حجاما فحجمه وسأله کم خراجک فقال ثلثة آصع فوضع عنه صاعا واعطاه اجره۔

عن انس بن مالک قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاهل وکان یحتجم لسبع عشرة وتسع عشرة واحدی وعشرین

عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم احتجم وهو محرم بملل علی ظهر القدم

باب ما جاء فی اسماء رسول الله صلی الله علیه وسلم

اور اُنکے مالکون سے سفارش کی تو اُنھون نے انکا خراج کم کر دیا اور فرمایا کہ سب سے افضل دوا جو تم کرتے ہو پچھنے لگوانا ہی یا فرمایا تمھاری دواؤن مین سب سے عمدہ پچھنے لگوانا ہے۔

(۲) حضرت علی سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور مجھے حکم دیا تو مین نے حجام کو اسکی اُجرت دیدی۔

(۳) حضرت ابن عباس سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنپٹیون مین اور دونون شانون کے درمیان مین پچھنے لگوائے اور حجام کو اسکی اُجرت دی اگر یہ اُجرت حرام ہوتی تو آپ نہ دیتے۔

(۴) حضرت ابن عمر سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام کو بُلوایا اُسنے آپکے پچھنے لگائے اور آپنے اُس سے پوچھا کہ تمھارا خراج کسقدر ہی اُسنے کہا کہ تین صاع تو آپنے ایک صاع معاف کرا دیا اور اُسکو اُجرت اُسکی دلوائی

(۵) حضرت انس بن مالک کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کنپٹیون مین اور شانون کے درمیان مین پچھنے لگوائے۔ آپ سترھوین یا انیسوین یا اکیسوین تاریخ کو پچھنے لگوایا کرتے تھے

(۶) حضرت انس بن مالک سے روایت ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام پچھنے لگوائے مقام ملل مین پشت قدم پر۔

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نامون کے بیان مین اور اس باب مین دو حدیثین ہین

عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی۔

(۱) محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میرے بہت سے نام ہین مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین ماحی ہون کہ اللہ میرے ذریعے سے کفر کو محو کرتا ہے اور مین حاشر ہون کہ سب لوگ میرے قدمون کے سامنے محشور ہونگے اور مین عاقب ہون کہ میرے عقب مین کوئی نبی نہوگا۔

عن حذیفۃ قال لقیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض طرق المدینۃ فقال انا محمد وانا احمد وانا نبی الرحمۃ ونبی التوبۃ وانا المقفی وانا الحاشر ونبی الملاحم

(۲) حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ کے بعض راستون مین ملا تو آپنے فرمایا کہ مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور نبی الرحمۃ ہون اور نبی التوبہ ہون اور مین مقفی ہون اور مین حاشر ہون اور نبی الملاحم ہون

عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ

(۳) حضرت حذیفہ سے اس مضمون کی روایت ایک دوسری سند سے منقول ہے۔

باب ماجاء فی عیش النبی صلے اللہ علیہ وسلم

باب رسول خدا صلے علیہ وسلم کی گذران کے بیان مین اس باب مین (۹) حدیثین ہین

عن النعمان بن بشیر یقول الستم فی طعام وشراب ماشئتم لقد رأیت نبیکم صلے اللہ علیہ وسلم وما یجد من الدقل مایملأ بطنہ

(۱) حضرت نعمان ابن بشیر نے (ایک روز) کہا کہ تم لوگ جسقدر چاہتے ہو کھاتے پیتے ہو اور بے شک مین نے تمھارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ خراب چھوہارے بھی آپ کو اسقدر میسر نہ تھے کہ آپکا پیٹ بھر دیتے۔

عن عائشۃ قالت ان کنا آل محمد نمکث شہرا ما نستوقد بنار ان ہو الا التمر والماء۔

(۲) حضرت عائشہ کہتی ہین کہ ہم آل محمد مہینہ کا مہینہ اس حال مین گذار دیتے تھے کہ آگ نہ جلاتے تھے صرف چھوہارے اور پانی پر گذر تھی۔

عن ابی طلحة قال شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجوع ورفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بطنہ عن حجرین۔

عن ابی ھریرة قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ساعة لا یخرج فیھا ولا یلقاہ فیھا احد فاتاہ ابو بکر فقال ما جاء بک یا ابا بکر قال خرجت القی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانظر فی وجھہ والتسلیم علیہ فلم یلبث ان جاء عمر فقال ما جاء بک یا عمر قال الجوع یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا قد وجدت بعض ذلک فانطلقوا الی منزل ابی الھیثم بن التیھان الانصاری وکان رجلا کثیر النخل والشجر والشاء ولم یکن لہ خدم فلم یجدوہ فقالوا لامرأتہ این صاحبک فقالت انطلق یستعذب لنا الماء فلم یلبثوا ان جاء ابو الھیثم بقربة یزعبھا فوضعھا

(۳) حضرت ابو طلحہ کہتے ہین کہ ہملوگون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ کھول کر دکھائے کہ ایک ایک پتھر بندھا ہے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا شکم مبارک کھولکر دکھایا کہ دو پتھر بندھے ہین۔

(۴) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ایسے وقت باہر تشریف لائے کہ اُسوقت کبھی باہر تشریف نہ لاتے تھے نہ کوئی اسوقت آپسے ملاقات کرتا تھا پھر حضرت ابو بکر آپکے پاس آئے حضرت نے پوچھا کہ ای ابو بکر تم کیون آئے انھون نے کہا مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے انکے روے انور کی زیارت کے لیے اور اُنکو سلام کرنے کےلیے حاضر ہوا ہون پھر کچھ دیر نہ گذری تھی کہ حضرت عمر آئے آپ نے پوچھا کہ ای عمر تم کیون آئے اُنھون نے کہا کہ بھوک کے سبب سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بھی کچھ بھوک معلوم ہوتی ہی پھر یہ سب حضرات ابو الہیثم بن تیہان انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر مین گئے وہ ایک شخص تھے جنکے یہان کھجور اور دوسرے درخت اور بکریان بہت تھین اور اُنکے یہان کوئی خادم نہ تھا مگر وہ مکان پر نہین ملے ان حضرات نے انکی بی بی سے پوچھا کہ تمھارے شوہر کہان گئے ہین انھون نے کہا کہ وہ میٹھا پانی لینے گئے ہین پھر تھوڑی دیر نہ گذرنے پائی تھی کہ ابو الہیثم ایک مشک لادے ہوے آگئے اُنھون نے وہ مشک رکھدی اور اگر فرط شوق سے

ثم جاء یلتزم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ویفدیہ بابیہ وامہ ثم انطلق بھم
الی حدیقتہ فبسط لھم بساطا ثم
انطلق الی نخلۃ فجاء بقنو فوضعہ
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افلا
تنقیت لنا من رطبہ فقال یا رسول اللہ
انی اردت ان تختاروا او تخیروا
من رطبہ وبسرہ فاکلوا وشربوا من
ذلک الماء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ھذا والذی نفسی بیدہ من النعیم
الذی تسألون عنہ یوم القیمۃ ظل بارد
ورطب طیب وماء بارد فانطلق
ابو الھیثم لیصنع لھم طعاما فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحن
لنا ذات در فذبح لھم عناقا او جدیا
فاتاھم بھا فاکلوا فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ھل لک خادم قال
لا قال فاذا اتانا سبی فاتنا فاتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم براسین
لیس معھما ثالث فاتاہ ابو الھیثم فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اختر منھما فقال یا نبی اللہ
اخترلی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے معانقہ کرنے لگے اور آپ
کے اوپر اپنے ماں باپ کو فدا کرنے لگے[لہ] پھر ان سب حضرات
کو لیکر اپنے باغ میں گئے اور وہاں ایک فرش بچھا دیا پھر
جا کر ایک درخت سے ایک خوشہ کاٹ لائے اور آپکے
سامنے رکھدیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم رطب چن کر
کیوں نہ لائے انھوں نے کہا یا رسول اللہ مجھے یہ منظور ہوا کہ
آپ لوگ اپنی پسند سے رطب اور بسر کھائیں چنانچہ
ان سب حضرات نے کھایا اور آب شیرین پیا پھر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس کی جسکے ہاتھ میں میری
جان ہے کہ یہ منجملہ ان نعمتوں[لہ] کے ہے جسکے بابت تم سے
قیامت کے دن پرسش ہوگی ٹھنڈا سایہ اور پاکیزہ رطب
اور آب سرد پھر ابو الہیثم کھانا تیار کرنے گئے تو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ دودھ والی بکری نہ ذبح کرنا پس
انھوں نے ایک بچہ بکری کا ذبح کیا اور اسکو پکا کر لے آئے
ان حضرات نے اسکا گوشت کھایا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے انسے پوچھا کہ تمھارے پاس کوئی خادم ہے انھوں نے
کہا نہیں آپ نے فرمایا جب ہمارے پاس قیدی آجائیں
تو تم آنا چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دو
غلام آئے تیسرا انکے ساتھ نہ تھا یہ سنکر ابو الہیثم آپکے
پاس آئے آپ نے فرمایا کہ ان دونوں میں سے
جسکو چاہو پسند کر لو انھوں نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ
آپ خود میرے لیے پسند کر دیجئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

لہ یعنے یہ کہنے لگے کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ۱۲ لہ اشارہ ہے کہ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم کی طرف ۱۲

ان المستشار موتمن خذ هذا فانی رأيته
يصلی واستوص به معروفا فانطلق
ابو الهيثم الی امرأته فاخبرها بقول رسول
الله صلی الله عليه وسلم فقالت امرأته ما انت
ببالغ ما قال فيه النبی صلی الله عليه وسلم
الا ان تعتقه قال فهو عتيق فقال
النبی صلی الله عليه وسلم ان الله تعالی
لم يبعث نبيا ولا خليفة الا و
له بطانتان بطانة تامره
بالمعروف وتنهاه عن المنكر
وبطانة لا تالوه خبالا
ومن يوق بطانة السوء
فقد وقی۔

عن سعد بن ابی وقاص يقول انی
لاول رجل اهراق دما فی سبيل الله
وانی لاول رجل رمی بسهم فی
سبيل الله لقد رأيتنی اغزو فی العصابة
من اصحاب محمد صلی الله عليه وسلم
ما ناكل الا ورق الشجر والحبلة حتی
تقرحت اشداقنا حتی ان احدنا
ليضع كما تضع الشاة والبعير واصبحت
بنو اسد يعزروننی فی الدين لقد
خبت اذا وضل عملی۔

فرمایا کہ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے
لہذا تم اس غلام کو لے لو میں نے اس کو نماز پڑھتے
دیکھا ہے اور اسکے ساتھ اچھا سلوک کرنا پھر ابو الہیثم
اپنی بی بی کے پاس گئے اور انکو رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے اس ارشاد کی خبر دی انکی بی بی نے کہا کہ
تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی پوری تعمیل
نہیں کر سکتے سوا اس صورت کے کہ اس غلام کو آزاد کردو
ابو الہیثم نے کہا تو وہ آزاد ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس
واقعہ کو سنکر فرمایا کہ اللہ تعالی نے جو نبی یا خلیفہ بھیجا
اسکے دو قسم کے مشیر ہوتے ہیں ایک وہ جو اسکو اچھی بات
کا مشورہ دیتا ہے اور بری بات سے منع کرتا ہے دوسرا وہ
جو اسکو نقصان پہونچانے کی کوشش کرتا ہے جو شخص
برے مشیر سے بچا لیا گیا وہ (ہر برائی سے) محفوظ رہا۔

(۵) حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ میں سب سے
پہلا شخص ہوں جسنے راہ خدا میں خون بہایا اور میں پہلا
شخص ہوں جسنے راہ خدا میں تیر اندازی کی میں نے اپنے کو
دیکھا ہے کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت کے
ہمراہ جہاد کرتا تھا ہم لوگ درخت کی پتیاں یا حبلہ
(ایک قسم کا جنگلی پھل) کھاتے تھے یہانتک کہ ہماری باچھیں
زخمی ہو گئی تھیں اور ہم میں سے ہر شخص کا براز مثل بکریوں
یا اونٹوں کی مینگنیوں کے ہوتا تھا اور اب قبیلہ بنی اسد
کے لوگ مجھکو دین کے بارے میں ملامت کرتے ہیں اگر ایسا ہے
تو میں سخت نامراد رہا اور میری سب محنت رائگاں ہو گئی

بعث عمر بن الخطاب عتبة بن غزوان
وقال انطلق انت ومن معك حتى اذا كنتم
في اقصى ارض العرب وادنى بلاد ارض العجم
فاقبلوا حتى اذا كانوا بالمربد وجدوا هذا
الكذان فقالوا ما هذه قالوا هذه البصرة
فساروا حتى اذا بلغوا حيال الجسر الصغير
فقالوا ههنا امرتم فنزلوا فذكروا الحديث
بطوله قال فقال عتبة بن غزوان لقد
رأيتني واني لسابع سبعة مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم ما لنا طعام الا ورق الشجر
حتى تقرحت اشداقنا فالتقطت
بردة فقسمتها بيني وبين
سعد فما منا من اولئك
السبعة احد الا وهو امير
مصر من الامصار وستجربون
الامراء بعدنا۔

عن انس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لقد اخفت في
الله وما يخاف احد ولقد اوذيت
في الله وما يؤذى احد ولقد
اتت علي ثلثون من بين ليلة
ويوم وما لي ولبلال طعام ياكله ذو كبد
الا شيء يواريه ابط بلال۔

(۶) حضرت عمر بن خطاب نے عتبہ بن غزوان کو بھیجا اور فرمایا کہ جب تم اور تمھارے ساتھ والے زمین عرب کے منتہا پر اور زمین عجم کے آغاز پر پہونچ جاؤ تو وہین قیام کرنا چنانچہ جب یہ لوگ مقام مربد مین پہونچے اور وہان ایک ٹیلہ نظر آیا تو انھون نے پوچھا کہ یہ کون مقام ہے لوگون نے کہا یہ بصرہ ہے پس وہ لوگ برابر چلتے رہے یہان تک کہ جب چھوٹے پل کے سامنے پہونچے تو کہنے لگے کہ اسی مقام کی بابت تمھین حکم دیا گیا ہے چنانچہ وہ سب لوگ وہین فروکش ہوے پھر انھون نے پوری حدیث بیان کی۔
عتبہ بن غزوان کہتے ہین کہ تحقیق مین نے اپنے کو دیکھا ہے کہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ساتوان شخص تھا ہمارا کھانا سوا درختون کے پتون کے کچھ نہ تھا یہان تک کہ ہماری باچھین زخمی ہو گئین ایک چادر مجھے ملی تھی جو مین نے اور سعد بن ابی وقاص نے بانٹ لی تھی آج ان ساتون مین سے ہر شخص کسی نہ کسی شہر کا حاکم ہے اور اب تم کو ہمارے بعد حکام کا تجربہ ہوگا (اسوقت ہماری حکومت کی قدر کروگے)

(۷) حضرت انس کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ مین مجھے اسقدر ڈرایا گیا کہ کوئی نہین ڈرایا گیا اور تحقیق مجھے راہ خدا مین اسقدر ستایا گیا کہ کسی کو نہین ستایا گیا اور میرے اوپر تیس شب و روز ایسے گذرے ہین کہ مجھکو اور بلال کو اسقدر کھانا میسر نہ تھا کہ کوئی جاندار اسکو کھا سکے صرف اتنی مقدار ہوتی تھی جسکو بلال کی بغل چھپا سکتی تھی

عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يجتمع عنده الغداء والعشاء من خبز ولحم الا على ضيف

(۸) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دونون وقت کبھی گوشت روٹی میسر نہین ہوا مگر مہمانون کے ساتھ۔

عن ابن اياس الهذلي قال كان عبد الرحمن بن عوف لنا جليسا وكان نعم الجليس وانه انقلب بنا ذات يوم حتى اذا دخلنا بيته ودخل فاغتسل ثم خرج واوتينا بصحفة فيها خبز ولحم فلما وضعت بكى عبد الرحمن فقلت له يا ابا محمد ما يبكيك قال هلك رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يشبع هو واهل بيته من خبز الشعير فلا اراانا اخرنا لما هو خير لنا۔

(۹) نوفل بن ایاس ہذلی کہتے ہین کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف کی نشست ہمارے ساتھ رہتی تھی اور وہ کیا عمدہ ہمنشین تھے۔ ایک روز وہ ہمکو اپنے یہان لیگئے یہانتک کہ ہم جب اُنکے گھر پہونچے تو وہ اندر گئے اور انھون نے غسل کیا بعد اسکے باہر آئے اور ایک رکابی ہمارے سامنے لائی گئی جس مین روٹی اور گوشت تھا جب وہ رکابی رکھی گئی تو حضرت عبد الرحمن روئے مین نے انسے پوچھا کہ اے ابو محمد آپ کیون روتے ہین تو انھون نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور آپ اور آپ کے اہل بیت جو کی روٹی سے بھی سیر نہوے میرا یہ خیال نہین ہوسکتا کہ ہم لوگون کی عمر کسی اچھی چیز کے لیے بڑھائی گئی ہے۔

باب ما جاء في سن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر کے بیان مین اس باب مین (۷) حدیثین ہین

عن ابن عباس قال مكث النبي صلى الله عليه وسلم بمكة ثلث عشرة يوحى اليه وبالمدينة عشرا وتوفي وهو ابن ثلث وستين سنة۔

(۱) حضرت ابن عباس کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بحالت نزول وحی مکہ مین تیرہ برس رہے اور دس برس مدینہ مین اور ترسٹھ برس کی عمر مین آپ نے وفات پائی۔

عن جریر عن معاویۃ انہ سمعہ یخطب قال مات رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم وھو ابن ثلث وستین وابوبکر وعمر وانا ابن ثلث وستین سنۃ۔

عن عائشۃ ان النبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم مات وھو ابن ثلث وستین سنۃ۔

عن ابن عباس یقول توفی رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم وھو ابن خمس وستین۔

عن دغفل بن حنظلۃ ان النبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم قبض وھو ابن خمس وستین سنۃ قال ابوعیسٰی ودغفل لانعرف لہ سماعا من النبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم وکان فی زمن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

عن انس بن مالک انہ سمعہ یقول کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر ولا بالابیض الامھق ولا بالآدم ولا بالجعد القطط ولا بالسبط بعثہ اللّٰہ تعالی علی راس اربعین سنۃ فاقام بمکۃ عشر سنین وبالمدینۃ عشر سنین وتوفاہ اللّٰہ تعالی علی راس ستین سنۃ ولیس فی راسہ ولحیتہ عشرون شعرۃ بیضاء۔

عن انس بن مالک نحوہ۔

(۲) جریر کہتے ہیں میں نے حضرت معاویہ کو خطبہ میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول خدا صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے ترسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی اور حضرت ابوبکر وحضرت عمر نے بھی اور میں بھی اب ترسٹھ برس کا ہوں۔

(۳) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ترسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

(۴) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے پینسٹھ[1] برس کی عمر میں وفات پائی۔

(۵) دغفل بن حنظلہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی وفات پینسٹھ برس کی عمر میں ہوئی۔ ابوعیسٰی کہتا ہے کہ دغفل کی بابت ہمیں یہ معلوم نہیں کہ انھوں نے نبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سُنی ہو ہاں وہ نبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے۔

(۶) حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللّٰہ علیہ وسلم کا قد نہ بہت دراز تھا نہ پست اور رنگ آپ کا نہ بالکل سفید تھا نہ گندمی بال آپکے نہ سخت پیچیدہ تھے نہ بالکل سیدھے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس برس کی عمر میں نبی کیا پھر آپنے دس برس مکہ میں قیام کیا اور دس برس مدینہ میں شروع ساٹھ برس میں اللّٰہ تعالےٰ نے آپ کو اٹھا لیا آپ کے سر میں اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

(۷) ایک دوسری سند سے بھی یہ مضمون حضرت انس سے منقول ہے۔

[1] حضرت ابن عباس سے اس میں غلطی ہوئی صحیح ترسٹھ برس ہے ۱۲

باب ما جاء فی وفاة رسول الله صلی الله علیه وسلم

عن انس بن مالك قال اٰخر نظرة نظرتها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم كشف الستارة یوم الاثنین فنظرت الی وجهه كانه ورقة مصحف والناس یصلون خلف ابی بكر فاشار الی الناس ان اثبتوا وابو بكر یؤمهم والقی السجف وتوفی من اٰخر ذلك الیوم۔

عن عائشة قالت كنت مسندة النبی صلی الله علیه وسلم الی صدری او قالت الی حجری فدعا بطست لیبول فیه ثم بال فمات صلی الله علیه وسلم

عن عائشة انها قالت رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو بالموت وعنده قدح فیه ماء وهو یدخل یده فی القدح ثم یمسح وجهه بالماء ثم یقول اللهم اعنی علی منكرات الموت او قال علی سكرات الموت

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بیان مین (اس باب مین (۱۴) حدیثین ہین)

(۱) حضرت انس بن مالک کہتے ہین کہ آخری دیدار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا جو مجھے حاصل ہوا یہ تھا کہ دوشنبہ کے دن آپنے پردہ کھولا تو مین نے آپکے چہرۂ مبارک کو دیکھا گویا مصحف کا ایک ورق تھا لوگ اُس وقت حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے لوگون کو اشارہ کیا کہ اپنی حالت پر قائم رہو اور حضرت ابوبکر ان سب کی امامت کر رہے تھے پھر آپنے پردہ گرا دیا اور اسی دن کے آخر مین آپنے وفات پائی۔

(۲) حضرت عائشہ کہتی ہین کہ مین اپنے سینہ سے یا کہا کہ اپنی گود سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ لگائے ہوے تھی پھر آپنے ایک طشت مانگا کہ اس مین پیشاب کرین چنانچہ اپنے پیشاب کیا بعد اسکے وفات پائی۔

(۳) حضرت عائشہ کہتی ہین مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نزع روح مین مبتلا تھے آپکے پاس ایک قدح رکھا ہوا تھا جس مین پانی تھا آپ اپنا ہاتھ اس قدح مین ڈالتے تھے پھر اُسکو منھ پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یا اللہ موت کی سختی مین میری مدد فرما یا یہ کہا سکرات موت مین میری مدد فرما۔

عن عائشة قالت لا اغبط احدا بهون موت بعد الذی رأیت من شدة موت رسول الله صلى الله علیه وسلم۔

عن ابن ابی ملیکة عن عائشة قالت لما قبض رسول الله صلى الله علیه وسلم اختلفوا فی دفنه فقال ابوبکر سمعت من رسول الله صلى الله علیه وسلم شیئا ما نسیته قال ما قبض الله نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیه ادفنوه فی موضع فراشه۔

عن ابن عباس وعائشة رضی الله عنهم ان ابابکر قبل النبی صلى الله علیه وسلم بعد ما مات۔

عن عائشة ان ابابکر رضی الله عنه دخل علی النبی صلى الله علیه وسلم بعد وفاته فوضع فمه بین عینیه ووضع یدیه علی ساعدیه وقال وانبیاه واصفیاه واخلیلاه۔

(۴) حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ اب مین کسی پر آسانی موت کا غبطہ نکرونگی بعد اسکے کہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سختی موت دیکھ چکی۔

(۵) حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو لوگون نے آپ کے دفن (کے مقام) مین اختلاف کیا حضرت ابوبکر نے کہا کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سُنی ہے جسکو مین نہین بھولا آپ فرماتے تھے کہ اللہ کسی نبی کی رُوح نہین قبض کرتا مگر اسی مقام مین کہ جہان اُسکو دفن کرانا چاہتا ہے چنانچہ صحابہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی مقام مین دفن کیا جہان آپ کا بستر تھا

(۶) حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپکی وفات کے بوسہ دیا۔

(۷) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بعد آپکی وفات کے گئے اور آپ کے دونون آنکھون کے درمیان مین مُنھ رکھا اور اپنے ہاتھ آپ کے دونون کلائیون پر رکھے اور کہنے لگے ہائے میرے نبی ای میرے برگزیدہ ای میرے جانی دوست۔

عن انس قال لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة اضاء منها كل شيء فلما كان اليوم الذي مات فيه اظلم منها كل شيء وما نفضنا ايدينا عن التراب وانا لفي دفنه صلى الله عليه وسلم حتى انكرنا قلوبنا۔

عن عائشة قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين۔

عن جعفر بن محمد عن ابيه قال قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين فمكث ذلك اليوم وليلة الثلثاء ودفن من الليل وقال سفيان وقال غيره يُسمع صوت المساحي من اخر الليل

عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ابن عوف قال توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين ودفن يوم الثلثاء قال ابو عيسى هذا حديث غريب۔

عن سالم بن عبيد وكانت له صحبة

(۸) حضرت انس کہتے ہین کہ جس دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین داخل ہوے ہر چیز مدینہ کی روشن ہوگئی مگر جب وہ دن آیا جس مین آپ کی وفات ہوئی تو مدینہ کی ہر چیز تاریک ہوگئی ہم نے ابھی مٹی سے اپنے ہاتھ جھاڑے بھی نہ تھے آپ کے دفن مین مشغول تھے کہ ہم کو اپنے دلون کی حالت بدلی ہوئی معلوم ہوئی۔

(۹) حضرت عائشہ کہتی ہین کہ رسول خدا صلے اللہ وسلم کی وفات دوشنبہ کے دن ہوئی۔

(۱۰) حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات دوشنبہ کے دن ہوئی تو دوشنبہ کے دن اور سہ شنبہ کی شب مین آپ دفن نہین کیے گئے اور شب (چارشنبہ) مین آپ مدفون ہوے۔ سفیان کہتے ہین کہ دوسرے لوگون نے بیان کیا ہے کہ پھاوڑون کی آواز اخیر شب مین سُنی گئی۔

(۱۱) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات دوشنبہ کے دن ہوئی اور سہ شنبہ کے دن آپ مدفون ہوے۔ ابوعیسی کہتا ہے کہ یہ حدیث غریب ہو۔

(۱۲) حضرت سالم بن عبید سے جو صحابی ہین

قال اغمی علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی مرضہ فافاق
فقال حضرت الصلوٰۃ فقالوا نعم
فقال مروا بلالا فلیؤذن ومروا
ابابکر فلیصل للناس اوقال بالناس
ثم اغمی علیہ فافاق فقال حضرت
الصلوٰۃ قالوا نعم فقال مروا
بلالا فلیؤذن ومروا ابابکر فلیصل
للناس وقال بالناس فقالت عائشۃ
ان ابی رجل اسیف اذا قام
ذالک المقام بکی فلا یستطیع فلو
امرت غیرہ قال ثم اغمی
علیہ فافاق فقال مروا بلالا
فلیؤذن ومروا ابابکر فلیصل بالناس
فانکن صواحب او صواحبات
یوسف قال فامر بلال فاذن وامر
ابوبکر فصلی بالناس ثم ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجد
خفۃ فقال انظروا لی
من اتکئ علیہ فجاءت
بریرۃ ورجل آخر فاتکأ
علیہما فلما رآہ ابوبکر
ذہب لینکص فاوما الیہ

مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر
مرض وفات میں بیہوشی طاری ہوئی جب آپکو ہوش آیا
تو آپ نے پوچھا کہ نماز کا وقت آگیا لوگوں نے
کہا کہ ہاں تو آپنے فرمایا کہ بلال کو حکم دو کہ وہ اذان
کہیں اور ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں
اسکے بعد پھر آپ بیہوش ہوگئے پھر ہوش آیا تو آپنے
فرمایا کہ کیا نماز کا وقت آگیا لوگوں نے کہا
ہاں تو آپنے فرمایا کہ بلال کو حکم دو کہ وہ اذان کہیں
اور ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔
حضرت عائشہ نے کہا کہ میرے باپ ایک نرم دل شخص
ہیں جب اس مقام میں کھڑے ہونگے تو رودینگے
اور نماز نہ پڑھا سکینگے لہذا آپ کسی اور کو حکم دیتے
اسکے بعد پھر آپ بیہوش ہوگئے پھر جب افاقہ ہوا
تو آپنے فرمایا کہ بلال کو حکم دو کہ وہ اذان کہیں اور ابوبکر
کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم لوگ یوسف
کے ہمنشین عورتوں کے مثل ہو الغرض حضرت بلال کو
حکم دیا گیا انھوں نے اذان کہی اور حضرت ابوبکر کو
حکم دیا گیا انھوں نے نماز پڑھائی پھر رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھ خفت محسوس ہوئی اور
آپنے فرمایا کہ دیکھو کوئی ایسا شخص ہے جس پر میں
تکیہ لگاؤں چنانچہ بریرہ آئیں اور ایک شخص اور
آپ ان دونوں پر تکیہ لگا کر چلے جب ابوبکر نے آپکو
دیکھا تو انھوں نے پیچھے ہٹنا چاہا آپنے اشارہ کیا

ان یثبت مکانہ حتی قضی ابوبکر صلاتہ ثم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض فقال عمر واللہ لا اسمع احدا یذکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض الا ضربتہ بسیفی ھذا قال وکان الناس امیین لم یکن فیھم نبی قبلہ فامسک الناس قالوا یا سالم انطلق لی الی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فادعہ فاتیت ابا بکر وھو فی المسجد فاتیتہ ابکی دھشا فلما رانی قال لی اقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت ان عمر یقول لا اسمع احدا یذکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض الا ضربتہ بسیفی ھذا فقال لی انطلق فانطلقت معہ فجاء ھو والناس قد دخلوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایھا الناس افرجوا لہ فجاء حتی اکب علیہ ومسہ فقال

کہ اپنی جگہ پر قائم رہیں یہانتک کہ حضرت ابوبکر نے نماز ختم کی بعد اسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی حضرت عمرؓ کی یہ حالت ہوئی کہ وہ کہتے تھے واللہ میں جسکو یہ کہتے ہوے سنونگا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اسکو اپنی اس تلوار سے مارونگا راوی کہتا ہے کہ عرب کے لوگ امی تھے ان میں کوئی نبی آپ سے پہلے ہوا ہی نہ تھا لہذا وہ موت کو منافی نبوت سمجھے پس لوگ چپ ہوگئے اور کہنے لگے کہ ای سالم جاؤ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحب (یعنی حضرت ابوبکرؓ) کو بلا لاؤ چنانچہ میں حضرت ابوبکر کے پاس گیا وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے میں انکے پاس بے اختیار روتا ہوا گیا انھوں نے مجھے دیکھا تو کہا کہ کیا رسول خدا صلے اللہ وسلم کی وفات ہوگئی میں نے کہا کہ حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں جسکو یہ کہتے ہوے سنونگا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اسکو اپنی اس تلوار سے مارونگا حضرت ابوبکر نے مجھے کہا چلو چنانچہ میں انکے ہمراہ چلا وہ جسوقت وہاں پہونچے لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع تھے تو انھوں نے کہا کہ ای لوگو میرے لیئے راستہ کردو چنانچہ لوگوں نے انکے لیئے راستہ کردیا پس وہ آئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر جھکے اور آپ کے جسم اقدس پر ہاتھ رکھا اور کہنے لگے

انک میت وانهم میتون ثم قالوا
یا صاحب رسول الله صلی الله
علیه وسلم اقبض رسول الله صلی
الله علیه وسلم قال نعم فعلموا
ان قد صدق. قالوا یا صاحب
رسول الله انصلی علی رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال
نعم قالوا وکیف قال یدخل
قوم فیکبرون ویدعون و
یصلون ثم یخرجون ثم یدخل
قوم فیکبرون ویصلون و
یدعون ثم یخرجون حتی
یدخل الناس قالوا یا صاحب
رسول الله ایدفن رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال نعم
قالوا این قال فی المکان
الذی قبض الله روحه فان
الله لم یقبض روحه الا فی
مکان طیب فعلموا انه قد صدق
ثم امرهم ان یغسله بنو ابیه
واجتمع المهاجرون یتشاورون
فقالوا انطلق بنا الی اخواننا من
الانصار ندخلهم معنا فی هذا الامر

کہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُم مَّيِّتُونَ بعد اسکے
لوگون نے کہا کہ ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
صاحب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
ہوگئی اُنھون نے کہا ہان اسوقت سب لوگون کو معلوم
ہوگیا کہ یہ سچ ہی تو لوگون نے کہا کہ اے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحب کیا ہم رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم پر نماز پڑھین اُنھون نے کہا ہان
لوگون نے کہا کس طرح اُنھون نے کہا ایک جماعت
داخل ہو اور وہ تکبیر کہکر دعا کرین اور نماز پڑھین
پھر وہ لوگ چلے جائین اور دوسری جماعت داخل ہو
اور وہ تکبیر کہکر دعا کرین اور نماز پڑھین پھر وہ لوگ
چلے جائین اور اسی طرح یکے بعد دیگرے سب لوگ
آئین۔ لوگون نے کہا ای رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے صاحب کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دفن
کیے جائینگے اُنھون نے کہا ہان لوگون نے پوچھا کس
مقام پر اُنھون نے کہا اسی مقام پر جہان اللہ نے
اُنکی روح کو قبض فرمایا تھا کیونکہ اللہ نے اُن کی روح
پاکیزہ مقام مین قبض فرمائی ہی پس لوگون نے
سمجھ لیا کہ یہ سچ ہی پھر حضرت ابوبکر نے حکم دیا کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل وہ لوگ دین جو
آپکے یک جدی ہون اور مہاجرین مشورہ کرنے کے
لیے جمع ہوے اور کہنے لگے کہ چلیے اپنے بھائیون
انصار کے پاس چلین اور انکو بھی اس کام مین شریک کرین

فقالت الانصار منا امير ومنكم امير فقال عمر بن الخطاب رضي الله عنه من له مثل هذه الثلث ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا من هما قال ثم بسط يده فبايعه وبايعه الناس بيعة حسنة جميلة۔

عن انس بن مالك قال لما وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم من كرب الموت ما وجد فقالت فاطمة واكرباه فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا كرب على ابيك بعد اليوم انه قد حضر من ابيك ما ليس بتارك منه احدا الوفاة يوم القيامة۔

عن ابن عباس يحدث انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان له فرطان من امتي ادخله الله تعالى بهما الجنة فقالت له عائشة فمن كان له فرط من امتك قال ومن كان له فرط يا موفقة قالت

انصار نے کہا کہ ایک حاکم ہم میں سے ہو ایک تم میں سے حضرت عمر نے کہا کہ کون شخص ہے جس میں ان تین اوصاف کے مثل ہوں اول یہ کہ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا بتاؤ تو یہ دونوں کون ہیں یہ کہکر حضرت عمر نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور حضرت ابو بکر کے ہاتھ پر بیعت کی پھر اور سب لوگوں نے بھی انکے ہاتھ پر اچھی طرح بیعت کی۔

(۱۳) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر تکلیف موت کی طاری ہوئی جسقدر ہوئی تو حضرت فاطمہ نے کہا کہ ہائے تکلیف تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے بعد تمھارے والد پر تکلیف نہوگی آج تمھارے باپ کو وہ چیز پیش آئی ہے جس سے کوئی قیامت تک نہیں بچ سکتا یعنے موت۔

(۱۴) حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ میری امت میں سے جسکے دو فرط ہوں اللہ ان دونوں کے سبب سے اسکو جنت میں داخل کریگا حضرت عائشہ نے پوچھا کہ آپ کی امت میں سے جسکا ایک ہی فرط ہو آپ نے فرمایا کہ اے توفیق یافتہ جسکا ایک فرط ہو وہ بھی پھر انھوں نے پوچھا کہ

فمن لم یکن لہ فرط من امتک قال فانا فرط لامتی لن یصابوا بمثلی۔

باب ما جاء فی میراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن عمرو بن الحارث اخی جویریۃ لہ صحبۃ قال ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا سلاحہ و بغلتہ وارضا جعلھا صدقۃ۔

عن ابی ھریرۃ قال جاءت فاطمۃ الی ابی بکر رضی اللہ عنھما فقالت من یرثک فقال اھلی و ولدی فقالت مالی لا ارث ابی فقال ابو بکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا نورث ولکنی اعول من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعولہ وانفق علی من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینفق

عن ابی البختری ان العباس

کہ آپ کی امت میں سے جنکا ایک فرط بھی ہو اصحاب نے فرمایا تو میں اپنی امت کا فرط ہوں کیونکہ میری وفات کے برابر دوسرا صدمہ انکو ہرگز نہیں ہو سکتا۔

باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کے بیان میں۔ اس باب میں (۷) حدیثیں ہیں

(۱) حضرت عمرو بن حارث جو ام المومنین حضرت جویریہ کے بھائی ہیں اور صحابی ہیں بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ہتھیار چھوڑے تھے اور ایک خچر اور تھوڑی سی زمین جسکو آپ نے فی سبیل اللہ صدقہ کر دیا تھا۔

(۲) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کے پاس گئیں اور انھوں نے پوچھا کہ (اے ابو بکر صدیق) آپکی میراث کون لیگا انھوں نے فرمایا کہ میرے بال بچے حضرت فاطمہ نے کہا کہ پھر میرا کیا حال ہے کہ میں اپنے باپ کی میراث نہ پاؤں تو حضرت ابو بکر نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ہماری میراث کسی کو نہیں ملتی لہذا میں ان لوگوں کا بار اٹھاؤں گا جن کا بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھاتے تھے اور ان لوگوں کو خرچ دیتا رہونگا جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیتے رہتے تھے۔

(۳) ابو البختری سے روایت ہے کہ حضرت عباس

ذ علیا جاء الی عمر یختصمان یقول
کل واحد منهما لصاحبه انت
کذا انت کذا فقال عمر
لطلحة والزبیر وعبد الرحمن بن
عوف وسعد نشدتکم باللہ
اسمعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول کل مال نبی صدقة
الا ما اطعمه انا لا نورث وفی
الحدیث قصة

عن عائشة ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال
لا نورث ما ترکناہ
فهو صدقة

عن ابی هریرة عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا یقسم
ورثتی دینارا ولا درهما ما ترکت
بعد نفقة نسائی ومؤنة عاملی
فهو صدقة۔

عن مالک بن اوس بن الحدثان قال
دخلت علی عمر فدخل علیہ
عبد الرحمن بن عوف و
طلحة وسعد وجاء علی والعباس
یختصمان فقال لهم عمر انشدکم

اور حضرت علی حضرت عمر کے پاس جھگڑتے ہوے آئے اور ہر ایک ان مین سے دوسرے کو کہتا تھا کہ تم ایسے ہو ایسے ہو تو حضرت عمر نے حضرت طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد سے فرمایا کہ مین آپ لوگون کو اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ کیا آپ لوگون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ نبی کا سب مال صدقہ ہے سوا اسکے جو وہ کھلا دے ہمارے مال مین میراث جاری نہین ہوتی اس حدیث مین اور بھی مضمون ہی۔

(۴) حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگون کے مال مین میراث نہین جاری ہوتی جو کچھ ہم چھوڑ جائین وہ صدقہ ہی۔

(۵) حضرت ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا کہ میرے ورثہ کو دینار و درہم نہین مل سکتا جو کچھ مین اپنی بی بیون کے خرچ کے بعد اور اپنے عامل کے خرچ کے بعد چھوڑ جاؤن وہ صدقہ ہی۔

(۶) مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہین کہ مین حضرت عمر کے پاس گیا اسی اثنا مین عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ اور سعد اور علی اور عباس بھی آگئے ان دونون مین باہم کچھ جھگڑا تھا حضرت عمر نے انسے کہا کہ مین آپ لوگون کو قسم دلاتا ہون

بالذی باذنہ تقوم السماء والارض اتعلمون ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لانورث ماترکنا صدقۃ فقالوا اللھم نعم وفی الحدیث قصۃ طویلۃ۔

عن عائشۃ قالت ماترک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دینارا ولا درھما ولا شاۃ ولا بعیرا قال واشک فی العبد والامۃ۔

باب ماجاء فی رؤیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام

عن عبداللہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتصور او قال لا یتشبہ بی۔

عن ابی مالک الاشجعی عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اس اللہ کی جسکے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں کہ کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے تو ان لوگوں نے کہا کہ بارخدایا ہاں ہم جانتے ہیں اس حدیث میں ابھی اور مضمون بھی ہے۔

(۷) حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑا اور نہ بکری نہ اونٹ۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے شک ہے کہ حضرت عائشہ نے لونڈی غلام کے نہ چھوڑنے کا بھی ذکر کیا ہے۔

باب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کے بیان میں اس باب میں ۹ حدیثیں ہیں۔

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے یقیناً مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا۔

(۲) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُسنے یقیناً مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا یا فرمایا کہ میرے مشابہ نہیں ہو سکتا۔

(۳) ابو مالک اشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے

من رآنی فی المنام فقد رآنی قال ابو عیسیٰ وابو مالک هذا هو سعد بن طارق بن اشیم وطارق بن اشیم هو من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم احادیث وسمعت علی بن حجر یقول قال خلف بن خلیفة رأیت عمرو بن حریث صاحب النبی صلی الله علیه وسلم وانا غلام صغیر۔

عن عاصم بن کلیب حدثنی ابی انه سمع ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل بی قال ابی فحدثت به ابن عباس فقلت قد رأیته فذکرت الحسن بن علی فقلت شبهته به فقال ابن عباس انه کان یشبهه۔

عن یزید الفارسی وکان یکتب المصاحف قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم فی المنام زمن ابن عباس فقلت لابن عباس

نے مجھے خواب میں دیکھا اُسنے یقیناً مجھے دیکھا۔

ابو عیسیٰ کہتا ہے کہ ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔ طارق بن اشیم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ میں نے علی بن حجر سے سُنا ہے وہ کہتے تھے کہ خلف بن خلیفہ (جو ایک راوی اس حدیث کے ہیں) بیان کرتے تھے کہ میں نے عمرو بن حریث کو جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے دیکھا تھا اُسوقت میں کمسن بچہ تھا۔

(۴) عاصم بن کُلَیب کہتے ہیں کہ مجھسے میرے والد نے کہا کہ اُنھوں نے حضرت ابوہریرہ کو کہتے سُنا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے مجھے خواب میں دیکھا اُسنے یقیناً مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا۔ میرے والد نے یہ حدیث ابن عباس سے بیان کی اور کہا کہ میں نے حضرت کو خواب میں دیکھا ہے اور میں نے کہا کہ حضرت حسن بن علی سے مشابہ ہیں نے انکو پایا! تو ابن عباس نے کہا کہ بے شک حضرت انکے ہمشکل تھے۔

(۵) یزید فارسی جو تابت مصاحف کا کام کیا کرتے تھے کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابن عباس کے زمانہ میں خواب میں دیکھا تو میں نے حضرت ابن عباس سے کہا

انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی النوم فقال ابن عباس ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول
ان الشیطان لا یستطیع ان یتشبہ
بی فمن رأنی فی النوم فقد رأنی
ہل تستطیع ان تنعت ہذا الرجل
الذی رأیتہ فی النوم قال نعم انعت
لک رجلا بین الرجلین جسمہ و
لحمہ اسمر الی البیاض اکحل العینین
حسن الضحک جمیل دوائر الوجہ
قد ملأت لحیتہ ما بین ہذہ الی
ہذہ قد ملأت نحرہ قال عوف
ولا ادری ما کان مع ہذا النعت
فقال ابن عباس لو رأیتہ فی
الیقظۃ ما استطعت ان تنعتہ
فوق ہذا۔

عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من رأنی یعنی
فی النوم فقد رأی الحق۔

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من رأنی فی المنام فقد
رأنی فان الشیطان لا یتخیل

۔ کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہے حضرت ابن عباس نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شیطان میری شکل نہین بن سکتا لہذا جسنے مجھے خواب مین دیکھا اُسنے درحقیقت مجھے دیکھا کیا تم نے جس شخص کو خواب مین دیکھا ہے اُسکا حلیہ بیان کرسکتے ہو مین نے کہا ہان مین بیان کرتا ہون وہ ایک شخص تھا نہ کوتاہ قد نہ دراز قد نہ فربہ نہ لاغر رنگ گندمی مائل بہ سفیدی سرگین آنکھ خوبصورت طریقہ سے مسکرانے والا چہرہ نہایت حسین داڑھی خوب بھری ہوئی۔ عوف (راوی حدیث) کہتے ہین اور مجھے یاد نہین کہ علاوہ اسکے کیا کیا باتین حلیہ مین تھین یہ سنکر حضرت ابن عباس نے کہا اگر تم حضرت کو بیداری مین دیکھتے تب بھی اس سے زیادہ آپکا حلیہ نہ بیان کرسکتے۔

(۶) حضرت ابو قتادہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے مجھے دیکھا یعنی خواب مین اُسنے حق[1] کو دیکھا۔

(۷) حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے مجھے خواب مین دیکھا اُسنے یقیناً مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل

[1] یعنی سچ مچ مجھے دیکھا حق سچی چیز کو کہتے ہین ۱۲

بی وقال رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة۔

نہیں بن سکتا اور فرمایا آپنے کہ مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس[۱] حصوں میں سے ایک حصہ ہی۔

قال عبد الله بن المبارك اذا ابتليت بالقضاء فعليك بالاثر۔

(۸) حضرت عبد اللہ بن مبارک (اکابر محدثین میں سے ہیں امام اعظم کے شاگرد ہیں) کہتے ہیں کہ جب تو قضا[۲] میں مبتلا کیا جائے تو اپنے اوپر حدیث کو لازم کر۔

عن ابن سيرين قال هذا الحديث دين فانظروا عمن تاخذون دينكم۔

(۹) ابن سیرین کہتے ہیں کہ یہ علم حدیث دین ہے تو دیکھو تم اپنا دین کس سے[۳] لیتے ہو۔

تمت

---

[۱] یعنی مؤمن کے خواب کو وحی الٰہی سے وہ تعلق اور نسبت ہی جو ایک کو چھیالیس سے ہی مطلب یہ کہ مؤمن کا خواب بہت سچا ہوتا ہی ۱۲

[۲] قضا میں مبتلا ہونے کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ قضای الٰہی مراد لیں تو مطلب یہ ہوگا کہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو دوسرے یہ کہ عہدہ قضا مراد لیں مطلب یہ کہ تم قاضی بنائے جاؤ قاضی بننا بھی مصیبت ہی بہر حال مصیبت کے وقت میں حدیث پڑھو انشاء اللہ وہ مصیبت دفع ہو جائے گی۔

[۳] یعنے راوی کو جانچ لیا کرو ۱۲

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کے متعلق چند ہدایات

مترجم کہتا ہے کہ مصنف نے اپنی کتاب کو اسی مضمون پر ختم کر دیا ہے لہذا اسکے متعلق حسب ذیل امور کا معلوم کرنا ضروری ہے۔

(۱) اگر خواب میں اصلی شکل و صورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر آئے تو وہ خواب تو مثل بیداری کے ہے اس میں تعبیر کی حاجت نہیں۔ اور اگر خواب میں کوئی دوسری شکل آپکی نظر آئے تو وہ خواب محتاج تعبیر ہے۔

(۲) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کے لیے تین چیزوں کی ضرورت ہے اول آپ کی محبت دوسرے اتباع سنت میں استقامت تیسرے درود شریف کی کثرت۔ یہ تینوں چیزیں کسی میں جمع ہوں تو فضل خداوندی اسکو آپ کی زیارت سے محروم نہیں کرتا اور باوجود اسکے بھی زیارت نہ ہو تو اس کا کوئی خاص سبب ہوگا جسکو وہ شخص خود معلوم کر سکتا ہے۔

(۳) بعض خوش نصیب جنکو محبت نبوی کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے بیداری میں بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں اور کبھی کسی بزرگ کی صحبت کی برکت سے بھی یہ دولت بیدار بیداری میں مل جاتی ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ میں نے ستر مرتبہ سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری میں دیکھا۔

(۴) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے سے بھی انوار و برکات حاصل ہوتے ہیں لیکن بیداری میں دیکھنے کا تو لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس اقبال مند کی استقامت شریعت پر بڑھ جاتی ہے اور اتباع سنت کا ولولہ بیحد ترقی کر جاتا ہے۔ بہر حال حق تعالی کا بڑا انعام ہے جسکو چاہے عطا فرمائے۔ خداوندا اپنے اسمائے حسنی کے طفیل میں اپنے حبیب کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں راقم حروف کو بھی اس دولت سے سرفرازی و بخشے آمین۔

ز مہجوری برآمد جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی ز محرومان چرا غافل نشینی
تو ابر رحمتی آن بہ کہ گاہے کنی بر حال لب خشکان نگاہے

تمت

قواعد رسالہ "النجم"

(۱) رسالہ ہر ہجری مہینے کی ۱۵ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

(۲) رسالہ کا حجم کم از کم علاوہ اشتہارات و ٹائیٹل کے ۳۲ صفحہ ہوتا ہے اور بوقت ضرورت زائد بھی ہو جاتا ہے

(۳) عام چندہ موافق نقشہ ذیل کے ہوگا۔

سالانہ	ششماہی	سہ ماہی
العہ	ہجر	عہر

ممالک غیر سے بقدر زیادتی محصول صرف قیمت مین اضافہ ہوگا جو صاحب سالانہ چندہ دین وہ معاونین مین شمار ہونگے

(۴) چندہ بہر حال پیشگی لیا جائے گا۔

(۵) رسالہ کا آغاز ماہ محرم سے ہے۔

(۶) جو اصحاب درمیان سال مین خریدار ہونگے اگر نصف سال نہ ہوا ہوگا تو آغاز سال سے اور بعد نصف سال کے جب سے وہ چاہینگے پرچہ کا اجرا ہوگا۔

(۷) نمونہ کا پرچہ ۲ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جا سکتا ہے۔

(۸) غیر وصولی پرچہ آیندہ اشاعت سے پہلے طلب کر لینا چاہیے

(۹) جواب کے لیے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

مقاصد رسالہ "النجم"

النجم کا مقصد اصلی مسلمانون مین اتباع شریعت کی روح پھونکنا مخالفین اسلام کے اندرونی حملون کا جواب دینا بالفعل شیعون کے حملے نہایت زیادہ ہین اور تمام ہندوستان مین کوئی انکا جواب دینے والا نہین ہے لہذا النجم نے اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے۔

نوٹ:- جو اہل علم "النجم" کے لیے کرۂ بالا مقاصد پر کوئی مضمون عنایت فرمائینگے نہایت شکر گزاری کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔

اشتہارات کی آمدنی

آج کل اخبارون اور رسالون کو اشتہارات خصوصًا دواؤن کے اشتہار سے اس قدر آمدنی ہوتی ہے کہ سال بھر کے مصارف صرف اسی آمدنی سے پورے ہو جاتے ہین اور اخبار و رسالہ جس قیمت مین بھی بک جائے وہ نفع ہی نفع ہے اسی سبب سے بعض رسالون کی قیمت بہت ہی کم ہے ان کے مقابلہ مین "النجم" کی قیمت گران معلوم ہوتی ہے دفتر النجم مین بھی اشتہارات آتے رہتے ہین مگر ایک دینی رسالہ کی شایان شان نہین کہ بیہودہ اور مبالغہ آمیز بلکہ جھوٹے اشتہارات سے آلودہ کیا جائے لہذا اشتہار بھیجنے والے اصحاب سے انکار کر دیا جاتا ہے البتہ اگر کوئی مہذب اشتہار ہو جسمین مبالغہ بالکل نہو اور اسکی سچائی کا یقین ہو جائے تو النجم مین لیا جا سکتا ہے مگر ایسے اشتہارات کہان ہین۔

منیجر "النجم" لکھنؤ

نمک سعیدی

طبی دواسازی کے اصول پر تیار کیا ہوا پیٹ کی تمام بیماریوں کے لیے جادو اثر اور سریع التاثیر اکسیر ہی قرار پا گیا۔ گولہ گھٹی ڈکار بھوک نہ لگنے پیٹ پھول جانے منہ مین پانی آنے قبض وغیرہ کو دفع کرنے مین بیحد نافع ثابت ہوا ہے معدہ کے ہضم کو درست اور قبض کو دور کرتا ہی، بھوک لگاتا ہی، غذا کو ہضم کرتا اور خون صالح پیدا کرتا ہی، منھ کی بدمزگی بدبو کو زائل کرتا اور طبیعت مین فرحت لاتا ہی، بدہضمی اور ہیضہ کے زمانے مین استعمال کرنے سے بیماری سے بچاتا ہی، خوش ذائقہ ہی بچے اور ہر قسم کی طبیعت والے خوشی سے استعمال کر سکتے ہین حکیمون نے آزما کر بیحد مفید اور تریاق پایا ہی، نمک سعیدی مدت درازسے بکثرت تمام ہندوستان اور گجرات اور برہما مین استعمال کیا جاتا ہی، سستی و کاہلی دور کرکے طبیعت مین چستی چالاکی اور خوشی پیدا کرتا ہی، بلغم چھانٹتا اور خون پیدا کرتا ہی، عیالدار گھر مین رہنا ضروری ہی، اگر آپنے ابتک نمک سعیدی کا استعمال نہیں کیا ہی تو اب کرکے آزما لیجیے اور دیکھیے کہ کیسی مفید سریع التاثیر جادو کا اثر کرنیوالی خوش ذائقہ پیٹ کی تمام بیماریون کے لیے تریاق اکسیر اور بیحد لذیذ دوا ہے، قیمت فی شیشی چہار اونس صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک،

پتہ: حکیم محمد ابراہیم، راندیر ضلع سورت

روغن بادام شیرین خالص

اگر آپ کا دماغ ضعیف ہو چکا ہی اُٹھتے بیٹھتے چکر آتے ہین اور دماغ پر خشکی بڑھ گئی ہی تو آپ بہت جلد ہمارا بنایا ہوا خالص روغن بادام شیرین استعمال کیجیے جو اعضا کی خشکی کو دور کرتا ہے اور دماغ کو قوت دیتا ہے اور کم خوابی کی شکایت کو دور کرکے میٹھی نیند لاتا ہی اگر قبض انتڑیون کی خشکی کی وجہ سے رہتا ہو تو چھ ماشہ سے ایک تولہ تک تھوڑے سے گرم دودھ مین ملا کر رات کو سوتے وقت استعمال کرین صبح کو صاف دست ہوگا

تقویت دماغ اور نیند لانے کے لیے دماغ پر مالش کرین اور اعضا کے درد کے لیے مقام درد پر نیم گرم مالش کرین،

اگر آپ کو خشک کھانسی ہی تو اسکو نیم گرم سینہ پر مالش کرین اور کافی یا چائے مین ایک چمچی ڈالکر پئین کان کے درد کیلیے چند قطرے نیم گرم کان مین ٹپکائین بالکل اصلی اور خالص ہی ہر قسم کی آمیزش سے پاک و صاف ہے تجربہ کے لیے ایک مرتبہ منگوا کر استعمال کیجیے، قیمت تین اونس کی شیشی ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک،

پتہ: حافظ صالح حافظ محمد، راندیر ضلع سورت

یہ دونوں اشتہار چونکہ میرے علم مین اس قباحت سے پاک ہین جنکے باعث انجم مین درج اشتہارات سے احتراز کیا گیا ہی اس لیے درج انجم کیے گئے فقط

راقم مدیر انجم